اَلْبَابُ التَّاسِعُ:

عَظْمَةُ الرِّسَالَةِ وَشَرَفُ الْمُصْطَفٰى ﷺ

﴿عظمتِ رِسالت اورشرفِ مصطفیٰ ﷺ﴾

۱. فَصْلٌ فِي أَنَّ الْأَنْبِيَاءَ أَحْيَاءٌ فِي قُبُوْرِهِمْ بِأَجْسَادِهِمْ

﴿انبیاءِ کرام علیہم السلام کا اپنے مزارات میں جسموں کے ساتھ زندہ ہونے کا بیان﴾

۲. فَصْلٌ فِي مَنْزِلَةِ عِلْمِ النَّبِيِّ ﷺ وَمَعْرِفَتِهِ

﴿حضور نبی اکرم ﷺ کی شانِ علم اور معرفت کا بیان﴾

۳. فَصْلٌ فِي أَنَّ الْأُمَّةَ تُسْئَلُ عَنْ مَكَانَةِ النَّبِيِّ ﷺ فِي الْقُبُوْرِ

﴿اُمت سے قبر میں مقامِ مصطفیٰ ﷺ سے متعلق پوچھے جانے کا بیان﴾

۴. فَصْلٌ فِي الشَّفَاعَةِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ

﴿روزِ قیامت شفاعت کا بیان﴾

۵. فَصْلٌ فِي أَجْرِ حُبِّ النَّبِيِّ ﷺ وَالصُّحْبَةِ الصَّالِحَةِ

﴿حضور ﷺ سے محبت کرنے اور صحبتِ صالحین کے اَجر کا بیان﴾

۶. فَصْلٌ فِي التَّبَرُّكِ بِالنَّبِيِّ ﷺ وَآثَارِهِ

﴿حضور ﷺ کی ذاتِ اقدس اور آپ ﷺ کے آثار مبارکہ سے حصولِ برکت کا بیان﴾

٧. فَصْلٌ فِي التَّوَسُّلِ بِالنَّبِيِّ ﷺ وَالصَّالِحِيْنَ

﴿حضور نبی اکرم ﷺ اور صالحین سے توسّل کا بیان﴾

٨. فَصْلٌ فِي شَرَفِ النُّبُوَّةِ الْمُحَمَّدِيَّةِ ﷺ

﴿نبوتِ محمدی ﷺ کے شرف کا بیان﴾

٩. فَصْلٌ فِي عَدَمِ نَظِيْرِ النَّبِيِّ ﷺ فِي الْكَوْنِ

﴿کائنات میں حضور ﷺ کی مثل نہ ہونے کا بیان﴾

١٠. فَصْلٌ فِي تَعْظِيمِ النَّبِيِّ ﷺ

﴿حضور نبی اکرم ﷺ کی تعظیم کا بیان﴾

فَصْلٌ فِي أَنَّ الْأَنْبِيَاءَ أَحْيَاءٌ فِي قُبُوْرِهِمْ بِأَجْسَادِهِمْ

﴿انبیاءِ کرام علیهم السلام کا اپنے مزارات میں جسموں کے ساتھ زندہ ہونے کا بیان﴾

۵۴۹ / ۱۔ عَنْ أَوْسِ بْنِ أَوْسٍ رضی الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: إِنَّ مِنْ أَفْضَلِ أَيَّامِكُمْ يَوْمَ الْجُمُعَةِ، فِيْهِ خُلِقَ آدَمُ، وَفِيْهِ قُبِضَ وَفِيْهِ النَّفْخَةُ، وَفِيْهِ الصَّعْقَةُ فَأَكْثِرُوْا عَلَيَّ مِنَ الصَّلَاةِ فِيْهِ، فَإِنَّ صَلَاتَكُمْ مَعْرُوْضَةٌ عَلَيَّ، قَالَ: قَالُوْا: يَا رَسُوْلَ اللهِ! كَيْفَ تُعْرَضُ صَلَاتُنَا عَلَيْكَ وَقَدْ أَرِمْتَ؟ يَقُوْلُوْنَ: بَلِيْتَ قَالَ ﷺ: إِنَّ اللهَ حَرَّمَ عَلَى الْأَرْضِ أَجْسَادَ الْأَنْبِيَاءِ.

رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَه.

''حضرت اَوس بن اَوس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: بیشک تمہارے دنوں میں سے جمعہ کا دن سب سے بہتر ہے اس دن حضرت آدم علیہ السلام پیدا ہوئے اور اسی دن انہوں نے وفات پائی اور اسی دن صور پھونکا جائے گا اور اسی دن سخت آواز ظاہر ہو گی۔ پس اس دن مجھ پر کثرت سے درود بھیجا کرو کیونکہ تمہارا درود مجھے پیش کیا جاتا ہے۔ صحابہ کرام نے عرض کیا: یا رسول اللہ! ہمارا درود آپ کے وصال کے بعد آپ کو کیسے پیش کیا جائے گا؟ جبکہ آپ کا جسدِ مبارک خاک میں مل چکا ہو گا؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: بیشک اللہ عزوجل

الحديث رقم ١: أخرجه أبوداود فی السنن، كتاب: الصلاة، باب: فضل يوم الجمعة و ليلة الجمعة، ١ / ٢٧٥، الرقم: ١٠٤٧، وفی كتاب: الصلاة، باب: في الاستغفار، ٢ / ٨٨، الرقم: ١٥٣١، والنسائی فی السنن، كتاب: الجمعة، باب: بإكثار الصلاة على النبی ﷺ يوم الجمعة، ٣ / ٩١، الرقم: ١٣٧٤، وابن ماجه فی السنن، كتاب: إقامة الصلاة، باب: في فضل الجمعة، ١ / ٣٤٥، الرقم: ١٠٨٥۔

نے زمین پر انبیائے کرام کے جسموں کو (کھانا یا کسی بھی قسم کا نقصان پہنچانا) حرام کر دیا ہے۔‘‘

٥٥٠ / ٢۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی الله عنه أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ: مَا مِنْ أَحَدٍ يُسَلِّمُ عَلَيَّ إِلَّا رَدَّ اللهُ عَلَيَّ رُوْحِي، حَتَّى أَرُدَّ عَلَيْهِ السَّلَامَ.

رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ وَأَحْمَدُ.

’’حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: کوئی بھی شخص مجھ پر سلام بھیجتا ہے تو بیشک اللہ تعالیٰ نے مجھ پر میری روح لوٹا دی ہوئی ہے (اور میری توجہ اس کی طرف مبذول فرماتا ہے) یہاں تک کہ میں اس کے سلام کا جواب دیتا ہوں۔‘‘

٥٥١ / ٣۔ عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ رضی الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: أَكْثِرُوْا الصَّلَاةَ عَلَيَّ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَإِنَّهُ مَشْهُوْدٌ تَشْهَدُهُ الْمَلَائِكَةُ وَإِنَّ أَحَدًا لَنْ يُصَلِّيَ عَلَيَّ إِلَّا عُرِضَتْ عَلَيَّ صَلَاتُهُ حَتَّى يَفْرُغَ مِنْهَا قَالَ: قُلْتُ: وَبَعْدَ الْمَوْتِ؟ قَالَ: وَبَعْدَ الْمَوْتِ إِنَّ اللهَ حَرَّمَ عَلَى الْأَرْضِ أَنْ تَأْكُلَ أَجْسَادَ الْأَنْبِيَاءِ فَنَبِيُّ اللهِ حَيٌّ يُرْزَقُ. رَوَاهُ ابْنُ مَاجَه بِإِسْنَادٍ صَحِيْحٍ.

’’حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جمعہ کے دن مجھ پر زیادہ سے زیادہ درود بھیجا کرو، یہ یوم مشہود (یعنی میری بارگاہ میں فرشتوں کی خصوصی حاضری کا دن) ہے، اس دن فرشتے (خصوصی طور پر کثرت سے میری بارگاہ میں) حاضر ہوتے ہیں، کوئی شخص جب بھی مجھ پر درود بھیجتا ہے اس کے فارغ ہونے تک اس کا درود مجھے پیش کر

الحديث رقم ٢: أخرجه أبوداود في السنن، كتاب: المناسك، باب: زيارة القبور، ٢/ ٢١٨، الرقم: ٢٠٤١۔ و أحمد بن حنبل في المسند ٢/ ٥٢٧، الرقم: ١٠٨٢٧، والبيهقی فی السنن الكبری، ٥/ ٢٤٥، الرقم: ١٠٠٥٠، و فی شعب الإيمان، ٢/ ٢١٧، الرقم: ١٥٨١، ٤١٦١، وابن راهويه فی المسند، ١/ ٤٥٣ الرقم: ٥٢٦۔

الحديث رقم ٣: أخرجه ابن ماجه فی السنن، كتاب: الجنائز، باب: ذكر وفاته ودفنه ﷺ، ١/ ٥٢٤، الرقم: ١٦٣٧، والمنذری فی الترغيب والترهيب، ٢/ ٣٢٨، الرقم: ٢٥٨٢۔

دیا جاتا ہے۔ حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے عرض کیا: اور (یا رسول اللہ!) آپ کے وصال کے بعد (کیا ہوگا)؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ہاں وصال کے بعد بھی (اسی طرح پیش کیا جائے گا کیونکہ) اللہ تعالیٰ نے زمین کے لیے انبیائے کرام علیہم السلام کے جسموں کا کھانا حرام کر دیا ہے۔ پس اللہ عزوجل کا نبی زندہ ہوتا ہے اور اسے رزق بھی دیا جاتا ہے۔‘‘

٥٥٢ / ٤۔ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضي الله عنهما قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: مَنْ زَارَ قَبْرِي بَعْدَ مَوْتِي كَانَ كَمَنْ زَارَنِي فِي حَيَاتِي.

رَوَاهُ الدَّارَقُطْنِيُّ وَالطَّبَرَانِيُّ وَاللَّفْظُ لَهُ.

’’حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جس نے میری وفات کے بعد میری قبر کی زیارت کی گویا اس نے میری حیات میں میری زیارت کی۔‘‘

٥٥٣ / ٥۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: لَقَدْ رَأَيْتُنِي فِي الْحِجْرِ، وَقُرَيْشٌ تَسْأَلُنِي عَنْ مَسْرَايَ، فَسَأَلَتْنِي عَنْ أَشْيَاءَ مِنْ بَيْتِ الْمَقْدِسِ لَمْ أُثْبِتْهَا، فَكَرِبْتُ كُرْبَةً مَا كَرِبْتُ مِثْلَهُ قَطُّ، قَالَ: فَرَفَعَهُ اللهُ لِي أَنْظُرُ إِلَيْهِ. مَا يَسْأَلُوْنِي عَنْ شَيْءٍ إِلَّا أَنْبَأْتُهُمْ بِهِ. وَقَدْ رَأَيْتُنِي فِي جَمَاعَةٍ مِنَ الْأَنْبِيَاءِ، فَإِذَا مُوْسَى عليه السلام قَائِمٌ يُصَلِّي، فَإِذَا رَجُلٌ ضَرْبٌ جَعْدٌ كَأَنَّهُ مِنْ رِجَالِ شَنُوْءَةَ. وَإِذَا عِيْسَى ابْنُ مَرْيَمَ عليه السلام قَائِمٌ يُصَلِّي،

الحديث رقم ٤: أخرجه الطبرانى فى المعجم الكبير، ١٢ / ٤٠٦، الرقم: ١٣٤٩٦، والدارقطنى عن حاطب رضي الله عنه فى السنن، ٢ / ٢٧٨، الرقم: ١٩٣ والبيهقى فى شعب الإيمان، ٣ / ٤٨٩، الرقم: ٤١٥٤، والهيثمى فى مجمع الزوائد، ٤ / ٢۔

الحديث رقم ٥: أخرجه مسلم فى الصحيح، كتاب: الإيمان، باب: ذكر المسيح ابن مريم والمسيح الدجال، ١ / ١٥٦، الرقم: ١٧٢، والنسائى فى السنن الكبرى، ٦ / ٤٥٥، الرقم: ١١٤٨٠، وأبو عوانة فى المسند، ١ / ١١٦ الرقم: ٣٥٠، وأبونعيم فى المسند المستخرج، ١ / ٢٣٩، الرقم: ٤٣٣، والعسقلانى فى فتح البارى، ٦ / ٤٨٧۔

أَقْرَبُ النَّاسِ بِهِ شَبَهًا عُرْوَةُ بْنُ مَسْعُوْدٍ الثَّقَفِيُّ. وَإِذَا إِبْرَاهِيمُ عليه السلام قَائِمٌ يُصَلِّي، أَشْبَهُ النَّاسِ بِهِ صَاحِبُكُمْ (يَعْنِي نَفْسَهُ) فَحَانَتِ الصَّلَاةُ فَأَمَمْتُهُمْ فَلَمَّا فَرَغْتُ مِنَ الصَّلَاةِ، قَالَ قَائِلٌ: يَا مُحَمَّدُ، هَذَا مَالِكٌ صَاحِبُ النَّارِ فَسَلِّمْ عَلَيْهِ. فَالْتَفَتُّ إِلَيْهِ فَبَدَأَنِي بِالسَّلَامِ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالنَّسَائِيُّ.

’’حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میں نے خود کو حطیم کعبہ میں پایا اور قریش مجھ سے سفرِ معراج کے بارے میں سوالات کر رہے تھے۔ انہوں نے مجھ سے بیت المقدس کی کچھ چیزیں پوچھیں جنہیں میں نے (یادداشت میں) محفوظ نہیں رکھا تھا جس کی وجہ سے میں اتنا پریشان ہوا کہ اس سے پہلے کبھی اتنا پریشان نہیں ہوا تھا، تب اللہ تعالیٰ نے بیت المقدس کو اٹھا کر میرے سامنے رکھ دیا۔ وہ مجھ سے بیت المقدس کے متعلق جو بھی چیز پوچھتے میں (اسے دیکھ دیکھ کر) انہیں بتا دیتا اور میں نے خود کو گروہ انبیائے کرام علیہم السلام میں پایا۔ میں نے دیکھا کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کھڑے مصروفِ صلاۃ تھے، اور وہ قبیلہ شنوءہ کے لوگوں کی طرح گھنگریالے بالوں والے تھے اور پھر (دیکھا کہ) حضرت عیسیٰ بن مریم علیہما السلام کھڑے مصروفِ صلاۃ تھے اور عروہ بن مسعود ثقفی ان سے بہت مشابہ ہیں، اور پھر دیکھا کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کھڑے مصروفِ صلاۃ تھے اور تمہارے آقا (یعنی خود حضور نبی اکرم ﷺ) ان کے ساتھ سب سے زیادہ مشابہ ہیں پھر نماز کا وقت آیا، اور میں نے ان سب انبیائے کرام علیہم السلام کی امامت کرائی۔ جب میں نماز سے فارغ ہوا تو مجھے ایک کہنے والے نے کہا: یہ مالک ہیں جو جہنم کے داروغہ ہیں، انہیں سلام کیجئے۔ پس میں ان کی طرف متوجہ ہوا تو انہوں نے (مجھ سے) پہلے مجھے سلام کیا۔‘‘

٥٥٤ / ٦۔ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ: أَتَيْتُ، (وفي رواية هدّاب:) مَرَرْتُ عَلَى مُوْسَى لَيْلَةَ أُسْرِيَ بِي عِنْدَ الْكَثِيْبِ

الحديث رقم ٦: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب الفضائل، باب: من فضائل موسى عليه السلام، ٤ / ١٨٤٥، الرقم: ٢٣٧٥، والنسائي في السنن، كتاب: قيام الليل وتطوع النهار، باب: ذكر صلاة نبي الله موسى عليه السلام، ٣ / ٢١٥، الرقم: ١٦٣١-١٦٣٢، وفي السنن الكبرى، ١ / ٤١٩، الرقم: ١٣٢٨، وأحمد بن حنبل في المسند، ٣ / ١٤٨، الرقم: ١٢٥٢٦-١٣٦١٨، وابن حبان في الصحيح، ١ / ٢٤٢، ←

الْأَحْمَرِ وَهُوَ قَائِمٌ يُصَلِّي فِي قَبْرِهِ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالنَّسَائِيُّ وَأَحْمَدُ.

’’حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: معراج کی شب میں حضرت موسیٰ علیہ السلام کے پاس آیا، (اور ھدّاب کی ایک روایت میں ہے کہ فرمایا:) سرخ ٹیلے کے پاس سے میرا گزر ہوا (تو میں نے دیکھا کہ) حضرت موسیٰ علیہ السلام اپنی قبر میں کھڑے مصروفِ صلاۃ تھے۔‘‘

٥٥٥ / ٧۔ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيْزِ رضی اللہ عنہ قَالَ: لَمَّا كَانَ أَيَّامُ الْحَرَّةِ لَمْ يُؤَذَّنْ فِي مَسْجِدِ النَّبِيِّ ﷺ ثَلَاثًا وَلَمْ يُقَمْ وَلَمْ يَبْرَحْ سَعِيْدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ رضی اللہ عنہ مِنَ الْمَسْجِدِ، وَكَانَ لَا يَعْرِفُ وَقْتَ الصَّلَاةِ إِلَّا بِهَمْهَمَةٍ يَسْمَعُهَا مِنْ قَبْرِ النَّبِيِّ ﷺ فَذَكَرَ مَعْنَاهُ. رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ وَانْفَرَدَ بِهِ.

’’حضرت سعید بن عبدالعزیز رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب ایامِ حرّہ (جن دنوں یزید نے مدینہ منورہ پر حملہ کروایا تھا) کا واقعہ پیش آیا تو حضور نبی اکرم ﷺ کی مسجد میں تین دن تک اذان اور اقامت نہیں کہی گئی اور حضرت سعید بن مسیّب رضی اللہ عنہ (جو کہ جلیل القدر تابعی ہیں انہوں نے مسجد نبوی میں پناہ لی ہوئی تھی اور) انہوں نے (تین دن تک) مسجد نہیں چھوڑی تھی اور وہ نماز کا وقت نہیں جانتے تھے مگر ایک دھیمی سی آواز کے ذریعے جو وہ حضور نبی اکرم ﷺ کی قبرِ انور سے سنتے تھے۔‘‘

الرقم: ٥٠، والطبرانی فی المعجم الأوسط، ٨/ ١٣، الرقم: ٧٨٠٦، وابن أبی شيبة فی المصنف، ٧/ ٣٣٥، الرقم: ٣٦٥٧٥، وأبو يعلی فی المسند، ٦/ ٧١، الرقم: ٣٣٢٥، وعبد بن حميد فی المسند، ١/ ٣٦٢، الرقم: ١٢٠٥، والديلمی فی مسند الفردوس، ٤/ ١٧٠، الرقم: ٦٥٢٩، والهيثمی فی مجمع الزوائد، ٨/ ٢٠٥، والعسقلانی فی فتح الباری، ٦/ ٤٤٤۔

الحديث رقم ٧: أخرجه الدارمی فی السنن، باب: (١٥)، ما أكرم الله تعالی نبيه ﷺ بَعْدَ مَوْتِهِ، ١/ ٥٦، الرقم: ٩٣، والخطيب التبريزی فی مشكاة المصابيح، ٢/ ٤٠٠، الرقم: ٥٩٥١، والسيوطی فی شرح سنن ابن ماجه، ١/ ٢٩١، الرقم: ٤٠٢٩۔

٥٥٦/ ٨۔ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: اَلْأَنْبِيَاءُ أَحْيَاءٌ فِي قُبُوْرِهِمْ يُصَلُّوْنَ.

رَوَاهُ أَبُوْيَعْلَى وَرِجَالُهُ ثِقَاتٌ وَابْنُ عَدِيٍّ وَالْبَيْهَقِيُّ.

وَقَالَ ابْنُ عَدِيٍّ: وَأَرْجُوْ أَنَّهُ لَا بَأْسَ بِهِ.

والعسقلاني في الفتح وقال: قد جمع البيهقي كتابًا لطيفًا في حياة الأنبياء في قبورهم أورد فيه حديث أنس رضي الله عنه: الأنبياء أحياء في قبورهم يصلّون. أخرجه من طريق يحيى بن أبي كثير وهو من رجال الصحيح عن المستلم بن سعيد وقد وثّقه أحمد وابن حبّان عن الحجاج الأسود وهو ابن أبي زياد البصري وقد وثّقه أحمد وابن معين عن ثابت عنه وأخرجه أيضاً أبو يعلى في مسنده من هذا الوجه وأخرجه البزار وصحّحه البيهقي.

''حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: انبیاء کرام علیہم السلام اپنی قبروں میں زندہ ہیں اور نماز پڑھتے ہیں۔''

اس حدیث کو امام ابویعلی نے روایت کیا ہے اور اس کے رجال ثقہ ہیں اور اس

الحديث رقم ٨: أخرجه أبو يعلى في المسند، ٦/ ١٤٧، الرقم: ٣٤٢٥، وابن عدي في الكامل، ٢/ ٣٢٧، الرقم: ٤٦٠، وقال: هذا أحاديث غرائب حسان وأرجو أنه لا بأس به، والديلمي في مسند الفردوس، ١/ ١١٩، الرقم: ٤٠٣، والعسقلاني في فتح الباري، ٦/ ٤٨٧، وفي لسان الميزان، ٢/ ١٧٥، ٢٤٦، الرقم: ٧٨٧، ١٠٣٣، وقال: رواه البيهقي، وقال: ابن عدي: أرجو أنه لا بأس به، والذهبي في ميزان الاعتدال، ٢/ ٢٠٠، ٢٧٠، وقال: رواه البيهقي، والهيثمي في مجمع الزوائد، ٨/ ٢١١، وقال: رواه أبو يعلى والبزار، ورجال أبي يعلى ثقات، والسيوطي في شرحه على سنن النسائي، ٤/ ١١٠، والعظيم آبادي في عون المعبود، ٦/ ١٩، وقال: وألفت عن ذلك تأليفا سميته: انتباه الأنكياء بحياة الأنبياء، والمناوي في فيض القدير، ٣/ ١٨٤، والشوكاني في نيل الأوطار، ٥/ ١٧٨، وقال: فقد صححه البيهقي وألف في ذلك جزءا، والزرقاني في شرحه على موطأ الإمام مالك، ٤/ ٣٥٧، وقال: وجمع البيهقي كتابا لطيفا في حياة الأنبياء وروى فيه بإسناد صحيح عن أنس رضي الله عنه مرفوعا.

حدیث کو امام ابن عدی اور بیہقی نے بھی روایت کیا ہے اور امام ابن عدی نے فرمایا کہ اس حدیث کی سند میں کوئی نقص نہیں ہے۔

امام عسقلانی ''فتح الباری'' میں بیان کرتے ہیں کہ امام بیہقی نے انبیاء کرام علیہم السلام کے اپنی قبروں میں زندہ ہونے کے بارے میں ایک خوبصورت کتاب لکھی ہے جس میں حضرت انس رضی اللہ عنہ کی یہ حدیث بھی وارد کی ہے کہ انبیاء کرام علیہم السلام اپنی قبور میں زندہ ہوتے ہیں اور صلاۃ بھی ادا کرتے ہیں۔ یہ حدیث انہوں نے یحی بن ابی کثیر کے طریق سے روایت کی ہے اور وہ صحیح حدیث کے رواۃ میں سے ہیں انہوں نے مستلم بن سعید سے روایت کی اور امام احمد بن حنبل نے انہیں ثقہ قرار دیا ہے اور ابن حبان نے یہ حدیث حجاج اسود سے روایت کی ہے اور وہ ابن ابی زیاد البصری ہیں اور انہیں بھی امام احمد نے ثقہ قرار دیا ہے۔ اور ابن معین نے حضرت ثابت سے یہ حدیث روایت کی ہے۔ اور امام ابو یعلی نے بھی اپنی مسند میں اسی طریق سے یہ حدیث روایت کی ہے اور امام بزار نے بھی اس کی تخریج کی ہے اور امام بیہقی نے اسے صحیح قرار دیا ہے۔''

فَصْلٌ فِي مَنْزِلَةِ عِلْمِ النَّبِيِّ ﷺ وَمَعْرِفَتِهِ

﴿حضور نبی اکرم ﷺ کی شانِ علم اور معرفت کا بیان﴾

٥٥٧ / ٩. عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی الله عنه أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ خَرَجَ حِيْنَ زَاغَتِ الشَّمْسُ، فَصَلَّى الظُّهْرَ، فَلَمَّا سَلَّمَ قَامَ عَلَى الْمِنْبَرِ، فَذَكَرَ السَّاعَةَ، وَذَكَرَ أَنَّ بَيْنَ يَدَيْهَا أُمُوْرًا عِظَامًا، ثُمَّ قَالَ: مَنْ أَحَبَّ أَنْ يَسْأَلَ عَنْ شَيءٍ فَلْيَسْأَلْ عَنْهُ: فَوَاللهِ لَا تَسْأَلُوْنِي عَنْ شَيءٍ إِلَّا أَخْبَرْتُكُمْ بِهِ مَا دُمْتُ فِي مَقَامِي هَذَا، قَالَ أَنَسٌ: فَأَكْثَرَ النَّاسُ الْبُكَاءَ، وَأَكْثَرَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ أَنْ يَقُوْلَ: سَلُوْنِي. فَقَالَ أَنَسٌ: فَقَامَ اِلَيْهِ رَجُلٌ فَقَالَ: أَيْنَ مَدْخَلِي يَا رَسُوْلَ اللهِ؟ قَالَ: النَّارُ. فَقَامَ عَبْدُ اللهِ بْنُ حُذَافَةَ فَقَالَ: مَنْ أَبِي يَا رَسُوْلَ اللهِ؟ قَالَ: أَبُوْكَ حُذَافَةُ. قَالَ: ثُمَّ أَكْثَرَ أَنْ يَقُوْلَ: سَلُوْنِي، سَلُوْنِي. فَبَرَكَ عُمَرُ عَلَى رُكْبَتَيْهِ فَقَالَ: رَضِيْنَا بِاللهِ رَبًّا، وَبِالْإِسْلَامِ دِيْنًا، وَبِمُحَمَّدٍ ﷺ رَسُوْلاً. قَالَ: فَسَكَتَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ حِيْنَ قَالَ عُمَرُ: ذَلِكَ، ثُمَّ قَالَ

الحديث رقم ٩: أخرجه البخارى فى الصحيح، كتاب: الاعتصام بالكتاب والسنة، باب: ما يكره من كثرة السؤال وتكلف ما لايعنيه، ٦ / ٢٦٦٠، الرقم: ٦٨٦٤، وفى كتاب: مواقيت الصلاة، باب: وقت الظهر عند الزوال، ١ / ٢٠٠، الرقم: ٢٠٠١، ٢٢٧٨، وفى كتاب: العلم، باب: حسن برك على ركبتيه عند الإمام أو المحدث، ١ / ٤٧، الرقم: ٩٣، وفى الأدب المفرد، ١: ٤٠٤، الرقم: ١١٨٤، ومسلم فى الصحيح، كتاب: الفضائل، باب: توقيره ﷺ وترك إكثار سؤال عما لا ضرورة إليه، ٤ / ١٨٣٢، الرقم: ٢٣٥٩، وأحمد بن حنبل فى المسند، ٣ / ١٦٢، الرقم: ١٢٦٨١، وأبو يعلى فى المسند، ٦ / ٢٨٦، الرقم: ٣٢٠١، وابن حبان فى الصحيح، ١ / ٣٠٩، الرقم: ١٠٦، والطبرانى فى المعجم الأوسط، ٩ / ٧٢، الرقم: ٩١٥٥.

رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ، لَقَدْ عُرِضَتْ عَلَيَّ الْجَنَّةُ وَالنَّارُ آنِفًا فِي عُرْضِ هَذَا الْحَائِطِ، وَأَنَا أُصَلِّي، فَلَمْ أَرَ كَالْيَوْمِ فِي الْخَيْرِ وَالشَّرِّ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

’’حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب آفتاب ڈھلا تو حضور نبی اکرم ﷺ تشریف لائے اور ظہر کی نماز پڑھائی پھر سلام پھیرنے کے بعد آپ ﷺ منبر پر جلوہ افروز ہوئے اور قیامت کا ذکر کیا اور پھر فرمایا: اس سے پہلے بڑے بڑے واقعات و حادثات ہیں، پھر فرمایا: جو شخص کسی بھی نوعیت کی کوئی بات پوچھنا چاہتا ہے تو وہ پوچھے، خدا کی قسم! میں جب تک یہاں کھڑا ہوں تم جو بھی پوچھو گے اس کا جواب دوں گا۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ لوگوں نے زاروقطار رونا شروع کر دیا۔ حضور نبی اکرم ﷺ جلال کے سبب بار بار یہ اعلان فرما رہے تھے کہ کوئی سوال کرو، مجھ سے (جو چاہو) پوچھ لو۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ پھر ایک شخص کھڑا ہوا اور کہنے لگا: یا رسول اللہ! میرا ٹھکانہ کہاں ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: دوزخ میں۔ پھر حضرت عبداللہ بن حذافہ رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے اور عرض کیا: یا رسول اللہ! میرا باپ کون ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: تیرا باپ حذافہ ہے۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ پھر آپ ﷺ بار بار فرماتے رہے مجھ سے سوال کرو مجھ سے سوال کرو، چنانچہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ گھٹنوں کے بل بیٹھ کر عرض گذار ہوئے۔ ہم اللہ تعالیٰ کے رب ہونے پر، اسلام کے دین ہونے پر اور محمد مصطفیٰ ﷺ کے رسول ہونے پر راضی ہیں (اور ہمیں کچھ نہیں پوچھنا)۔ راوی کہتے ہیں کہ جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے یہ گذارش کی تو حضور نبی اکرم ﷺ خاموش ہو گئے پھر آپ ﷺ نے فرمایا: قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے! ابھی ابھی اس دیوار کے سامنے مجھ پر جنت اور دوزخ پیش کی گئیں جبکہ میں نماز پڑھ رہا تھا تو آج کی طرح میں نے خیر اور شر کو کبھی نہیں دیکھا۔‘‘

٥٥٨ / ١٠۔ عَنْ عُمَرَ رضی اللہ عنہ يَقُوْلُ: قَامَ فِيْنَا النَّبِيُّ ﷺ مَقَامًا، فَأَخْبَرَنَا عَنْ بَدْءِ الْخَلْقِ حَتَّى دَخَلَ أَهْلُ الْجَنَّةِ مَنَازِلَهُمْ وَأَهْلُ النَّارِ مَنَازِلَهُمْ،

الحديث رقم ١٠: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: بدء الخلق، باب: ما جاء في قول الله تعالى: وهو الذي يبدأ الخلق ثم يعيده وهو أهون عليه، ٣ / ١١٦٦، الرقم: ٣٠٢٠۔

حَفِظَ ذٰلِکَ مَنْ حَفِظَهُ وَنَسِيَهُ مَنْ نَسِيَهُ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

’’حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ ایک روز ہمارے درمیان قیام فرما ہوئے اور آپ ﷺ نے مخلوقات کی ابتدا سے لے کر جنتیوں کے جنت میں داخل ہو جانے اور دوزخیوں کے دوزخ میں داخل ہو جانے تک ہمیں سب کچھ بتا دیا۔ جس نے اسے یاد رکھا، یاد رکھا اور جو اسے بھول گیا سو بھول گیا۔‘‘

٥٥٩ / ١١۔ عَنْ حُذَيْفَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَامَ فِيْنَا رَسُوْلُ اللهِ ﷺ مَقَامًا مَا تَرَکَ شَيْئًا يَکُوْنُ فِي مَقَامِهِ ذٰلِکَ إِلَی قِيَامِ السَّاعَةِ، إِلَّا حَدَّثَ بِهِ حَفِظَهُ مَنْ حَفِظَهُ وَنَسِيَهُ مَنْ نَسِيَهُ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَهٰذَا لَفْظُ مُسْلِمٍ.

’’حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے ہمارے درمیان ایک مقام پر کھڑے ہو کر خطاب فرمایا: آپ ﷺ نے اپنے اس دن کھڑے ہونے سے لے کر قیامت تک کی کوئی ایسی چیز نہ چھوڑی، جس کو آپ ﷺ نے بیان نہ فرما دیا ہو۔ جس نے اسے یاد رکھا یاد رکھا اور جو اسے بھول گیا سو بھول گیا۔‘‘

٥٦٠ / ١٢۔ عَنْ عَمْرِو بْنِ أَخْطَبَ رضی اللہ عنہ قَالَ: صَلَّی بِنَا رَسُوْلُ اللهِ ﷺ

الحديث رقم ١١: أخرجه البخاري في الصحيح، کتاب: القدر، باب: وکان أمر الله قدرا مقدورا، ٦ / ٢٤٣٥، الرقم: ٦٢٣٠، ومسلم في الصحيح، کتاب: الفتن وأشراط الساعة، باب: اخبار النبي ﷺ فيما يکون إلی قيام الساعة، ٤ / ٢٢١٧، الرقم: ٢٨٩١، والترمذي مثله عن أبي سعيد الخدري رضی اللہ عنہ في السنن، کتاب: الفتن عن رسول الله ﷺ، باب: ما جاء أخبر النبي ﷺ أصحابه بما هو کائن إلی يوم القيامة، ٤ / ٤٨٣، الرقم: ٢١٩١، وأبوداود في السنن، کتاب: الفتن والملاحم، باب: ذکر الفتن ودلائلها، ٤ / ٩٤، الرقم: ٤٢٤٠، وأحمد بن حنبل في المسند، ٥ / ٣٨٥، الرقم: ٢٣٣٢٢، والبزار في المسند، ٧ / ٢٣١، الرقم: ٨٤٩٩، وقال: هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ، والطبراني مثله عن أبي سعيد الخدري رضی اللہ عنہ في مسند الشاميين، ٢ / ٢٤٧، الرقم: ١٢٧٨، والخطيب التبريزي في مشکوٰة المصابيح، ٢ / ٢٧٨، الرقم: ٥٣٧٩.

الحديث رقم ١٢: أخرجه مسلم في الصحيح، کتاب: الفتن وأشراط الساعة، باب: إخبار النبي ﷺ فيما يکون إلی قيام الساعة، ٤ / ٢٢١٧، الرقم: ٢٨٩٢، ←

الْفَجْرَ. وَصَعِدَ الْمِنْبَرَ فَخَطَبَنَا حَتَّى حَضَرَتِ الظُّهْرُ، فَنَزَلَ فَصَلَّى ثُمَّ صَعِدَ الْمِنْبَرَ. فَخَطَبَنَا حَتَّى حَضَرَتِ الْعَصْرُ، ثُمَّ نَزَلَ فَصَلَّى ثُمَّ صَعِدَ الْمِنْبَرَ. فَخَطَبَنَا حَتَّى غَرَبَتِ الشَّمْسُ، فَأَخْبَرَنَا بِمَا كَانَ وَبِمَا هُوَ كَائِنٌ قَالَ: فَأَعْلَمُنَا أَحْفَظُنَا. رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالتِّرْمِذِيُّ.

’’حضرت عمرو بن اخطب انصاری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے نماز فجر میں ہماری امامت فرمائی اور منبر پر جلوہ افروز ہوئے اور ہمیں خطاب فرمایا یہاں تک کہ ظہر کا وقت ہوگیا، پھر آپ ﷺ نیچے تشریف لے آئے نماز پڑھائی بعد ازاں پھر منبر پر تشریف فرما ہوئے اور ہمیں خطاب فرمایا حتی کہ عصر کا وقت ہو گیا پھر منبر سے نیچے تشریف لائے اور نماز پڑھائی پھر منبر پر تشریف فرما ہوئے۔ یہاں تک کہ سورج ڈوب گیا پس آپ ﷺ نے ہمیں ہر اس بات کی خبر دے دی جو جو آج تک وقوع پذیر ہو چکی تھی اور جو قیامت تک ہونے والی تھی۔ حضرت عمرو بن اخطب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ہم میں زیادہ جاننے والا وہی ہے جو ہم میں سب سے زیادہ حافظہ والا تھا۔‘‘

۵۶۱ / ۱۳۔ عَنْ حُذَيْفَةَ رضی الله عنه أَنَّهُ قَالَ: أَخْبَرَنِي رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: بِمَا

------ والترمذي في السنن، كتاب: الفتن عن رسول الله ﷺ، باب: ما جاء ما أخبر النبي ﷺ أصحابه بما هو كائن إلى يوم القيامة، ٤/٤٨٣، الرقم: ٢١٩١، وابن حبان في الصحيح، ١٥/٩، الرقم: ٦٦٣٨، والحاكم في المستدرك، ٤/٥٣٣، الرقم: ٨٤٩٨، وأبويعلى في المسند، ١٢/٢٣٧، الرقم: ٢٨٤٤، والطبراني في المعجم الكبير، ١٧/٢٨، الرقم: ٤٦، والشيباني في الآحاد والمثاني، ٤/١٩٩، الرقم: ٢١٨٣.

الحديث رقم ١٣: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب: الفتن وأشراط الساعة، باب إخبار النبي ﷺ فيما يكون إلى قيام الساعة، ٤/٢٢١٧، الرقم: ٢٨٩١، وأحمد بن حنبل في المسند، ٥/٣٨٦، الرقم: ٢٣٣٢٩، والحاكم في المستدرك، ٤/٤٧٢، الرقم: ٨٣١١، والبزار في المسند، ٧/٢٢٢، الرقم: ٢٧٩٥، والطيالسي في المسند، ١/٥٨، الرقم: ٤٣٣، وابن منده في كتاب الإيمان، ٢/٩١٢، الرقم: ٩٩٦، وإسناده صحيح، والمقرئ في السنن الواردة في الفتن، ٤/٨٨٩، الرقم: ٤٥٨.

هُوَ كَائِنٌ إِلَى أَنْ تَقُوْمَ السَّاعَةُ. فَمَا مِنْهُ شَيءٌ إِلَّا قَدْ سَأَلْتُهُ إِلَّا أَنِّي لَمْ أَسْأَلْهُ مَا يُخْرِجُ أَهْلَ الْمَدِيْنَةِ مِنَ الْمَدِيْنَةِ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَأَحْمَدُ.

’’حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے مجھے قیامت تک رونما ہونے والی ہر ایک بات بتا دی اور کوئی ایسی بات نہ رہی جسے میں نے آپ ﷺ سے پوچھا نہ ہو البتہ میں نے یہ نہ پوچھا کہ اہلِ مدینہ کو کون سی چیز مدینہ سے نکالے گی؟‘‘

٥٦٢ / ١٤۔ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: أَتَانِي رَبِّي فِي أَحْسَنِ صُورَةٍ، فَقَالَ: يَا مُحَمَّدُ، قُلْتُ: لَبَّيْکَ وَسَعْدَيْکَ. قَالَ: فِيْمَ يَخْتَصِمُ الْمَـلَأُ الْأَعْلَى؟ قُلْتُ: رَبِّي لَا أَدْرِي، فَوَضَعَ يَدَهُ بَيْنَ كَتِفَيَّ، حَتَّى وَجَدْتُ بَرْدَهَا بَيْنَ ثَدْيَيَّ، فَعَلِمْتُ مَا بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ.

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُوْيَعْلَى. وَقَالَ أَبُوْعِيْسَى: هَذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ.

وفي رواية عنه: قَالَ: فَعَلِمْتُ مَا فِي السَّمٰوَاتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ

الحديث رقم ١٤: أخرجه الترمذی فی السنن، كتاب: تفسير القرآن عن رسول الله ﷺ، باب: ومن سورة ص، ٥ / ٣٦٦-٣٦٨، الرقم: ٣٢٣٣-٣٢٣٥، والدارمی فی السنن، كتاب الرؤيا، باب: في رؤية الرب تعالى فی النوم، ٢ / ١٧٠، الرقم: ٢١٤٩، وأحمد بن حنبل فی المسند، ١ / ٣٦٨، الرقم: ٣٤٨٤، ٤ / ٦٦، ٥ / ٢٤٣، الرقم: ٢٢١٦٢، ٢٣٢٥٨، والطبرانی فی المعجم الكبير، ٨ / ٢٩٠، الرقم: ٨١١٧، ٢٠ / ١٠٩، ١٤١، الرقم: ٢١٦، ٦٩٠، والرويانی فی المسند، ١ / ٤٢٩، الرقم: ٦٥٦، ٢ / ٢٩٩، الرقم: ١٢٤١، وأبويعلی فی المسند، ٤ / ٤٧٥، الرقم: ٢٦٠٨، و ابن أبي شيبة فی المصنف، ٦ / ٣١٣، الرقم: ٣١٧٠٦، والشيبانی فی الآحاد والمثانی، ٥ / ٤٩، الرقم: ٢٥٨٥، وعبد بن حميد فی المسند، ١ / ٢٢٨، الرقم: ٦٨٢، وابن أبی عاصم فی السنة ١ / ٢٠٣، الرقم: ٤٦٥، إِسْنَادُهُ حَسَنٌ، وَرِجَالُهُ ثِقَاتٌ۔ وعبد الله بن أحمد فی السنة، ٢ / ٤٨٩، الرقم: ١١٢١، والحكيم الترمذی فی نوادر الأصول، ٣ / ١٢٠، والمنذري فی الترغيب والترهيب، ١ / ١٥٩، الرقم: ٥٩١، وابن عبد البر فی التمهيد، ٢٤ / ٣٢٣، وابن النجاد في الرّد على من يقول القرآن مخلوق، ١ / ٥٨٥٦، الرقم: ٧٦-٧٨، والهيثمی فی مجمع الزوائد، ٧ / ١٧٦-١٧٨۔

وَتَلاَ: ﴿وَكَذَلِكَ نُرِيْ إِبْرَاهِيمَ مَلَكُوتَ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ وَلِيَكُوْنَ مِنَ الْمُوْقِنِيْنَ﴾ [الأنعام، ٦: ٧٥]. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَحْمَدُ وَالدَّارِمِيُّ وَاللَّفْظُ لَهُ.

وفي رواية: عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رضي الله عنه قَالَ: فَتَجَلَّى لِي كُلُّ شَيءٍ وَعَرَفْتُ.
رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَحْمَدُ وَالطَّبَرَانِيُّ.
وَقَالَ أَبُوْعِيْسَى: هَذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

وفي رواية: عَنْ أَبِي أُمَامَةَ رضي الله عنه قَالَ: فَعَلِمْتُ فِي مَقَامِي ذَلِكَ مَا سَأَلَنِي عَنْهُ مِنْ أَمْرِ الدُّنْيَا وَالآخِرَةِ. رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ وَالرُّوْيَانِيُّ.

وفي رواية: فَعَلِمْتُ مِنْ كُلِّ شَيءٍ وَبَصَرْتُهُ. رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ.

وفي رواية: عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ رضي الله عنه قَالَ: فَمَا سَأَلَنِي عَنْ شَيءٍ إِلَّا عَلِمْتُهُ. رَوَاهُ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَابْنُ أَبِي عَاصِمٍ.
إِسْنَادُهُ حَسَنٌ وَرِجَالُهُ ثِقَاتٌ.

''حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنھما سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: (معراج کی رات) میرا رب میرے پاس (اپنی شان کے لائق) نہایت حسین صورت میں آیا اور فرمایا: یا محمد! میں نے عرض کیا: میرے پروردگار! میں حاضر ہوں بار بار حاضر ہوں۔ فرمایا: عالمِ بالا کے فرشتے کس بات میں جھگڑتے ہیں؟ میں نے عرض کیا: اے میرے پروردگار! میں نہیں جانتا۔ پس اللہ تعالیٰ نے اپنا دستِ قدرت میرے دونوں کندھوں کے درمیان رکھا اور میں نے اپنے سینے میں اس کی ٹھنڈک محسوس کی۔ اور میں وہ سب کچھ جان گیا جو کچھ مشرق و مغرب کے درمیان ہے۔''

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنھما سے ہی مروی ایک اور روایت کے الفاظ کچھ یوں ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: اور میں جان گیا جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں ہے۔ پھر آپ ﷺ نے یہ آیت تلاوت فرمائی: ''اور اسی طرح ہم ابراہیم (علیہ السلام) کو آسمانوں

اور زمین کی تمام بادشاہتیں (یعنی عجائباتِ خلق) دکھا رہے ہیں اور (یہ) اس لئے کہ وہ عین الیقین والوں میں سے ہو جائے۔‘‘ [الانعام، ٦:٧٥]۔

’’اور حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے مروی روایت میں ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: اور مجھ پر ہر شے کی حقیقت ظاہر کر دی گئی جس سے میں نے (سب کچھ) جان لیا۔‘‘

’’حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے مروی روایت میں ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: پس مجھ سے دنیا و آخرت کے بارے میں کیئے جانے والے سوالات کے جوابات میں نے اسی مقام پر جان لئے۔‘‘

’’اور ایک روایت کے الفاظ ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: اور میں نے دنیا و آخرت کی ہر ایک شے کی حقیقت جان بھی لی اور دیکھ بھی لی۔‘‘

’’اور حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے مروی الفاظ ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: پس مجھ سے جب بھی کسی چیز کے متعلق سوال کیا گیا تو میں نے اسے جان لیا۔ پس اس کے بعد کبھی ایسا نہیں ہوا کہ مجھ سے کسی شے کے متعلق سوال کیا گیا ہو اور میں اسے جانتا نہ ہوں۔‘‘

٥٦٣ / ١٥۔ عَنْ أَنَسٍ رضی اللہ عنہ في رواية طويلة أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ شَاوَرَ،

الحديث رقم ١٥: أخرجه مسلم فى الصحيح، كتاب: الجهاد والسير، باب: غزوة بدر، ٣/١٤٠٣، الرقم: ١٧٧٩، ونحوه فى كتاب: الجنة وصفة نعيمها وأهلها، باب: عرض مقعد الميت من الجنة أو النار عليه وإثبات عذاب القبر والتعوذ منه، ٤/٢٢٠٢، الرقم: ٢٨٧٣، وأبو داود فى السنن، كتاب: الجهاد، باب: فى الأسير ينال منه ويضرب ويقرن، ٣/٥٨، الرقم: ٢٠٧١، والنسائى فى السنن، كتاب: الجنائز، باب: أرواح المؤمنين، ٤/١٠٨، الرقم: ٢٠٧٤، وفى السنن الكبرى، ١/٦٦٥، الرقم: ٢٢٠١، وابن حبان فى الصحيح، ١١/٢٤، الرقم: ٤٧٢٢، وأحمد بن حنبل فى المسند، ٣/٢١٩، الرقم: ١٣٣٢٠، والبزار فى المسند، ١/٣٤٠، الرقم: ٢٢٢، وابن أبى شيبة فى المصنف، ٧/٣٦٢، الرقم: ٣٦٧٠٨، والطبرانى فى المعجم الأوسط، ٨/٢١٩، الرقم: ٨٤٥٣، وفى المعجم الصغير، ٢/٢٣٣، الرقم: ١٠٨٥، وأبو يعلى فى المسند، ٦/٦٩، الرقم: ٣٣٢٢، وابن الجوزى فى صفوة الصفوة، ١/١٠٢، والخطيب التبريزي فى مشكاة المصابيح، ٢/٣٨١، الرقم: ٥٨٧١.

حِيْنَ بَلَغَنَا إِقْبَالُ أَبِي سُفْيَانَ، وَقَامَ سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ رضی اللہ عنہ فَقَالَ: وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ، لَوْ أَمَرْتَنَا أَنْ نُخِيْضَهَا الْبَحْرَ لَأَخَضْنَاهَا. وَلَوْ أَمَرْتَنَا أَنْ نَضْرِبَ أَكْبَادَهَا إِلَى بَرْكِ الْغِمَادِ لَفَعَلْنَا. قَالَ: فَنَدَبَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ النَّاسَ، فَانْطَلَقُوْا حَتَّى نَزَلُوْا بَدْرًا، فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: هَذَا مَصْرَعُ فُلَانٍ قَالَ: وَيَضَعُ يَدَهُ عَلَى الْأَرْضِ، هَاهُنَا وَهَاهُنَا. قَالَ: فَمَا مَاتَ أَحَدُهُمْ عَنْ مَوْضِعِ يَدِ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَأَبُوْ دَاوُدَ.

”حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ جب ہمیں ابوسفیان کے (قافلہ کی شام سے) آنے کی خبر پہنچی تو حضور نبی اکرم ﷺ نے صحابہ کرام سے مشورہ فرمایا۔ حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ نے کھڑے ہو کر عرض کیا: (یا رسول اللہ!) اس ذات کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے! اگر آپ ہمیں سمندر میں گھوڑے ڈالنے کا حکم دیں تو ہم سمندر میں گھوڑے ڈال دیں گے، اگر آپ ہمیں برک الغماد پہاڑ سے گھوڑوں کے سینے ٹکرانے کا حکم دیں تو ہم ایسا بھی کریں گے۔ تب حضور نبی اکرم ﷺ نے لوگوں کو بلایا لوگ آئے اور وادی بدر میں اُترے۔ پھر حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: یہ فلاں کافر کے گرنے کی جگہ ہے، آپ ﷺ زمین پر اس جگہ اور کبھی اس جگہ دستِ اقدس رکھتے۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ پھر (دوسرے دن) کوئی کافر حضور نبی اکرم ﷺ کی بتائی ہوئی جگہ سے ذرا برابر بھی ادھر ادھر نہیں مرا۔“

٥٦٤ / ١٦۔ عَنْ أَنَسٍ رضی اللہ عنہ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ نَعَى زَيْدًا وَجَعْفَرًا وَابْنَ

الحديث رقم ١٦: أخرجه البخاری فی الصحيح، كتاب: المغازی، باب: غزوة مؤته من أرض الشام، ٤ / ١٥٥٤، الرقم: ٤٠١٤، وفی كتاب: الجنائز، باب: الرجل ينعى إلى أهل الميت بنفسه، ١ / ٤٢٠، الرقم: ١١٨٩، وفی كتاب: الجهاد، باب: تمنی الشهادة، ٣ / ١٠٣٠، الرقم: ٢٦٤٥، وفی باب: من تأمر فی الحرب من غير إمرة إذا خاف العدو، ٣ / ١١١٥، الرقم: ٢٨٩٨، وفی كتاب: المناقب، باب: علامات النبوة فی الإسلام، ٣ / ١٣٢٨، الرقم: ٣٤٣١، وفی كتاب: فضائل الصحابة، باب: مناقب خالد بن الوليد رضی اللہ عنہ، ٣ / ١٣٧٢، الرقم: ٣٥٤٧، ونحوه النسائی فی السنن الكبری، ٥ / ١٨٠، الرقم: ٨٦٠٤، وأحمد بن حنبل فی المسند، ١ / ٢٠٤، الرقم: ١٧٥٠، والحاكم فی المستدرك، ٣ / ٣٣٧، الرقم: ←

رَوَاحَةَ ﷺ لِلنَّاسِ قَبلَ أَنْ يَأْتِيَهُمْ خَبرُهُمْ، فَقَالَ: أَخَذَ الرَّايَةَ زَيْدٌ فَأُصِيبَ، ثُمَّ أَخَذَ جَعْفَرٌ فَأُصِيبَ، ثُمَّ أَخَذَ ابْنُ رَوَاحَةَ فَأُصِيبَ. وَعَيْنَاهُ تَذْرِفَانِ حَتَّى أَخَذَ الرَّايَةَ سَيْفٌ مِنْ سُيُوْفِ اللهِ، حَتَّى فَتَحَ اللهُ عَلَيْهِمْ.

رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَأَحْمَدُ.

حضرت انس ﷺ روایت فرماتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے حضرت زید، حضرت جعفر اور حضرت عبد اللہ بن رواحہ ﷺ کے متعلق خبر آنے سے پہلے ہی ان کے شہید ہو جانے کے متعلق لوگوں کو بتا دیا تھا چنانچہ آپ ﷺ نے فرمایا: اب جھنڈا زید نے سنبھالا ہوا ہے لیکن وہ شہید ہوگئے۔ اب جعفر نے جھنڈا سنبھال لیا ہے اور وہ بھی شہید ہوگئے۔ اب ابن رواحہ نے جھنڈا سنبھالا ہے اور وہ بھی جام شہادت نوش کر گئے۔ یہ فرماتے ہوئے آپ ﷺ کی چشمانِ مبارک اشک بار تھیں۔ (پھر فرمایا:) یہاں تک کہ اب اللہ کی تلواروں میں سے ایک تلوار (خالد بن ولید) نے جھنڈا سنبھال لیا ہے اس کے ہاتھوں اللہ تعالیٰ نے کافروں پر فتح عطا فرمائی ہے۔‘‘

٥٦٥ / ١٧۔ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ﷺ قَالَ: إِنَّ رَجُلًا كَانَ يَكْتُبُ لِرَسُوْلِ اللهِ ﷺ فَارْتَدَّ عَنِ الإِسْلَامِ، وَلَحِقَ بِالْمُشْرِكِيْنَ، وَقَالَ: أَنَا أَعْلَمُكُمْ إِنْ كُنْتُ لَأَكْتُبُ مَا شِئْتُ فَمَاتَ ذَلِكَ الرَّجُلُ فَقَالَ

------ ٥٢٩٥، وقال: هَذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْإِسْنَادِ، والطبراني فى المعجم الكبير، ٢/ ١٠٥، الرقم: ١٤٥٩-١٤٦١، والخطيب التبريزى فى مشكاة المصابيح، كتاب: أحوال القيامة وبداء الخلق، باب: فى المعجزات، الفصل الأول، ٢/ ٣٨٤، الرقم: ٥٨٨٧۔

الحديث رقم ١٧: أخرجه مسلم نحوه فى الصحيح، كتاب: صفات المنافقين وأحكامهم، ٤/ ٢١٤٥، الرقم: ٢٧٨١، وأحمد بن حنبل فى المسند، ٣/ ١٢٠، الرقم: ١٢٢٣٦،١٣٣٤٨، والبيهقى فى السنن الصغرى، ١/ ٥٦٨، الرقم: ١٠٥٤، وعبد بن حميد فى المسند، ١/ ٣٨١، الرقم: ١٢٧٨، والخطيب التبريزى فى مشكاة المصابيح، ٢/ ٣٨٧، الرقم: ٥٧٩٨، وأبو المحاسن فى معتصرا المختصر، ٢/ ١٨٨۔

النَّبِيُّ ﷺ: إِنَّ الْأَرْضَ لَمْ تَقْبَلْهُ وَقَالَ أَنَسٌ: فَأَخْبَرَنِي أَبُوْ طَلْحَةَ أَنَّهُ أَتَى الْأَرْضَ الَّتِي مَاتَ فِيْهَا فَوَجَدَهُ مَنْبُوْذًا، فَقَالَ: مَا شَأْنُ هَذَا؟ فَقَالُوْا: دَفَنَّاهُ مِرَارًا فَلَمْ تَقْبَلْهُ الْأَرْضُ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَأَحْمَدُ وَاللَّفْظُ لَهُ وَالْبَيْهَقِيُّ.

’’حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی جو حضور نبی اکرم ﷺ کے لئے کتابت کیا کرتا تھا وہ اسلام سے مرتد ہوگیا اور مشرکوں سے جا کر مل گیا اور کہنے لگا میں تم میں سب سے زیادہ جاننے والا ہوں میں آپ کے لئے جو چاہتا تھا لکھتا تھا سو وہ شخص جب مر گیا تو حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اسے زمین قبول نہیں کرے گی۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ انہیں حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ نے بتایا کہ وہ اس زمین پر آئے جہاں وہ مرا تھا تو دیکھا اس کی لاش قبر سے باہر پڑی تھی۔ پوچھا اس کا کیا حال ہے؟ تو لوگوں نے کہا: ہم نے اسے کئی بار دفن کیا ہے مگر زمین نے اسے قبول نہیں کیا۔‘‘

فَصْلٌ فِي أَنَّ الْأُمَّةَ تُسْئَلُ عَنْ مَكَانَةِ النَّبِيِّ ﷺ فِي الْقُبُوْرِ

﴿اُمت سے قبر میں مقامِ مصطفیٰ ﷺ سے متعلق پوچھے جانے کا بیان﴾

٥٦٦ / ١٨۔ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ﷺ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: إِنَّ الْعَبْدَ إِذَا وُضِعَ فِي قَبْرِهِ، وَتَوَلَّى عَنْهُ أَصْحَابُهُ وَ إِنَّهُ لَيَسْمَعُ قَرْعَ نِعَالِهِمْ أَتَاهُ مَلَكَانِ فَيُقْعِدَانِهِ، فَيَقُوْلَانِ: مَا كُنْتَ تَقُوْلُ فِي هَذَا الرَّجُلِ؟ لِمُحَمَّدٍ ﷺ، فَأَمَّا الْمُؤْمِنُ فَيَقُوْلُ: أَشْهَدُ أَنَّهُ عَبْدُ اللهِ وَرَسُوْلُهُ. فَيُقَالُ لَهُ: انْظُرْ إِلَى مَقْعَدِكَ مِنَ النَّارِ، قَدْ أَبْدَلَكَ اللهُ بِهِ مَقْعَدًا مِنَ الْجَنَّةِ، فَيَرَاهُمَا جَمِيْعًا. قَالَ: وَأَمَّا الْمُنَافِقُ وَالْكَافِرُ فَيُقَالُ لَهُ: مَا كُنْتَ تَقُوْلُ فِي هَذَا الرَّجُلِ؟ فَيَقُوْلُ: لَا أَدْرِي! كُنْتُ أَقُوْلُ مَا يَقُوْلُ النَّاسُ! فَيُقَالُ: لَا دَرَيْتَ وَلَا تَلَيْتَ، وَيُضْرَبُ بِمَطَارِقَ مِنْ حَدِيْدٍ ضَرْبَةً، فَيَصِيْحُ صَيْحَةً يَسْمَعُهَا مَنْ يَلِيْهِ غَيْرَ الثَّقَلَيْنِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَهَذَا اللَّفْظُ لِلْبُخَارِيِّ.

”حضرت انس بن مالک ﷺ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: بندے کو (مرنے کے بعد) جب اس کی قبر میں رکھا جاتا ہے اور اس کے ساتھی (تدفین کے بعد واپس) لوٹتے ہیں تو وہ ان کے جوتوں کی آواز سن رہا ہوتا ہے تو اس وقت اس کے پاس دو

الحديث رقم ١٨: أخرجه البخارى فى الصحيح، كتاب: الجنائز، باب: ما جاء فى عذاب القبر، ١ / ٤٦٢، الرقم: ١٣٠٨، وفى كتاب: الجنائز، باب: الميت يسمع خفق النعال، ١ / ٤٤٨، الرقم: ١٦٧٣، ومسلم فى الصحيح، كتاب: الجنة وصفة نعيمها وأهلها، باب: التى يصرف بها فى الدنيا أهل الجنة وأهل النار، ٤ / ٢٢٠٠، الرقم: ٢٨٧٠، وأبوداود في السنن، كتاب: السنة، باب: فى المسألة في القبر وعذاب القبر، ٤ / ٢٣٨، الرقم: ٤٧٥٢، والنسائى فى السنن كتاب: الجنائز، باب: المسألة فى القبر ٤ / ٩٧، الرقم: ٢٠٥١، وأحمد بن حنبل فى المسند، ٣ / ١٢٦، الرقم: ١٢٢٩٣۔

فرشتے آتے ہیں اور اسے بٹھا کر کہتے ہیں تو اس شخص یعنی (سیدنا محمد مصطفیٰ ﷺ) کے متعلق (دنیا میں) کیا کہا کرتا تھا؟ اگر وہ مومن ہو تو کہتا ہے: میں گواہی دیتا ہوں کہ یہ اللہ تعالیٰ کے (کامل) بندے اور اس کے (سچے) رسول ہیں۔ اس سے کہا جائے گا: (اگر تو انہیں پہچان نہ پاتا تو تیرا جو ٹھکانہ ہوتا) جہنم میں اپنے اس ٹھکانے کی طرف دیکھ کہ اللہ تعالیٰ نے تجھے اس (معرفتِ مقامِ مصطفیٰ ﷺ کے) بدلہ میں جنت میں ٹھکانہ دے دیا ہے۔ پس وہ دونوں کو دیکھے گا اور اگر منافق یا کافر ہو تو اس سے پوچھا جائے گا تو اس شخص (یعنی سیدنا محمد ﷺ) کے متعلق (دنیا میں) کیا کہا کرتا تھا؟ وہ کہتا ہے کہ مجھے تو معلوم نہیں، میں وہی کہتا تھا جو لوگ کہتے تھے۔ اس سے کہا جائے گا تو نے نہ جانا اور نہ پڑھا۔ اسے لوہے کے گُرز سے مارا جائے گا تو وہ (شدتِ تکلیف) سے چیختا چلاتا ہے جسے سوائے جنات اور انسانوں کے سب قریب والے سنتے ہیں۔‘‘

٥٦٧ / ١٩۔ عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ رضي الله عنهما أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: فِي خُطْبَتِهِ يَوْمَ خَسَفَتِ الشَّمْسُ فَلَمَّا انْصَرَفَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ حَمِدَ اللهَ وَأَثْنَى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ: مَا مِنْ شَيْءٍ كُنْتُ لَمْ أَرَهُ إِلَّا قَدْ رَأَيْتُهُ فِي مَقَامِي هَذَا، حَتَّى الْجَنَّةَ وَالنَّارَ، وَلَقَدْ أُوْحِيَ إِلَيَّ أَنَّكُمْ تُفْتَنُوْنَ فِي الْقُبُوْرِ مِثْلَ أَوْ قَرِيْبَ مِنْ فِتْنَةِ الدَّجَّالِ لَا أَدْرِي أَيَّ ذَلِكَ قَالَتْ أَسْمَاءُ، يُؤْتَى أَحَدُكُمْ فَيُقَالُ: مَا عِلْمُكَ بِهَذَا الرَّجُلِ؟ فَأَمَّا الْمُؤْمِنُ أَوِ الْمُوْقِنُ فَيَقُوْلُ: هُوَ مُحَمَّدٌ رَسُوْلُ اللهِ، جَاءَنَا بِالْبَيِّنَاتِ وَالْهُدَى، فَأَجَبْنَا وَآمَنَّا وَاتَّبَعْنَا

الحديث رقم ١٩: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: الوضوء، باب: مَنْ لَمْ يَتَوَضَّأْ إِلَّا مِنَ الْغَشْيِ الْمُثْقِلِ، ١ / ٧٩، الرقم: ١٨٢، وفي كتاب: الجمعة، باب: صلاة النساء مع الرجال في الكسوف، ١ / ٣٥٨، الرقم: ١٠٠٥، وفي كتاب: الاعتصام بالكتاب والسنة، باب: الاقتداء بسنن رسول الله ﷺ، ٦ / ٢٦٥٧، الرقم: ٦٨٥٧، ومسلم في الصحيح، كتاب: الكسوف، باب: ما عرض على النبي ﷺ في صلاة الكسوف من أمر الجنة والنار، ٢ / ٦٢٤، الرقم: ٩٠٥، ومالك في الموطأ، ١ / ١٨٩، الرقم: ٤٤٧، وأحمد بن حنبل في المسند، ٦ / ٣٤٥، الرقم: ٢٦٩٧٠۔

فَيُقَالُ: نَمْ صَالِحًا فَقَدْ عَلِمْنَا إِنْ كُنْتَ لَمُؤْمِنًا وَأَمَّا الْمُنَافِقُ أَوِ الْمُرْتَابُ،لَا أَدْرِي أَيَّ ذَلِکَ قَالَتْ أَسْمَاءُ، فَيَقُوْلُ: لَا أَدْرِي سَمِعْتُ النَّاسَ يَقُوْلُوْنَ شَيْئًا فَقُلْتُهُ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَهَذَا اللَّفْظُ لِلْبُخَارِيِّ.

’’حضرت اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ سورج گرہن کے روز حضور نبی اکرم ﷺ (نماز کسوف سے) فارغ ہو گئے تو آپ ﷺ نے اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا بیان کی پھر آپ ﷺ نے فرمایا: کوئی ایسی چیز نہیں جسے میں نے اپنی اس جگہ پر دیکھ نہ لیا ہو یہاں تک کہ جنت و دوزخ بھی اور مجھ پر وحی کی گئی ہے کہ قبروں میں تمہارا امتحان ہو گا۔ دجال کے فتنے جیسی آزمائش یا اُس کے قریب تر کوئی شے۔ (راوی کہتے ہیں مجھے نہیں معلوم کہ حضرت اسماء نے ان میں سے کون سی بات فرمائی) تم میں سے ہر ایک کے پاس فرشتہ آئے گا اس سے کہا جائے گا کہ اس شخص (حضور نبی اکرم ﷺ) کے متعلق تو کیا جانتا ہے؟ جو ایمان والا یا یقین والا ہو گا وہ کہے گا کہ یہ اللہ تعالیٰ کے رسول محمد مصطفیٰ ﷺ ہیں جو ہمارے پاس نشانیاں اور ہدایت کے ساتھ تشریف لائے۔ ہم نے ان کی بات مانی، اِن پر ایمان لائے اور اِن کی پیروی کی۔ اسے کہا جائے گا: آرام سے سو جا، ہمیں معلوم تھا کہ تو ایمان والا ہے۔ اگر وہ منافق یا شک کرنے والا ہو گا (راوی کہتے ہیں مجھے نہیں معلوم کہ حضرت اسماء نے ان میں سے کون سی بات فرمائی) تو کہے گا: مجھے نہیں معلوم میں لوگوں کو جو کچھ کہتے ہوئے سنتا تھا وہی کہہ دیتا تھا۔‘‘

٥٦٨ / ٢٠۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: إِذَا قُبِرَ الْمَيِّتُ أَوْ قَالَ أَحَدُكُمْ، أَتَاهُ مَلَكَانِ أَسْوَدَانِ أَزْرَقَانِ، يُقَالُ لِأَحَدِهِمَا: الْمُنْكَرُ، وَالْآخَرُ: النَّكِيْرُ، فَيَقُوْلَانِ: مَا كُنْتَ تَقُوْلُ فِي هَذَا الرَّجُلِ؟

الحديث رقم ٢٠: أخرجه الترمذي فی السنن، كتاب: الجنائز، باب: ما جاء فی عذاب القبر، ٣ / ٣٨٣، الرقم: ١٠٧١، وابن حبان فی الصحيح، ٧ / ٣٨٦، الرقم: ٣١١٧، وابن أبي شيبة فی المصنف، ٣ / ٥٦، الرقم: ١٢٠٦٢، وابن أبي عاصم فی السنة، ٢ / ٤١٦، الرقم: ٨٦٤، والمنذری فی الترغيب والترهيب، ٤ / ١٩٩، الرقم: ٥٣٩٩، والمباركفوری فی تحفة الأحوذی، ٤ / ١٥٦، والمناوی فی فيض القدير، ٢ / ٣٣١۔

فَيَقُوْلُ: مَاكَانَ يَقُوْلُ: هُوَ عَبْدُ اللهِ وَرَسُوْلُهُ، أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَ رَسُوْلُهُ، فَيَقُوْلَانِ: قَدْ كُنَّا نَعْلَمُ أَنَّكَ تَقُوْلُ هٰذَا، ثُمَّ يُفْسَحُ لَهُ فِي قَبْرِهِ سَبْعُوْنَ ذِرَاعًا فِي سَبْعِيْنَ، ثُمَّ يُنَوَّرُ لَهُ فِيْهِ، ثُمَّ يُقَالُ لَهُ: نَمْ، فَيَقُوْلُ: أَرْجِعُ إِلَى أَهْلِي فَأُخْبِرُهُمْ؟ فَيَقُوْلَانِ: نَمْ كَنَوْمَةِ الْعَرُوْسِ الَّذِي لَا يُوْقِظُهُ إِلَّا أَحَبُّ أَهْلِهِ إِلَيْهِ، حَتَّى يَبْعَثَهُ اللهُ مِنْ مَضْجَعِهِ ذٰلِكَ وَإِنْ كَانَ مُنَافِقًا قَالَ: سَمِعْتُ النَّاسَ يَقُوْلُوْنَ فَقُلْتُ مِثْلَهُ لَا أَدْرِي فَيَقُوْلَانِ: قَدْ كُنَّا نَعْلَمُ أَنَّكَ تَقُوْلُ ذٰلِكَ، فَيُقَالُ لِلْأَرْضِ الْتَئِمِي عَلَيْهِ فَتَلْتَئِمُ عَلَيْهِ فَتَخْتَلِفُ فِيْهَا أَضْلَاعُهُ فَلَا يَزَالُ فِيْهَا مُعَذَّبًا حَتَّى يَبْعَثَهُ اللهُ مِنْ مَضْجَعِهِ ذٰلِكَ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَحَسَّنَهُ وَابْنُ حِبَّانَ.

’’حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جب میت کو یا تم میں سے کسی ایک کو (مرنے کے بعد) قبر میں داخل کیا جاتا ہے تو اس کے پاس سیاہ رنگ کے نیلگوں آنکھوں والے دو فرشتے آتے ہیں۔ ایک کا نام منکر اور دوسرے کا نام نکیر ہے۔ وہ دونوں اس میت سے پوچھتے ہیں تو اس عظیم ہستی (رسولِ مکرم ﷺ) کے بارے میں (دنیا میں) کیا کہتا تھا؟ وہ شخص وہی بات کہتا ہے جو دنیا میں کہا کرتا تھا کہ وہ اللہ تعالیٰ کے بندے اور رسول ہیں۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں اور بیشک حضور نبی اکرم ﷺ اس کے (خاص) بندے اور (سچے) رسول ہیں۔ وہ کہتے ہیں ہمیں معلوم تھا کہ تو یہی کہے گا پھر اس کی قبر کو لمبائی و چوڑائی میں ستر ستر ہاتھ کشادہ کر دیا جاتا ہے اور نور سے بھر دیا جاتا ہے پھر اسے کہا جاتا ہے: (سکون واطمینان سے) سو جا، وہ کہتا ہے میں واپس جا کر گھر والوں کو بتا آؤں۔ وہ کہتے ہیں نہیں (نئی نویلی) دلہن کی طرح سو جاؤ۔ جسے گھر والوں میں سے جو اسے محبوب ترین ہوتا ہے وہی اٹھاتا ہے۔ یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ (روزِ محشر) اُسے اس کی خواب گاہ سے (اسی حال میں) اٹھائے گا اور اگر وہ شخص منافق ہو تو (ان سوالات کے جواب میں) کہے گا: میں نے ایسا ہی کہا جیسا میں لوگوں کو کہتے ہوئے سنا، میں نہیں جانتا (وہ صحیح تھا یا غلط)۔ پس وہ دونوں فرشتے کہیں گے کہ ہم جانتے تھے کہ تم ایسا ہی کہو گے۔ پس

زمین سے کہا جائے گا کہ اس پر مِل جا بس وہ اس پر اکٹھی ہو جائے گی (یعنی اسے دبائے گی) یہاں تک کہ اس کی پسلیاں ایک دوسری میں داخل ہو جائیں گی وہ مسلسل عذاب میں مبتلا رہے گا یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ اسے اسی حالتِ (عذاب) میں اس جگہ سے اٹھائے گا۔‘‘

٥٦٩ / ٢١۔ عَنْ عَائِشَةَ وَأَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنهما عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: وَأَمَّا فِتْنَةُ الْقَبْرِ فَبِي تُفْتَنُوْنَ وَعَنِّي تُسْأَلُوْنَ فَإِذَا كَانَ الرَّجُلُ الصَّالِحُ أُجْلِسَ فِي قَبْرِهِ غَيْرَ فَزِعٍ وَلَا مَشْعُوْفٍ ثُمَّ يُقَالُ لَهُ: فِيْمَ كُنْتَ؟ فَيَقُوْلُ: فِي الإِسْلَامِ فَيُقَالُ: مَا هَذَا الرَّجُلُ الَّذِي كَانَ فِيْكُمْ؟ فَيَقُوْلُ: مُحَمَّدٌ رَسُوْلُ اللهِ جَاءَنَا بِالْبَيِّنَاتِ مِنْ عِنْدِ اللهِ ﷻ فَصَدَّقْنَاهُ فَيُقَالُ لَهُ: هَلْ رَأَيْتَ اللهَ؟ فَيَقُوْلُ: مَا يَنْبَغِي لِأَحَدٍ أَنْ يَرَى اللهَ فَيُفْرَجُ لَهُ فُرْجَةٌ قِبَلَ النَّارِ فَيَنْظُرُ إِلَيْهَا يَحْطِمُ بَعْضُهَا بَعْضًا فَيُقَالُ لَهُ: اُنْظُرْ إِلَى مَا وَقَاكَ اللهُ ﷻ ثُمَّ يُفْرَجُ لَهُ فُرْجَةٌ إِلَى الْجَنَّةِ فَيَنْظُرُ إِلَى زَهْرَتِهَا وَمَا فِيْهَا فَيُقَالُ لَهُ: هَذَا مَقْعَدُكَ وَيُقَالُ لَهُ: عَلَى الْيَقِيْنِ كُنْتَ وَعَلَيْهِ مِتَّ وَعَلَيْهِ تُبْعَثُ إِنْ شَاءَ اللهُ تَعَالَى.

رَوَاهُ ابْنُ مَاجَه وَأَحْمَدُ وَإِسْنَادُهُ صَحِيْحٌ.

’’حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: قبر کا امتحان میرے ہی بارے میں ہو گا اور (قبر میں) تم سے میرے ہی متعلق پوچھا جائے گا۔ پس اگر کوئی نیک آدمی ہو گا تو اسے بغیر کسی ڈر اور خوف کے اس کی قبر میں بٹھایا جائے گا، پھر اسے کہا جائے گا تو کس ملّت سے تھا؟ تو وہ کہے گا دین اسلام پر، پھر اس سے کہا جائے گا: یہ کون شخص ہیں جو تم میں موجود تھے؟ پس وہ کہے گا یہ محمد ﷺ اللہ کے رسول ہیں، یہ اللہ کی طرف سے ہمارے پاس واضح نشانیاں لے کر مبعوث ہوئے۔ پس ہم نے ان کی تصدیق کی پس اس

الحديث رقم ٢١: أخرجه ابن ماجه فی السنن، كتاب: الزهد، باب: ذكر القبر والبلی، ٢/ ١٤٢٦، الرقم: ٤٢٦٨، وأحمد بن حنبل فی المسند، ٦/ ١٣٩، الرقم: ٢٥١٣٣، وابن منده فی الإيمان، ٢/ ٩٦٧، الرقم: ١٠٦٧، وعبد الله بن أحمد فی السنة، ١/ ٣٠٨، الرقم: ٦٠٢، والعسقلانی فی فتح الباری، ٣/ ٢٤٠.

سے کہا جائے گا کیا تو نے اللہ کو دیکھ رکھا ہے؟ تو وہ کہے گا کہ کوئی شخص اللہ کو نہیں دیکھ سکتا پس جہنم کی طرف سے اس کی قبر میں سوراخ کر دیا جائے گا پس وہ اس کی طرف دیکھے گا کہ اس کا بعض اس کے بعض کو تباہ کر رہا ہے پھر اسے کہا جائے گا اس کی طرف دیکھ جس سے اللہ ﷻ نے تمہیں بچالیا پھر جنت کی طرف سے اس کی قبر میں ایک سوراخ کر دیا جائے گا تو وہ اس کی رونق و جمال کی طرف دیکھے گا پس اُسے کہا جائے گا یہ ہے تیرا جنت میں ٹھکانہ، اور پھر اسے کہا جائے گا کہ تو یقین پر زندہ رہا اِسی پر مرا اور اِسی پر اگر اللہ تعالیٰ نے چاہا تو تجھے زندہ کیا جائے گا۔‘‘

٥٧٠ / ٢٢۔ عَنْ أَبِي سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ ﷺ قَالَ: شَهِدْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ جِنَازَةً. فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: أَيُّهَا النَّاسُ، إِنَّ هَذِهِ الْأُمَّةَ تُبْتَلَى فِي قُبُوْرِهَا، فَإِذَا الإِنْسَانُ دُفِنَ فَتَفَرَّقَ عَنْهُ أَصْحَابُهُ، جَاءَهُ مَلَکٌ فِي يَدِهِ مِطْرَاقٌ فَأَقْعَدَهُ قَالَ: مَا تَقُوْلُ فِي هَذَا الرَّجُلِ؟ فَإِنْ كَانَ مُؤْمِنًا قَالَ: أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُوْلُهُ، فَيَقُوْلُ: صَدَقْتَ ثُمَّ يُفْتَحُ لَهُ بَابٌ إِلَى النَّارِ فَيَقُوْلُ: هَذَا كَانَ مَنْزِلُکَ لَوْ كَفَرْتَ بِرَبِّکَ، فَأَمَّا إِذَا آمَنْتَ فَهَذَا مَنْزِلُکَ فَيُفْتَحُ لَهُ بَابٌ إِلَى الْجَنَّةِ، فَيُرِيْدُ أَنْ يَنْهَضَ إِلَيْهِ فَيَقُوْلُ لَهُ: اسْكُنْ، وَيُفْسَحُ لَهُ فِي قَبْرِهِ......الحديث.

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَابْنُ أَبِي عَاصِمٍ.

’’حضرت ابوسعید خدری ﷺ روایت کرتے ہیں کہ میں حضور نبی اکرم ﷺ کے ساتھ ایک جنازہ میں شامل ہوا۔ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اے لوگو! اس امت (کے لوگوں) کی قبر میں آزمائش ہوگی۔ پس جب انسان دفن کر دیا جاتا ہے اور اس کے ساتھی (اس کے پاس سے) منتشر ہو جاتے ہیں تو اس کے پاس فرشتہ جس کے ہاتھ میں گرز ہوتا ہے، اسے وہ بٹھاتا

الحديث رقم ٢٢: أخرجه احمد بن حنبل فی المسند، ٣ / ٣، الرقم: ١١٠١٣، ١٤٨٦٤، وابن أبی عاصم فی السنة، ٢ / ٤١٧، الرقم: ٥٦٥، وعبد الله بن أحمد فی السنة، ٢ / ٦١٢، الرقم: ١٤٥٦۔

ہے اور کہتا ہے: اس ہستی (محمد مصطفیٰ ﷺ) کے بارے میں تم کیا کہتے ہو؟ پس اگر وہ مومن ہو تو کہتا ہے: میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں اور بیشک محمد مصطفیٰ ﷺ اس کے (خاص) بندے اور (افضل ترین) رسول ہیں۔ پس وہ (فرشتہ) اسے کہتا ہے: تو نے سچ کہا پھر اس کے لئے دوزخ کی طرف ایک دروازہ کھولا جاتا ہے اور (فرشتہ) کہتا ہے: تیرا یہ ٹھکانہ ہوتا اگر تو اپنے رب کے ساتھ کفر کرتا لیکن تو ایمان لایا پس تیرا یہ (جنت) ٹھکانہ ہے۔ پھر اس کے لئے جنت کی طرف دروازہ کھولا جاتا ہے۔ وہ شخص (فرحت و خوشی کے مارے بے اختیار ہو کر) اس دروازے کی طرف بڑھتا ہے تو فرشتہ اس سے کہتا ہے: ٹھہر جاؤ اور اس کے لئے اس کی قبر میں ہی وسعت پیدا کر دی جاتی ہے۔‘‘

٢٣/٥٧١۔ عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ رضي الله عنهما في رواية طويلة قَالَتْ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّهُ لَمْ يَبْقَ شَيْئٌ لَمْ أَكُنْ رَأَيْتُهُ إِلَّا وَقَدْ رَأَيْتُهُ فِي مَقَامِي هَذَا وَقَدْ أُرِيتُكُمْ تُفْتَنُوْنَ فِي قُبُوْرِكُمْ يُسْأَلُ أَحَدُكُمْ: مَا كُنْتَ تَقُوْلُ؟ وَمَا كُنْتَ تَعْبُدُ؟ فَإِنْ قَالَ: لَا أَدْرِي رَأَيْتُ النَّاسَ يَقُوْلُوْنَ شَيْئًا فَقُلْتُهُ وَيَصْنَعُوْنَ شَيْئًا فَصَنَعْتُهُ قِيْلَ لَهُ: أَجَلْ عَلَى الشَّكِّ عِشْتَ وَعَلَيْهِ مِتَّ هَذَا مَقْعَدُكَ مِنَ النَّارِ وَإِنْ قَالَ: أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُوْلُ اللهِ قِيْلَ لَهُ: عَلَى الْيَقِيْنِ عِشْتَ وَعَلَيْهِ مِتَّ هَذَا مَقْعَدُكَ مِنَ الْجَنَّةِ. رَوَاهُ أَحْمَدُ وَإِسْنَادُهُ حَسَنٌ.

’’حضرت اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہما ایک طویل روایت میں بیان کرتی ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اے لوگو! کوئی بھی چیز ایسی نہیں جسے میں نے نہ دیکھا ہو لیکن یہ کہ اب میں اسے اپنی اس جگہ سے دیکھ رہا ہوں اور تحقیق مجھے تمہیں اپنی قبروں میں آزمائش میں مبتلا ہوتے دکھایا گیا ہے۔ تم میں سے ہر کسی سے سوال کیا جائے گا: تو (دنیا میں) اس ہستی (یعنی حضور نبی اکرم ﷺ کے) بارے میں کیا کہا کرتا تھا؟ اور تو (دنیا میں) کس کی عبادت کیا کرتا تھا؟ پھر اگر اس نے کہا کہ میں نہیں جانتا میں نے جس طرح لوگوں کو (ان کے بارے

الحديث رقم ٢٣: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ٦/٣٥٤، وسنده حسن.

میں) کہتے سنا میں نے بھی اسی طرح کہہ دیا اور جو کچھ انہیں کرتے ہوئے دیکھا اسی طرح کر دیا تو اس سے کہا جائے گا کہ ہاں تو شک پر زندہ رہا اور اسی پر مرا پس اب یہ رہا تیرا آگ کا ٹھکانہ اور اگر اس نے کہا کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں ہے اور محمد ﷺ اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں تو اس سے کہا جائے گا کہ تو یقین پر زندہ رہا اور اسی پر مرا لہٰذا تیرا ٹھکانہ یہ جنت ہے۔‘‘

۵۷۲ / ۲۴۔ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی الله عنه في رواية طويلة قَالَ: إِنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ: إِنَّ الْمُؤْمِنَ إِذَا وُضِعَ فِي قَبْرِهِ أَتَاهُ مَلَكٌ، فَيَقُوْلُ لَهُ: مَا كُنْتَ تَعْبُدُ؟ فَإِنَّ اللهَ هَدَاهُ قَالَ: كُنْتُ أَعْبُدُ اللهَ فَيُقَالُ لَهُ: مَا كُنْتَ تَقُوْلُ فِي هَذَا الرَّجُلِ؟ فَيَقُوْلُ: هُوَ عَبْدُ اللهِ وَرَسُوْلُهُ فَمَا يُسْأَلُ عَنْ شَيْءٍ غَيْرِهَا ...... فَيَقُوْلُ: دَعُوْنِي حَتَّى أَذْهَبَ فَأُبَشِّرَ أَهْلِي فَيُقَالُ لَهُ: اسْكُنْ.

رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ وَأَحْمَدُ.

’’حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: مومن کو جب اس کی قبر میں رکھا جاتا ہے تو اس کے پاس ایک فرشتہ آتا ہے جو پوچھتا ہے تو کس کی عبادت کیا کرتا تھا؟ پس اللہ تعالیٰ اسے ہدایت عطا فرماتا ہے اور وہ کہتا ہے میں اللہ تعالیٰ کی عبادت کیا کرتا تھا۔ پھر اس سے پوچھا جاتا ہے کہ تو اس عظیم ہستی (سیدنا محمد مصطفیٰ ﷺ) کے متعلق کیا کہا کرتا تھا؟ وہ کہتا ہے کہ یہ اللہ تعالیٰ کے بندے اور اس کے رسول ہیں۔ پس اس کے سوا اس سے کسی اور شے کے متعلق نہیں پوچھا جاتا اور اسی روایت میں ہے کہ وہ کہتا ہے کہ مجھے چھوڑ دو تاکہ میں اپنے گھر والوں کو بشارت دوں، اسے کہا جاتا ہے کہ یہیں (عیش وعشرت سے) رہو۔‘‘

الحديث رقم ۲۴: أخرجه أبو داود فى السنن، كتاب: السنة، باب: فى المسألة فى القبر وعذاب القبر، ۴/ ۲۳۸، الرقم: ۴۷۵۱، وأحمد بن حنبل فى المسند، ۳/ ۲۳۳، الرقم: ۱۳۴۷۲، والمنذرى فى الترغيب والترهيب، ۴/ ۱۹۴، الرقم: ۵۳۹۴، والعسقلانى فى فتح البارى، ۳/ ۲۳۷۔

٥٧٣ / ٢٥۔ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رضی الله عنه قَالَ: خَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ فِي جِنَازَةِ رَجُلٍ مِنَ الْأَنْصَارِ فَانْتَهَيْنَا إِلَی الْقَبْرِ وَلَمَّا يُلْحَدْ، فَجَلَسَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ وَجَلَسْنَا حَوْلَهُ كَأَنَّمَا عَلَی رُءُوْسِنَا الطَّيْرُ وَفِي يَدِهِ عُوْدٌ يَنْكُتُ بِهِ فِي الْأَرْضِ فَرَفَعَ رَأْسَهُ فَقَالَ: اسْتَعِيْذُوْا بِاللهِ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ مَرَّتَيْنِ أَوْ ثَـلَاثًا وَقَالَ: وَإِنَّهُ لَيَسْمَعُ خَفْقَ نِعَالِهِمْ إِذَا وَلَّوْا مُدْبِرِيْنَ حِيْنَ يُقَالُ لَهُ: يَا هٰذَا مَنْ رَبُّکَ؟ وَمَا دِيْنُکَ؟ وَمَنْ نَبِيُّکَ؟

وفي رواية له قَالَ: وَيَأْتِيهِ مَلَكَانِ فَيُجْلِسَانِهِ فَيَقُوْلَانِ لَهُ: مَنْ رَبُّکَ؟ فَيَقُوْلُ: رَبِّيَ اللهُ، فَيَقُوْلَانِ لَهُ: مَا دِيْنُکَ؟ فَيَقُوْلُ: دِيْنِي الإِسْلَامُ، فَيَقُوْلَانِ لَهُ: مَا هٰذَا الرَّجُلُ الَّذِي بُعِثَ فِيْكُمْ؟ قَالَ: فَيَقُوْلُ: هُوَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ فَيَقُوْلَانِ: وَمَا يُدْرِيْکَ؟ فَيَقُوْلُ: قَرَأْتُ كِتَابَ اللهِ فَآمَنْتُ بِهِ وَصَدَّقْتُ.

وفي رواية له: فَذٰلِکَ قَوْلُ اللهِ عزوجل: ﴿يُثَبِّتُ اللهُ الَّذِيْنَ آمَنُوْا بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَفِي الْآخِرَةِ﴾، [إبراهيم، ١٤: ٢٧] قَالَ: فَيُنَادِي مُنَادٍ مِنَ السَّمَاءِ أَنْ قَد صَدَقَ عَبْدِي فَأَفْرِشُوْهُ مِنَ الْجَنَّةِ وَافْتَحُوْا لَهُ بَابًا إِلَی الْجَنَّةِ وَأَلْبِسُوْهُ مِنَ الْجَنَّةِ قَالَ: فَيَأْتِيهِ مِنْ رُوْحِهَا وَطِيْبِهَا قَالَ: وَيُفْتَحُ لَهُ فِيْهَا مَدَّ بَصَرِهِ. رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ وَأَحْمَدُ.

''حضرت براء بن عازب رضی الله عنه روایت فرماتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ کے ساتھ ہم ایک انصاری کے جنازہ کے لئے گئے اور قبر کے قریب جا کر رک گئے، جب تک وہ دفن

الحديث رقم ٢٥: أخرجه أبوداود في السنن، كتاب السنة، باب في المسألة في القبر وعذاب القبر، ٤ / ٢٣٨، الرقم: ٤٧٥١، وأحمد بن حنبل في المسند، ٣ / ٢٣٣، الرقم: ٢۔

نہیں کر دیا گیا حضور نبی اکرم ﷺ وہیں تشریف فرما رہے اور آپ ﷺ کے اردگرد ہم بھی یوں خاموش ہو کر بیٹھ گئے گویا ہمارے سروں پر پرندے بیٹھے ہوں۔ آپ ﷺ کے دستِ اقدس میں ایک لکڑی تھی جس سے آپ ﷺ زمین کو کریدنے لگے اور سر مبارک کو اٹھایا اور دو یا تین مرتبہ فرمایا: عذاب قبر سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگو پھر آپ ﷺ نے فرمایا: مردہ ان کے جوتوں کی آواز سنتا ہے جب وہ (اس کے ساتھی) پیٹھ پھیر کر جاتے ہیں۔ اس وقت اس سے پوچھا جاتا ہے: اے انسان! تیرا رب کون ہے؟ تیرا دین کیا ہے؟ اور تیرا نبی کون ہے؟

’’اور ایک روایت میں ہے کہ اس کے پاس دو فرشتے آتے ہیں، پس اسے بٹھا کر اسے پوچھتے ہیں کہ تیرا رب کون ہے؟ وہ کہتا ہے کہ میرا رب اللہ تعالیٰ ہے۔ دونوں فرشتے اس سے پوچھتے ہیں کہ تیرا دین کیا ہے؟ وہ کہتا ہے کہ میرا دین اسلام ہے۔ دونوں اس سے پوچھتے ہیں کہ یہ ہستی کون ہے جو تمہاری طرف مبعوث کی گئی تھی؟ وہ کہتا ہے کہ یہ تو ہمارے آقا محمد رسول اللہ ﷺ ہیں۔ دونوں پوچھتے ہیں تمہیں کیسے معلوم ہوا؟ وہ کہتا ہے کہ میں نے اللہ تعالیٰ کی کتاب پڑھی لہٰذا ان پر ایمان لایا اور ان کی تصدیق کی۔‘‘

’’اور ایک روایت میں ہے کہ ارشادِ باری تعالیٰ ہے: ’’اللہ تعالیٰ ایمان والوں کو (اس) مضبوط بات (کی برکت) سے دنیوی زندگی میں بھی ثابت قدم رکھتا ہے اور آخرت میں (بھی)۔‘‘ کا یہی مطلب ہے پس آسمان سے ایک پکارنے والے کی آواز آتی ہے، میرے بندے تو نے سچ کہا لہٰذا جنت میں اس کا بستر لگا دو اور اسے جنتی لباس پہنا دو اور اس کے لئے جنت کا ایک دروازہ کھول دو۔ پس اس کے ذریعے اسے جنت کی ہوا اور خوشبو آتی ہے اور تاحد نظر اس کی قبر فراخ کر دی جاتی ہے۔‘‘

فَصْلٌ فِي الشَّفَاعَةِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ

﴿روزِ قیامت شفاعت کا بیان﴾

٥٧٤ / ٢٦۔ عَنْ آدَمَ بْنِ عَلِيٍّ رضی الله عنه قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ رضي الله عنهما يَقُوْلُ: إِنَّ النَّاسَ يَصِيْرُوْنَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ جُثًا، كُلُّ أُمَّةٍ تَتْبَعُ نَبِيَّهَا يَقُوْلُوْنَ: يَا فُلَانُ اشْفَعْ، يَا فُلَانُ اشْفَعْ، حَتَّى تَنْتَهِيَ الشَّفَاعَةُ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَذَلِکَ يَوْمَ يَبْعَثُهُ اللهُ الْمَقَامَ الْمَحْمُوْدَ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَالنَّسَائِيُّ.

’’حضرت آدم بن علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کو فرماتے ہوئے سنا: روزِ قیامت سب لوگ گروہ در گروہ ہو جائیں گے۔ ہر امت اپنے اپنے نبی کے پیچھے ہو گی اور عرض کرے گی: اے فلاں! شفاعت فرمایئے، اے فلاں! شفاعت کیجئے۔ یہاں تک کہ شفاعت کی بات حضور نبی اکرم ﷺ پر آ کر ختم ہو گی۔ پس اس روز شفاعت کے لئے اللہ تعالیٰ آپ ﷺ کو مقامِ محمود پر فائز فرمائے گا۔‘‘

٥٧٥ / ٢٧۔ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ رضي الله عنهما قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: إِنَّ الشَّمْسَ تَدْنُوْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ حَتَّى يَبْلُغَ الْعَرَقُ نِصْفَ الْأُذُنِ، فَبَيْنَاهُمْ کَذَلِکَ اسْتَغَاثُوْا بِآدَمَ، ثُمَّ بِمُوْسَى، ثُمَّ بِمُحَمَّدٍ ﷺ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

الحديث رقم ٢٦: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: تفسير القرآن، باب: قوله: عسى أن يبعثك ربك مقاما محمودا، ٤ / ١٧٤٨، الرقم: ٤٤٤١، والنسائی فی السنن الكبرى، ٦ / ٣٨١، الرقم: ٢٩٥، وابن منده فی الإيمان، ٢ / ٨٧١، الرقم: ٩٢٧۔

الحديث رقم ٢٧: أخرجه البخاري فی الصحيح، كتاب: الزكاة، باب: مَنْ سأل الناس تَكَثُّرًا، ٢ / ٥٣٦، الرقم: ١٤٠٥، وابن منده فی كتاب الإيمان، ٢ / ٨٥٤، الرقم: ٨٨٤، والطبرانی فی المعجم الأوسط، ٨ / ٣٠، الرقم: ٨٧٢٥، والبيهقی فی شعب الإيمان، ٣ / ٢٦٩، الرقم: ٣٥٠٩، والديلمی فی مسند الفردوس، ٢ / ٣٧٧، الرقم: ٣٦٧٧، والهيثمی فی مجمع الزوائد، ١٠ / ٣٧١، ووثّقه۔

’’حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: قیامت کے روز سورج لوگوں کے بہت قریب آ جائے گا یہاں تک کہ (اس کی تپش کے باعث لوگوں کے) نصف کانوں تک (پسینہ) پہنچ جائے گا لوگ اس حالت میں (پہلے) حضرت آدم علیہ السلام سے مدد مانگنے جائیں گے، پھر حضرت موسیٰ علیہ السلام سے، پھر بالآخر (ہر ایک کے انکار پر) حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ سے مدد مانگیں گے۔‘‘

٥٧٦ / ٢٨۔ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: شَفَاعَتِي لِأَهْلِ الْكَبَائِرِ مِنْ أُمَّتِي. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُوْدَاوُدَ.

وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هَذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

’’حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میری شفاعت میری امت کے ان افراد کے لئے ہے جنہوں نے کبیرہ گناہ کئے۔‘‘

٥٧٧ / ٢٩۔ عَنْ أَبِي مُوْسَى الْأَشْعَرِيِّ رضی الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: خُيِّرْتُ بَيْنَ الشَّفَاعَةِ وَبَيْنَ أَنْ يُدْخَلَ نِصْفُ أُمَّتِي الْجَنَّةَ. فَاخْتَرْتُ الشَّفَاعَةَ لِأَنَّهَا أَعَمُّ وَأَكْفَى أَتَرَوْنَهَا لِلْمُتَّقِيْنَ؟ لَا. وَلَكِنَّهَا لِلْمُذْنِبِيْنَ،

الحديث رقم ٢٨: أخرجه الترمذی فی السنن، کتاب: صفة القيامة والرقائق والورع عن رسول الله ﷺ، باب: ما جاء فی الشفاعة، ٤ / ٦٢٥، الرقم: ٢٤٣٥، وأبوداود فی السنن، کتاب: السنة، باب: فی الشفاعة، ٤ / ٢٣٦، الرقم: ٤٧٣٩، وابن ماجه عن جابر رضی الله عنه فی السنن، کتاب: الزهد، باب: ذکر الشفاعة، ٢ / ١٤٤١، الرقم: ٤٣١٠، والحاکم فی المستدرک، ١ / ١٣٩، الرقم: ٢٢٨، وقال الحاکم: هذا حديث صحيح علی شرط الشيخين، وأبو يعلی فی المسند، ٦ / ٤٠، الرقم: ٣٢٨٤، والطبرانی فی المعجم الصغير، ١ / ٢٧٢، الرقم: ٤٤٨، والطيالسی فی المسند، ١ / ٢٣٣، الرقم: ١٦٦٩۔

الحديث رقم ٢٩: أخرجه ابن ماجه فی السنن، کتاب: الزهد، باب: ذکر الشفاعة، ٢ / ١٤٤١، الرقم: ٤٣١١، وأحمد بن حنبل عن ابن عمر رضی الله عنهما فی المسند، ٢ / ٧٥، الرقم: ٥٤٥٢، والبيهقی فی الاعتقاد، ١ / ٢٠٢، والهيثمی فی مجمع الزوائد، ١٠ / ٣٧٨۔

الْخَطَّائِيْنَ الْمُتَلَوِّثِيْنَ. رَوَاهُ ابْنُ مَاجَه وَأَحْمَدُ.

''حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: مجھے یہ اختیار دیا گیا کہ خواہ میں قیامت کے روز شفاعت کو چن لوں یا میری آدھی اُمت کو (بلاحساب و کتاب) جنت میں داخل کر دیا جائے تو میں نے اس میں سے شفاعت کو اختیار کیا ہے کیونکہ وہ عام اور (پوری اُمت کے لئے) کافی ہوگی اور تم شائد یہ خیال کرو کہ وہ پرہیزگاروں کے لئے ہوگی؟ نہیں بلکہ وہ (میری شفاعت) بہت زیادہ گناہگاروں، خطا کاروں اور برائیوں میں مبتلا ہونے والوں کے لئے ہوگی۔''

٥٧٨ / ٣٠۔ عَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ الْأَشْجَعِيِّ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: أَتَدْرُوْنَ مَا خَيَّرَنِي رَبِّيَ اللَّيْلَةَ؟ قُلْنَا: اللهُ وَرَسُوْلُهُ أَعْلَمُ قَالَ: فَإِنَّهُ خَيَّرَنِي بَيْنَ أَنْ يُدْخَلَ نِصْفُ أُمَّتِي الْجَنَّةَ، وَبَيْنَ الشَّفَاعَةِ. فَاخْتَرْتُ الشَّفَاعَةَ قُلْنَا: يَا رَسُوْلَ اللهِ، ادْعُ اللهَ أَنْ يَجْعَلَنَا مِنْ أَهْلِهَا، قَالَ: هِيَ لِكُلِّ مُسْلِمٍ. رَوَاهُ ابْنُ مَاجَه وَالْحَاكِمُ وَالطَّبَرَانِيُّ.

وَقَالَ الْحَاكِمُ: هَذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلَى شَرْطِ مُسْلِمٍ.

''حضرت عوف بن مالک اشجعی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم جانتے ہو رات میرے رب نے مجھے کیا اختیار دیا ہے؟ ہم نے عرض کیا: اللہ تعالیٰ اور اس کا رسول سب سے بہتر جانتے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اس نے مجھے یہ اختیار دیا کہ اگر میں چاہوں تو میری نصف اُمت کو (بلا حساب و کتاب) جنت میں داخل کر دیا جائے یا یہ کہ میں شفاعت کروں، میں نے شفاعت کو پسند کیا صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: یا رسول اللہ! اللہ تعالیٰ سے ہمارے لئے دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ہمیں (بھی) شفاعت کے حقداروں میں (شامل) کر

الحديث رقم ٣٠: أخرجه ابن ماجه فی السنن، کتاب: الزهد، باب: ذکر الشفاعة، ٢/ ١٤٤٤، الرقم: ٤٣١٧، والحاکم فی المستدرك، ١/ ١٣٥، الرقم: ٢٢١، والطبرانی فی المعجم الکبير، ١٨/ ٦٨، الرقم: ١٢٦، وفی مسند الشاميين، ١/ ٣٢٦، الرقم: ٥٧٥، وابن منده فی الإيمان، ٢٠/ ٨٧٣، الرقم: ٩٣٢۔

دے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: وہ ہر مسلمان کے لئے ہے۔‘‘

٥٧٩ / ٣١۔ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضي الله عنهما قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: مَنْ زَارَ قَبْرِي بَعْدَ مَوْتِي كَانَ كَمَنْ زَارَنِي فِي حَيَاتِي.

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ وَالدَّارُقُطْنِيُّ وَالْبَيْهَقِيُّ.

’’حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جس نے میری وفات کے بعد میری قبر کی زیارت کی گویا اس نے میری حیات میں میری زیارت کی۔‘‘

٥٨٠ / ٣٢۔ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ ﷺ أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ: لَيَدْخُلَنَّ الْجَنَّةَ مِنْ أُمَّتِي سَبْعُوْنَ أَلْفًا، أَوْسَبْعُ مِائَةِ أَلْفٍ (لَا يَدْرِي أَبُوْحَازِمٍ أَيُّهُمَا قَالَ): مُتَمَاسِكُونَ آخِذٌ بَعْضُهُمْ بَعْضًا، لَايَدْخُلُ أَوَّلُهُمْ حَتَّى يَدْخُلَ آخِرُهُمْ، وُجُوْهُهُمْ عَلَى صُوْرَةِ الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

’’امام ابوحازم حضرت سہل بن سعد ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میری امت کے ستر ہزار یا سات لاکھ افراد جنت میں داخل ہوں گے (ابو حازم کو یاد نہیں رہا کہ ان میں سے کون سی تعداد مروی ہے) وہ ایک دوسرے کو مضبوطی سے تھامے ہوئے ہوں گے ان میں سے پہلا شخص اس وقت تک جنت میں داخل نہیں ہو گا جب تک ان کا آخری فرد بھی داخل نہ ہو جائے (یعنی وہ اپنے ہزاروں لاکھوں افراد کی نگرانی کر رہا

الحديث رقم ٣١: أخرجه الطبرانى فى المعجم الكبير، ١٢/ ٤٠٦، الرقم: ١٣٤٩٦، والدارقطنى عن حاطب ﷺ فى السنن، ٢/ ٢٧٨، الرقم: ١٩٣، والبيهقى فى شعب الإيمان، ٣/ ٤٨٩، الرقم: ٤١٥٤، والهيثمى فى مجمع الزوائد، ٤/ ٢۔

الحديث رقم ٣٢: أخرجه البخارى فى الصحيح، كتاب: الرّقاق، باب: صفة الجنة والنار، ٥/ ٢٣٩٩، الرقم: ٦١٨٧، وفى باب: يدخل الجنة سبعون ألفا بغير حساب، ٥/ ٢٣٩٦، الرقم: ٦١٧٧، ومسلم فى الصحيح، كتاب: الإيمان، باب: الدليل على دخول طوائف من المسلمين الجنة بغير حساب ولا عذاب، ١/ ١٩٨، الرقم: ٢١٩۔

ہوگا) ان کے چہرے چودھویں رات کے چاند کی طرح روشن ہوں گے۔‘‘

٥٨١ / ٣٣۔ عَنْ أَبِي سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ رضی الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: مَا مُجَادَلَةُ أَحَدِكُمْ فِي الْحَقِّ يَكُوْنُ لَهُ فِي الدُّنْيَا بِأَشَدَّ مُجَادَلَةً مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ لِرَبِّهِمْ فِي إِخْوَانِهِمُ الَّذِيْنَ أُدْخِلُوْا النَّارَ قَالَ: يَقُوْلُوْنَ: رَبَّنَا إِخْوَانُنَا كَانُوْا يُصَلُّوْنَ مَعَنَا وَيَصُوْمُوْنَ مَعَنَا وَيَحُجُّوْنَ مَعَنَا فَأَدْخَلْتَهُمُ النَّارَ قَالَ: فَيَقُوْلُ: اذْهَبُوْا فَأَخْرِجُوْا مَنْ عَرَفْتُمْ مِنْهُمْ، قَالَ: فَيَأْتُوْنَهُمْ فَيَعْرِفُوْنَهُمْ بِصُوَرِهِمْ فَمِنْهُمْ مَنْ أَخَذَتْهُ النَّارُ إِلَى أَنْصَافِ سَاقَيْهِ وَمِنْهُمْ مَنْ أَخَذَتْهُ إِلَى كَعْبَيْهِ، فَيُخْرِجُوْنَهُمْ، فَيَقُوْلُوْنَ: رَبَّنَا قَدْ أَخْرَجْنَا مَنْ أَمَرْتَنَا قَالَ: وَيَقُوْلُ: أَخْرِجُوْا مَنْ كَانَ فِي قَلْبِهِ وَزْنُ دِيْنَارٍ مِنَ الْإِيْمَانِ ثُمَّ قَالَ: مَنْ كَانَ فِي قَلْبِهِ وَزْنُ نِصْفِ دِيْنَارٍ حَتَّى يَقُوْلَ: مَنْ كَانَ فِي قَلْبِهِ وَزْنُ ذَرَّةٍ. قَالَ أَبُوْسَعِيْدٍ: فَمَنْ لَمْ يُصَدِّقْ فَلْيَقْرَأْ هَذِهِ الآيَةَ: ﴿إِنَّ اللهَ لَا يَغْفِرُ أَنْ يُشْرَكَ بِهِ وَيَغْفِرُ مَا دُوْنَ ذٰلِكَ لِمَنْ يَّشَاءُ﴾ إِلَى ﴿عَظِيْمًا﴾.

[النساء، ٤:٤٨]. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَاللَّفْظُ لَهُ وَابْنُ مَاجَه.

’’حضرت ابوسعید خدری رضی الله عنه روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تمہارے کسی ایک شخص کا بھی دنیا میں کسی حق بات کے لئے تکرار کرنا اس قدر سخت نہیں ہوگا جو تکرار مومنین کاملین اپنے پروردگار سے اپنے ان بھائیوں کے لئے کریں گے جو جہنم میں داخل کئے جا چکے ہوں گے۔ وہ عرض کریں گے: اے ہمارے پروردگار! ہمارے یہ بھائی ہمارے

الحديث رقم ٣٣: أخرجه البخاری فی الصحيح، کتاب: التوحيد، باب: في قول الله تعالی: وجوه يومئذ ناضرة إلی ربها ناظرة، ٦ / ٢٧٠٧، الرقم: ٧٠٠١، والنسائی فی السنن، کتاب: الإيمان وشرائعه، باب: زيادة الإيمان، ٨ / ١١٢، الرقم: ٥٠١٠، وابن ماجه فی السنن، المقدمة، باب: فی الإيمان، ١ / ٢٣، الرقم: ٦٠، وأحمد بن حنبل فی المسند، ٣ / ٩٤، الرقم: ١١٧، والحاکم فی المستدرک، ٤ / ٦٢٦، الرقم: ٨٧٣٦، وَقَالَ: هَذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الإِسْنَادِ، وابن راشد فی الجامع، ١١ / ٤١٠۔

ساتھ نمازیں پڑھتے تھے اور ہمارے ساتھ روزے رکھتے تھے اور ہمارے ہی ساتھ حج کرتے تھے اور تو نے انہیں دوزخ میں ڈال دیا ہے۔ اس پر اللہ تعالیٰ فرمائے گا: اچھا تم جنہیں پہچانتے ہو انہیں جا کر خود ہی دوزخ سے نکال لو۔ کہتے ہیں: وہ ان کے پاس جائیں گے اور ان کی شکلیں دیکھ کر انہیں پہچان لیں گے۔ ان میں سے بعض کو تو آگ نے پنڈلیوں کے نصف تک اور بعض کو ٹخنوں تک پکڑا ہو گا۔ وہ انہیں نکالیں گے اور پھر عرض کریں گے: اے ہمارے پروردگار! تو نے ہمیں جن کے نکالنے کا حکم فرمایا تھا انہیں ہم نے نکال لیا ہے، پھر اللہ تعالیٰ فرمائے گا: انہیں بھی جا کر نکال لو جن کے دل میں ایک دینار کے بھر بھی ایمان ہے۔ پھر فرمائے گا: اسے بھی نکال لاؤ جس کے دل میں نصف دینار کے برابر ایمان ہے (پھر) یہاں تک فرمائے گا: اسے بھی (نکال لاؤ) جس کے دل میں ذرّہ برابر ایمان ہے۔ حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اب جس شخص کو یقین نہ آئے تو وہ یہ آیتِ کریمہ پڑھ لے۔ ''بیشک اللہ اِس بات کو نہیں بخشتا کہ اس کے ساتھ شرک کیا جائے اور اس سے کم تر (جو گناہ بھی ہو) جس کے لئے چاہتا ہے بخش دیتا ہے۔'' [النساء، ٤: ٤٨]۔

٥٨٢ / ٣٤۔ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِکٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: يَصُفُّ النَّاسُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ صُفُوْفًا (وَقَالَ ابْنُ نُمَيْرٍ: أَهْلُ الْجَنَّةِ) فَيَمُرُّ الرَّجُلُ مِنْ أَهْلِ النَّارِ عَلَى الرَّجُلِ، فَيَقُوْلُ: يَا فُـلَانُ، أَمَا تَذْكُرُ يَوْمَ اسْتَسْقَيْتَ فَسَقَيْتُکَ شَرْبَةً؟ قَالَ: فَيَشْفَعُ لَهُ، وَيَمُرُّ الرَّجُلُ، فَيَقُوْلُ: أَمَا تَذْكُرُ يَوْمَ نَاوَلْتُکَ طَهُوْرًا؟ فَيَشْفَعُ لَهُ، وَيَقُوْلُ: يَا فُـلَانُ، أَمَا تَذْكُرُ يَوْمَ بَعَثْتَنِي فِي حَاجَةِ كَذَا وَكَذَا؟ فَذَهَبْتُ لَکَ، فَيَشْفَعُ لَهُ.

رَوَاهُ ابْنُ مَاجَه وَأَبُوْيَعْلَى.

الحديث رقم ٣٤: أخرجه ابن ماجه فی السنن، كتاب: الأدب، باب: فضل صدقة الماء، ٢ / ١٢١٥، الرقم: ٣٦٨٥، وأبو يعلى فی المسند، ٧ / ٧٨، الرقم: ٤٠٠٦، والطبراني فی المعجم الأوسط، ٦ / ٣١٧، الرقم: ٦٥١١، والمنذري فی الترغيب والترهيب، ٢ / ٣٩، الرقم: ١٤١٥، والهيثمي فی مجمع الزوائد، ١٠ / ٣٨٢، والقرطبي فی الجامع لأحكام القرآن، ٣ / ٢٧٥۔

’’حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: قیامت کے دن لوگ صفیں بنائیں گے (ابن نمیر نے کہا یعنی کہ اہلِ جنت) تو دوزخیوں میں سے ایک شخص جنتیوں میں سے ایک شخص کے پاس سے گزرے گا اور کہے گا: اے فلاں! تجھے یاد ہے کہ ایک دن تو نے پانی مانگا تھا اور میں نے تجھے پانی پلایا تھا؟ راوی فرماتے ہیں: پس وہ جنتی اس دوزخی کے لئے شفاعت کرے گا۔ ایک اور آدمی دوسرے آدمی کے پاس سے گزرے گا تو کہے گا: تجھے یاد ہے کہ میں نے ایک دن تجھے طہارت کے لئے پانی دیا تھا؟ چنانچہ وہ اس کے لئے شفاعت کرے گا۔ ایک اور آدمی کہے گا: اے فلاں: تجھے یاد ہے کہ ایک دن تو نے مجھے اس اس کام کے لئے بھیجا تھا چنانچہ میں تیری خاطر چلا گیا تھا؟ پس وہ اس کی شفاعت کرے گا۔‘‘

فَصْلٌ فِي أَجْرِ حُبِّ النَّبِيِّ ﷺ وَالصُّحْبَةِ الصَّالِحَةِ

﴿حضور ﷺ سے محبت اور صحبتِ صالحین کے اجر کا بیان﴾

٥٨٣ / ٣٥۔ عَنْ أَنَسٍ رضی الله عنه أَنَّ رَجُلًا سَأَلَ النَّبِيَّ ﷺ عَنِ السَّاعَةِ، فَقَالَ: مَتَى السَّاعَةُ؟ قَالَ: وَمَاذَا أَعْدَدْتَ لَهَا؟ قَالَ: لَا شَيْءَ (وفي رواية أحمد: قَالَ: مَا أَعْدَدْتُ لَهَا مِنْ كَثِيْرِ عَمَلٍ لَا صَلَاةٍ وَلَا صِيَامٍ) إِلَّا أَنِّي أُحِبُّ اللهَ وَرَسُوْلَهُ ﷺ. فَقَالَ: أَنْتَ مَعَ مَنْ أَحْبَبْتَ. قَالَ أَنَسٌ: فَمَا فَرِحْنَا بِشَيْءٍ فَرَحَنَا بِقَوْلِ النَّبِيِّ ﷺ: أَنْتَ مَعَ مَنْ أَحْبَبْتَ. قَالَ أَنَسٌ: فَأَنَا أُحِبُّ النَّبِيَّ ﷺ وَأَبَابَكْرٍ وَعُمَرَ وَأَرْجُوْ أَنْ أَكُوْنَ مَعَهُمْ بِحُبِّي إِيَّاهُمْ وَإِنْ لَمْ أَعْمَلْ بِمِثْلِ أَعْمَالِهِمْ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

''حضرت انس رضی الله عنه فرماتے ہیں کہ کسی آدمی نے حضور نبی اکرم ﷺ سے قیامت کے متعلق سوال کیا کہ (یا رسول اللہ!) قیامت کب آئے گی؟ آپ ﷺ نے فرمایا: تم نے اس

الحديث رقم ٣٥: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: المناقب، باب: مناقب عمر بن الخطاب أبي حفص القرشي العدوي، ٣ / ١٣٤٩، الرقم: ٣٤٨٥، وفي كتاب: الأدب، باب: ما جاء في قول الرجل ويلك، ٥ / ٢٢٨٥، الرقم: ٥٨١٥، ومسلم في الصحيح، كتاب: البر والصلة والآداب، باب: المرء مع من أحب، ٤ / ٢٠٣٢، الرقم: ٢٦٣٩، والترمذي في السنن، كتاب: الزهد عن رسول الله ﷺ باب: ما جاء أن المرء مع من أحب، ٤ / ٥٩٥، الرقم: ٢٣٨٥، وقال أبو عيسى: هذا حديث صحيح، وأبو داود في السنن، كتاب: الأدب، باب: إخبار الرجل الرجل بمحبته إياه، ٤ / ٣٣٣، الرقم: ٥١٢٧، والبخاري في الأدب المفرد، ١ / ١٢٩، الرقم: ٣٥٢، وأحمد بن حنبل فى المسند، ٣ / ١٠٤، ١٦٨، ١٧٨، الرقم: ١٢٠٣٢، ١٢٧٣٨، ١٢٨٤٦، وابن حبان في الصحيح، ١٠ / ٣٠٨، الرقم: ١٠٥، وأبو يعلى في المسند، ٥ / ٣٧٢، الرقم: ٣٠٢٣، والطبراني في المعجم الأوسط، ٨ / ٢٥٤، الرقم: ٨٥٥٦.

کے لئے کیا تیاری کر رکھی ہے؟ اس نے عرض کیا: میرے پاس تو کوئی تیاری نہیں۔ (امام احمد کی روایت میں ہے کہ اس نے عرض کیا: میں نے تو اس کے لئے بہت سے اعمال تیار نہیں کیے، نہ بہت سی نمازیں اور نہ بہت سے روزے) سوائے اس کے کہ میں اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ سے محبت رکھتا ہوں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: تم (قیامت کے روز) اسی کے ساتھ ہو گے جس سے محبت رکھتے ہو۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہمیں (یعنی تمام صحابہ کو) کبھی کسی خبر سے اتنی خوشی نہیں ہوئی جتنی خوشی حضور نبی اکرم ﷺ کے اس فرمانِ اقدس سے ہوئی کہ تم اس کے ساتھ ہو گے جس سے محبت کرتے ہو۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں حضور نبی اکرم ﷺ سے محبت کرتا ہوں اور حضرت ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما سے محبت کرتا ہوں لٰہذا امید کرتا ہوں کہ ان کی محبت کے باعث میں بھی ان حضرات کے ساتھ ہی رہوں گا اگرچہ میرے اعمال تو ان کے اعمال جیسے نہیں۔‘‘

٥٨٤ / ٣٦۔ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ أَنَّ أَعْرَابِيًّا قَالَ لِرَسُوْلِ اللهِ ﷺ: مَتَى السَّاعَةُ يَا رَسُوْلَ اللهِ؟ قَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: مَا أَعْدَدْتَ لَهَا؟ قَالَ: حُبَّ اللهِ وَرَسُوْلِهِ. قَالَ: أَنْتَ مَعَ مَنْ أَحْبَبْتَ.

مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَهَذَا لَفْظُ مُسْلِمٍ.

’’حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ایک دیہاتی شخص نے حضور نبی اکرم ﷺ سے دریافت کیا: (یا رسول اللہ!) قیامت کب آئے گی؟ آپ ﷺ نے فرمایا: تو نے اس کے لیے کیا تیاری کر رکھی ہے؟ اس نے عرض کیا: اللہ عزوجل اور اس کے رسول ﷺ کی محبت (یہی میرا سرمایہ حیات ہے)۔ آپ ﷺ نے فرمایا: تو اسی کے ساتھ ہوگا جس سے تجھے محبت ہے۔‘‘

الحديث رقم ٣٦: أخرجه البخاری فی صحيح، كتاب: الأدب، باب: علامة الحب فی الله، ٣/١٣٤٩، الرقم: ٣٤٨٥، ومسلم فی الصحيح، كتاب: البر والصلة والآداب، باب: المرء مع من أحب، ٤/٢٠٣٢، الرقم: ٢٦٣٩، والترمذی فی السنن، كتاب: الزهد عن رسول الله ﷺ، باب: ماجاء أن المرء مع من أحب، ٤/٥٩٥، الرقم: ٢٣٨٥.

٥٨٥ / ٣٧۔ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضي الله عنه قَالَ: بَيْنَمَا أَنَا وَالنَّبِيُّ ﷺ خَارِجَانِ مِنَ الْمَسْجِدِ فَلَقِيَنَا رَجُلٌ عِنْدَ سُدَّةِ الْمَسْجِدِ، فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، مَتَى السَّاعَةُ؟ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: مَا أَعْدَدْتَ لَهَا؟ فَكَأَنَّ الرَّجُلَ اسْتَكَانَ ثُمَّ قَالَ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، مَا أَعْدَدْتُ لَهَا كَبِيْرَ صِيَامٍ وَلَا صَلَاةٍ وَلَا صَدَقَةٍ وَلَكِنِّي أُحِبُّ اللهَ وَرَسُوْلَهُ قَالَ: أَنْتَ مَعَ مَنْ أَحْبَبْتَ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

''حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ اور میں ایک مرتبہ مسجد سے نکل رہے تھے کہ مسجد کے دروازے پر ایک آدمی ملا اور اس نے عرض کیا: یا رسول اللہ! قیامت کب آئے گی؟ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم نے اس کے لئے کیا تیاری کر رکھی ہے؟ وہ آدمی کچھ دیر خاموش رہا پھر اس نے عرض کیا: یا رسول اللہ! میں نے اس کے لئے (فرائض سے) زیادہ روزہ، نماز اور صدقہ وغیرہ (اعمال) تو تیار نہیں کئے لیکن (اتنا ہے کہ) میں اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ سے محبت رکھتا ہوں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: تو تم اسی کے ساتھ ہو گے جس سے تم محبت رکھتے ہو۔''

الحديث رقم ٣٧: أخرجه البخاری فی الصحيح، کتاب: الأحکام، باب: اَلْقَضَاءِ وَالْفُتْيَا فِی الطَّرِيْقِ، ٦ / ٢٦١٥، الرقم: ٦٧٣٤، وفی کتاب: الأدب، باب: ماجاءَ في قول الرّجُلِ ويلَكَ، ٥ / ٢٢٨٢، الرقم: ٥٨١٥، وفی کتاب الأدب، باب: علامَةِ حُبِّ اللّٰهِ عزوجل لقولِهِ: (وَإِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللهَ فَاتَّبِعُوْنِي يُحْبِبْكُمُ اللهُ)، [آل عمران: ٣١]، ٥ / ٢٢٨٥، الرقم: ٥٨١٦-٥٨١٩، وفی کتاب: فضائل أصحاب النّبِي ﷺ، باب: مناقب عُمَرَ بنِ الْخطّابِ، ٣ / ١٣٤٩، الرقم: ٣٤٨٥، ومسلم فی الصحيح، کتاب: البرو الصلة والآداب، باب: المرء مع من أحبَّ ٤ / ٢٠٣٢-٢٠٣٣، الرقم: ٢٦٣٩، والترمذی نحوه فی السنن، کتاب: الزهد عن رسول الله ﷺ، باب: ماجاء أن المرء مع من أحب، ٤ / ٥٩٥، الرقم: ٢٣٨٥ وَصَحَّحَهُ، وأحمد بن حنبل فی المسند، ٣ / ٤٦٥ الرقم: ١٢٧١٥، وابن خزيمة فی الصحيح، ٣ / ١٤٩، الرقم: ١٧٩٦، وابن حبان فی الصحيح، ١ / ١٨٢، الرقم: ٨، والطبرانی فی المعجم الأوسط، ٧ / ٢٦٧، الرقم: ٧٤٦٥، والطيالسی فی المسند، ١ / ٢٨٤، الرقم: ٢١٣١، وأبويعلی فی المسند، ٥ / ٣٧٢، الرقم: ٣٠٢٣، والبيهقی فی شعب الإيمان، ١ / ٣٨٧، الرقم: ٤٩٨۔

٥٨٦ / ٣٨۔ عَنْ أَبِي ذَرٍّ رضي الله عنه أَنَّهُ قَالَ: يَارَسُوْلَ اللهِ، الرَّجُلُ يُحِبُّ الْقَوْمَ وَلَا يَسْتَطِيْعُ أَنْ يَعْمَلَ كَعَمَلِهِمْ قَالَ: أَنْتَ يَا أَبَا ذَرٍّ مَعَ مَنْ أَحْبَبْتَ قَالَ: فَإِنِّي أُحِبُّ اللهَ وَرَسُوْلَهُ قَالَ: فَإِنَّکَ مَعَ مَنْ أَحْبَبْتَ. قَالَ: فَأَعَادَهَا أَبُوْذَرٍّ فَأَعَادَهَا رَسُوْلُ اللهِ ﷺ. رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ وَأَحْمَدُ وَالْبَزَّارُ بِإِسْنَادٍ جَيِّدٍ.

’’حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! ایک آدمی کچھ لوگوں سے محبت کرتا ہے لیکن ان جیسا عمل نہیں کر سکتا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: اے ابوذر! تو اس کے ساتھ ہو گا جس سے تجھے محبت ہے۔ انہوں نے عرض کیا: میں تو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ سے محبت کرتا ہوں۔ آپ ﷺ نے دوبارہ فرمایا: اے ابوذر! تو یقیناً ان کے ساتھ ہو گا جن سے تجھے محبت ہے۔ راوی کا بیان ہے کہ حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ نے اپنا سوال دہرایا تو رسول اللہ ﷺ نے بھی اسے دہرا کر بیان فرمایا۔‘‘

٥٨٧ / ٣٩۔ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مُغَفَّلٍ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ رَجُلٌ لِلنَّبِيِّ ﷺ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، وَاللهِ إِنِّي لَأُحِبُّکَ. فَقَالَ: انْظُرْ مَاذَا تَقُوْلُ. قَالَ: وَاللهِ إِنِّي لَأُحِبُّکَ. فَقَالَ: انْظُرْ مَاذَا تَقُوْلُ. قَالَ: وَاللهِ إِنِّي لَأُحِبُّکَ، ثَلَاثَ

الحديث رقم ٣٨: أخرجه أبوداود فی السنن، کتاب: الأدب، باب: أخبار الرجل الرجل بمحبته إليه، ٤ / ٣٣٣، الرقم: ٥١٢٦، والبزار فی المسند، ٩ / ٣٧٣، الرقم: ٣٩٥، وابن حبان فی الصحيح، ٢ / ٣١٥، الرقم: ٥٥٦، والدارمی فی السنن، ٢ / ٤١٤، الرقم: ٢٧٨٧، وأحمد بن حنبل فی المسند، ٥ / ١٥٦، الرقم: ٢١٤١٦، ٢١٥٠١، والبخاری فی الأدب المفرد، ١ / ١٢٨، الرقم: ٣٥١، والمنذری فی الترغيب والترهيب، ٤ / ١٥، الرقم: ٤٥٩٨۔

الحديث رقم ٣٩: أخرجه الترمذي في السنن، کتاب: الزهد عن رسول الله ﷺ، باب: ما جاء في فضل الفقر، ٤ / ٥٧٦، الرقم: ٢٣٥٠، وابن حبان في الصحيح، ٧ / ١٨٥، الرقم: ٢٩٢٢، والبيهقي في شعب الإيمان، ٢ / ١٧٣، الرقم: ١٤٧١، والروياني في المسند، ٢ / ٨٨، الرقم: ٨٧٢، والهيثمي في موارد الظمآن، ١ / ٦٢٠، الرقم: ٢٥٠٥، والحسيني في البيان والتعريف، ١ / ٢٩٢، الرقم: ٧٧٧، والمزي في تهذيب الکمال، ١٢ / ٣٩٨۔

مَرَّاتٍ. فَقَالَ: إِنْ كُنْتَ تُحِبُّنِي فَأَعِدَّ لِلْفَقْرِ تِجْفَافًا، فَإِنَّ الْفَقْرَ أَسْرَعُ إِلَى مَنْ يُحِبُّنِي مِنَ السَّيْلِ إِلَى مُنْتَهَاهُ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ حِبَّانَ.

وَقَالَ أَبُوْعِيْسَى: هَذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ.

’’حضرت عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے بارگاہِ رسالت مآب ﷺ میں عرض کیا: یا رسول اللہ! اللہ کی قسم! میں آپ سے محبت کرتا ہوں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: سوچو! کیا کہہ رہے ہو؟ اس نے پھر عرض کیا: اللہ کی قسم! میں آپ سے محبت کرتا ہوں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: (پھر) سوچو! کیا کہہ رہے ہو؟ اس نے پھر عرض کیا: اللہ کی قسم! میں آپ سے محبت کرتا ہوں۔ اس نے تین مرتبہ یہ بات دہرائی۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اگر تو مجھ سے محبت کرتا ہے تو فقر کے لیے تیار ہوجا کیونکہ مجھ سے محبت کرنے والوں کی طرف فقر اس سے بھی زیادہ تیزی سے بڑھتا ہے جتنی تیزی سے سیلاب اپنی منزل کی طرف بڑھتا ہے۔‘‘

٥٨٨ / ٤٠. عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ قَالَ: لَا يُؤْمِنُ أَحَدُكُمْ حَتَّى يَكُوْنَ اللهُ وَرَسُوْلُهُ أَحَبَّ إِلَيْهِ مِمَّا سِوَاهُمَا، وَحَتَّى يُقْذَفَ فِي النَّارِ أَحَبَّ إِلَيْهِ مِنْ أَنْ يَعُوْدَ فِي الْكُفْرِ، (وفي رواية: أَنْ يَرْجِعَ يَهُوْدِيًّا أَوْ نَصْرَانِيًّا) بَعْدَ أَنْ نَجَّاهُ اللهُ مِنْهُ، وَلَا يُؤْمِنُ أَحَدُكُمْ حَتَّى أَكُوْنَ أَحَبَّ إِلَيْهِ مِنْ وَلَدِهِ وَوَالِدِهِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِيْنَ. رَوَاهُ أَحْمَدُ وَابْنُ حِبَّانَ.

’’حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ حضور نبی اکرم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: تم میں سے کوئی مومن نہیں ہوسکتا جب تک کہ اللہ ﷻ اور اس کا رسول ﷺ اسے باقی ہر ایک سے محبوب تر نہ ہوجائیں، اور اس وقت تک جب کہ وہ کفر سے

الحديث رقم ٤٠: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ٣/٢٠٧، الرقم: ١٣١٧٤، ٣/٢٧٨، الرقم: ١٣٩٩١-١٣٩٩٢، ٣/٢٣٠، الرقم: ١٣٤٣١، وابن حبان في الصحيح، ١/٤٧٣، الرقم: ٢٣٧، وعبد بن حميد في المسند، ١/٣٩٤، الرقم: ١٣٢٨، وابن منده في الإيمان، ١/٤٣٣، الرقم: ٢٨٣، وابن رجب في جامع العلوم والحكم، ١/٣٣.

نجات پانے کے بعد دوبارہ (حالت) کفر (اور ایک روایت میں ہے کہ یہودیت اور نصرانیت) کی طرف لوٹنے کو وہ اس طرح ناپسند کرتا ہو کہ اس کے بدلے اسے آگ میں پھینکا جانا پسند ہو۔ اور تم میں سے کوئی مومن نہیں ہوسکتا جب تک کہ میں اسے اُس کی اولاد اور اس کے والد (یعنی والدین) اور تمام لوگوں سے محبوب تر نہ ہو جاؤں۔‘‘

٥٨٩ / ٤١۔ عَنْ عَائِشَةَ رضي الله عنها قَالَتْ: جَاءَ رَجُلٌ إِلَى رَسُوْلِ اللهِ ﷺ فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللهِ! إِنَّکَ لَأَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ نَفْسِي وَإِنَّکَ لَأَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَهْلِي وَأَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ وَلَدِي، وَإِنِّي لَأَکُوْنُ فِي الْبَيْتِ، فَأَذْکُرُکَ فَمَا أَصْبِرُ حَتَّى آتِيَکَ فَأَنْظُرُ إِلَيْکَ وَإِذَا ذَکَرْتُ مَوْتِي وَمَوْتَکَ عَرَفْتُ أَنَّکَ إِذَا دَخَلْتَ الْجَنَّةَ رُفِعْتَ مَعَ النَّبِيِّيْنَ، وَأَنِّي إِذَا دَخَلْتُ الْجَنَّةَ حَسِبْتُ أَنْ لَا أَرَاکَ، فَلَمْ يَرُدَّ إِلَيْهِ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ شَيْئًا حَتَّى نَزَلَ جِبْرِيْلُ عليه السلام بِهَذِهِ الْآيَةِ: ﴿وَمَنْ يُطِعِ اللهَ وَالرَّسُولَ فَأُولٰئِکَ مَعَ الَّذِيْنَ أَنْعَمَ اللهُ عَلَيْهِمْ......﴾ [النساء، ٤: ٦٩] فَدَعَا بِهِ فَقَرَأَهَا عَلَيْهِ.

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ وَأَبُوْنُعَيْمٍ.

’’حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ ایک صحابی نے حضور نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوکر عرض کیا: یا رسول اللہ! آپ مجھے میری جان اور میرے اہل و عیال اور میری اولاد سے بھی زیادہ محبوب ہیں۔ جب میں اپنے گھر میں ہوتا ہوں تو بھی آپ کو ہی یاد کرتا رہتا ہوں اور اس وقت تک چین نہیں آتا جب تک حاضر ہوکر آپ کی زیارت نہ کرلوں۔ لیکن جب مجھے اپنی موت اور آپ کے وصال مبارک کا خیال آتا ہے تو سوچتا ہوں کہ آپ تو جنت میں انبیاء کرام علیھم السلام کے ساتھ بلند ترین مقام پر جلوہ افروز ہوں

الحديث رقم ٤١: أخرجه الطبراني في المعجم الأوسط، ١ / ١٥٢، الرقم: ٤٧٧، وفي المعجم الصغير، ١ / ٥٣، الرقم: ٥٢، وأبو نعيم في حلية الأولياء، ٤ / ٢٤٠، ٨ / ١٢٥، والهيثمي في مجمع الزوائد، ٧ / ٧، وابن کثير في تفسير القرآن العظيم، ١ / ٥٢٤، والسيوطي في الدر المنثور، ٢ / ١٨٢۔

گے اور اگر میں جنت میں داخل ہوں گا تو خدشہ ہے کہ کہیں آپ کی زیارت سے محروم نہ ہو جاؤں۔ حضور نبی اکرم ﷺ نے اس صحابی کے جواب میں سکوت فرمایا: یہاں تک کہ حضرت جبرائیل علیہ السلام یہ آیت مبارکہ کو لے کر اترے: ''اور جو کوئی اللہ تعالیٰ اور رسول (ﷺ) کی اطاعت کرے تو یہی لوگ (روز قیامت) اُن (ہستیوں) کے ساتھ ہوں گے جن پر اللہ تعالیٰ نے (خاص) انعام فرمایا ہے۔'' پس آپ ﷺ نے اس شخص کو بلایا اور اسے یہ آیت پڑھ کر سنائی۔''

٥٩٠ / ٤٢۔ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ سَعْدٍ رضي الله عنه قَالَ: خَدِرَتْ رِجْلُ ابْنِ عُمَرَ رضي الله عنهما **فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ: اذْكُرْ أَحَبَّ النَّاسِ إِلَيْکَ. فَقَالَ: (يَا) مُحَمَّدَاهُ .رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ فِي الْأَدَبِ.**

''حضرت عبدالرحمٰن بن سعد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا پاؤں سن ہوگیا تو ایک آدمی نے ان سے کہا کہ لوگوں میں سے جو آپ کو سب سے زیادہ محبوب ہو اسے یاد کریں، تو انہوں نے یا محمد (صلی اللہ علیک وسلم) کا نعرہ بلند کیا۔''

٥٩١ / ٤٣۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، قَالَ: إِذَا أَحَبَّ اللهُ

الحديث رقم ٤٢: أخرجه البخاري في الأدب المفرد، ١/٣٣٥، الرقم: ٩٦٤، وابن الجعد في المسند، ١/٣٦٩، الرقم: ٢٥٣٩، وابن سعد في الطبقات الكبرى، ٤/١٥٤، وابن السني في عمل اليوم والليلة، الرقم: ١٦٨، ١٧٠، ١٧٢، والقاضي عياض في الشفاء، ١/٤٩٨، الرقم: ١٢١٨، ويحيى بن معين في التاريخ، ٤/٢٤، الرقم: ٢٩٥٣، والمناوي في فيض القدير، ١/٣٩٩، والمزي في تهذيب الكمال، ١٧/١٤٢.

الحديث رقم ٤٣: أخرجه البخارى فى الصحيح، كتاب: بدء الخلق، باب: ذِكرِ المَلَائِكَةِ، ٣/١١٧٥، الرقم: ٣٠٣٧، وفى كتاب: الأدب، باب: المِقَةِ مِن اللّٰهِ تَعَالَى، ٥/٢٢٤٦، الرقم: ٥٦٩٣، وفى كتاب: التوحيد، باب: كَلَامِ الرَّبِّ مَعَ جِبْرِيْلَ، وَنِدَاءِ اللّٰهِ الملائِكَةَ، ٦/٢٧٢١، الرقم: ٧٠٤٧، وفى مسلم فى الصحيح، كتاب: البر والصلة والآداب، باب: إذا أحب الله عبداً حببه إلى عباده، ٤/٢٠٣٠، الرقم: ٢٦٣٧، ومالك فى الموطأ، كتاب: الشعر، باب: ماجاء فى المتحابين فى الله، ٢/٩٥٣، الرقم: ١٧١٠، وابن حبان فى الصحيح، ٢/٨٦، الرقم: ٣٦٥، وأحمد ←

الْعَبْدَ نَادَى جِبْرِيْلَ: إِنَّ اللهَ يُحِبُّ فُلَانًا فَأَحْبِبْهُ. فَيُحِبُّهُ جِبْرِيْلُ، فَيُنَادِي جِبْرِيْلُ فِي أَهْلِ السَّمَاءِ: إِنَّ اللهَ يُحِبُّ فُلَانًا فَأَحِبُّوْهُ، فَيُحِبُّهُ أَهْلُ السَّمَاءِ، ثُمَّ يُوضَعُ لَهُ الْقَبُوْلُ فِي الْأَرْضِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

''حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جب اللہ تعالیٰ کسی بندے سے محبت کرتا ہے تو حضرت جبرائیل علیہ السلام کو بلاتا ہے (اور حکم دیتا ہے) کہ اللہ تعالیٰ فلاں بندے سے محبت رکھتا ہے لہٰذا تم بھی اس سے محبت کرو تو حضرت جبرئیل علیہ السلام اس سے محبت کرتے ہیں۔ پھر حضرت جبرئیل علیہ السلام آسمانی مخلوق میں ندا دیتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ فلاں شخص سے محبت کرتا ہے لہٰذا تم بھی اس سے محبت کرو پھر آسمان والے بھی اس سے محبت کرنے لگتے ہیں پھر زمین والوں (کے دلوں) میں بھی اس کی مقبولیت رکھ دی جاتی ہے۔''

٥٩٢ / ٤٤. عَنْ أَبِي مُوْسَى رضی الله عنه عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: مَثَلُ الْجَلِيْسِ الصَّالِحِ وَالسُّوْءِ كَحَامِلِ الْمِسْكِ وَنَافِخِ الْكِيْرِ، فَحَامِلُ الْمِسْكِ: إِمَّا أَنْ يُحْذِيَكَ، وَإِمَّا أَنْ تَبْتَاعَ مِنْهُ، وإِمَّا أَنْ تَجِدَ مِنْهُ رِيْحًا طَيِّبَةً.

...... بن حنبل في المسند، ٢ / ٤١٣، الرقم: ٩٣٤١، ١٠٦٨٥، والطبراني في المعجم الأوسط، ٣ / ١٦٠، الرقم: ٢٨٠٠، والبيهقي في كتاب الزهد الكبير، ٢ / ٣٠١، الرقم: ٨٠٥، وابن عمر الأزدي في مسند الربيع، ١ / ٤٥، الرقم: ٦٧، وابن راهويه في المسند، ١ / ٣٦٦، الرقم: ٣٧٥، وأبو المحاسن في معتصر المختصر، ٢ / ٢٢٨.

الحديث رقم ٤٤: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: الذبائح والصيد، باب: المِسكِ، ٥ / ٢١٠٤، الرقم: ٥٢١٤، وفي كتاب: البيوع، باب: في العَطَّارِ وبيع المِسكِ، ٢ / ٧٤١، الرقم: ١٩٩٥، ومسلم في الصحيح، كتاب: البر والصلة والآداب، باب: استحباب مجالسة الصالحين، ومجانبة قرناء السوء، ٤ / ٢٠٢٦، الرقم: ٧٢٧٠، ٧٣٠٧، والبيهقي في شعب الإيمان، ٧ / ٥٤، الرقم: ٩٤٣٥، والقضاعي في مسند الشهاب، ٢ / ٢٨٨، الرقم: ١٣٨٠، والروياني في المسند، ١ / ٣١٨، الرقم: ٩٧٤، والمنذري في الترغيب والترهيب، ٤ / ٢٤، الرقم: ٤٦٣٨.

وَنَافِخُ الْكِيرِ: إِمَّا أَنْ يُحْرِقَ ثِيَابَکَ، وَإِمَّا أَنْ تَجِدَ رِيْحًا خَبِيْثَةً.

مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

”حضرت ابوموسیٰ (اشعری) رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اچھے اور برے ساتھی کی مثال مشک والے اور بھٹی دھونکنے والے جیسی ہے کیونکہ مشک والا یا تو تحفۃً تمہیں (تھوڑی بہت خوشبو) دے دے گا یا تم اس سے خرید لو گے ورنہ عمدہ خوشبو تو تم پا ہی لو گے، رہی بھٹی والے (لوہار) کی بات تو (اس کی بھٹی کی آگ) یا تمہارے کپڑے جلا دے گی وگرنہ تمہیں (بھٹی کی) بدبو تو ضرور پہنچے گی۔“

٥٩٣ / ٤٥۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی الله عنه قَالَ: قُلْنَا: يَارَسُوْلَ اللهِ، مَالَنَا إِذَا كُنَّا عِنْدَکَ رَقَّتْ قُلُوْبُنَا، وَزَهِدْنَا فِي الدُّنْيَا، وَكُنَّا مِنْ أَهْلِ الآخِرَةِ، فَإِذَا خَرَجْنَا مِنْ عِنْدِکَ فَآنَسْنَا أَهَالِيْنَا، وَشَمَمْنَا أَوْلَادَنَا أَنْكَرْنَا أَنْفُسَنَا، فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: لَوْ أَنَّكُمْ تَكُوْنُوْنَ إِذَا خَرَجْتُمْ مِنْ عِنْدِي كُنْتُمْ عَلَى حَالِكُمْ ذَلِکَ لَزَارَتْكُمُ الْمَلَائِكَةُ فِي بُيُوْتِكُمْ، وَلَوْ لَمْ تُذْنِبُوْا لَجَاءَ اللهُ بِخَلْقٍ جَدِيْدٍ كَي يُذْنِبُوْا فَيَغْفِرَ لَهُمْ ......الحديث.

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ حِبَّانَ.

”حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ہم نے عرض کیا: یارسول اللہ! ہمیں کیا ہوگیا ہے کہ جب ہم آپ کی بارگاہِ اقدس میں ہوتے ہیں تو ہمارے دل نرم ہوتے ہیں ہم دنیا سے بے رغبت اور آخرت کے باسی ہو جاتے ہیں اور جب آپ کی بارگاہ سے چلے جاتے ہیں اور اپنے گھر والوں میں گھل مل جاتے ہیں اور اپنی اولاد سے ملتے جلتے رہتے ہیں تو ہمارے دل

الحديث رقم ٤٥: أخرجه الترمذی فی السنن، كتاب: صفة الجنة عن رسول الله ﷺ، باب: ماجاء فی صفة الجنة ونعيمها، ٤ / ٦٧٢، الرقم: ٢٥٢٦، وابن حبان فی الصحيح، ١٦ / ٣٩٦، الرقم، ٣٧٨٧، والطيالسی فی المسند، ١ / ٣٣٧، الرقم: ٢٥٨٣، والبيهقی فی شعب الإيمان، ٥ / ٤٠٩، الرقم: ٧١٠١، وعبد بن حميد فی المسند، ١ / ٤١٥، الرقم: ١٤٢٠، وابن المبارك فی الزهد، ١ / ٣٨٠، الرقم: ١٠٧٥.

بدل جاتے ہیں حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اگر تم اسی حالت میں رہو جس طرح میرے پاس سے اٹھ کر جاتے ہو تو فرشتے تمہارے گھروں میں تمہاری زیارت کریں اور اگر تم گناہ نہ کرو تو اللہ تعالیٰ ضرور ایک نئی مخلوق لے آئے گا تاکہ وہ گناہ کریں (اور پھر توبہ کر لیں) اور پھر اللہ تعالیٰ انہیں بخش دے۔‘‘

٥٩٤ / ٤٦۔ عَنْ أَبِي مُوْسَى رضی الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: مَثَلُ الْجَلِيْسِ الصَّالِحِ مَثَلُ الْعَطَّارِ إِنْ لَمْ يُصِبْکَ مِنْهُ أَصَابَکَ رِيْحُهُ، وَمَثَلُ الْجَلِيْسِ السُّوْءِ مَثَلُ الْقَيْنِ إِنْ لَمْ يُحرِقْکَ بِشَرَرِهِ عَلَقَ بِکَ مِنْ رِيْحِهِ. رَوَاهُ ابْنُ حِبَّانَ وَالْبَزَّارُ وَأَحْمَدُ.

وَقَالَ الْحَاکِمُ: هَذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الإِسْنَادِ.

’’حضرت ابو موسیٰ (اشعری) رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اچھے ساتھی کی مثال عطار کی سی ہے اس سے اگر تمہیں اور کچھ بھی نہ ملے تو اس کی (اچھی) خوشبو تو پہنچ ہی جائے گی، اور برے ساتھی کی مثال لوہار کی سی ہے اگر اس (کی بھٹی کے) شعلے تجھے نہ بھی جلائیں تو اس کی (بھٹی کی) بدبو تو تمہیں ضرور پہنچے گی۔‘‘

٥٩٥ / ٤٧۔ عَنْ أَبِي سَعِيْدٍ رضی الله عنه أَنَّهُ سَمِعَ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ: لَا

الحديث رقم ٤٦: أخرجه ابن حبان فی الصحيح، ٢ / ٣٤١، الرقم: ٥٧٩، والبزار فی المسند، ٨ / ٤٤، الرقم: ٣٠٢٧، ٣١٩٠، وأحمد بن حنبل فی المسند، ٤ / ٤٠٤، الرقم: ١٩٦٢٤، والحاکم فی المستدرک، ٤ / ٣١٢، الرقم: ٧٧٤٩، وأبو يعلی فی المسند، ٧ / ٢٧٤، الرقم: ٤٢٩٥، والمقدسی فی الأحاديث المختارة، ٦ / ١٩٩، الرقم: ٢٢١٥، ٢٢١٦، وقال المقدسی: إِسْنَادُهُ صَحِيْحٌ. والقضاعی فی مسند الشهاب، ٢ / ٢٨٧، الرقم: ١٣٧٧، وابن خلاد فی أمثال الحديث، ١ / ١١٣، الرقم: ٧٧-٧٨، وابن أبی عاصم فی کتاب الزهد، ١ / ٢٧٤، والهيثمی فی مجمع الزوائد، ٨ / ٦١، وقال الهيثمی: إِسْنَادُهُ حَسَنٌ.

الحديث رقم ٤٧: أخرجه الترمذی فی السنن، کتاب: الزهد عن رسول الله ﷺ، باب: ماجاء فی صُحْبَةِ الْمُؤْمِنِ، ٤ / ٦٠٠، الرقم: ٢٣٩٥، وأبوداود فی السنن، کتاب: الأدب، باب: مَن يؤمر أن يجالس، ٤ / ٢٥٩، الرقم: ٤٨٣٢، وابن حبان فی الصحيح، ٢ / ٣١٤، الرقم: ٥٥٤-٥٥٥-٥٦٠، والدارمی فی السنن، ٢ / ١٤٠، الرقم: ٢٠٥٧، والحاکم فی المستدرک، ٤ / ١٤٣، الرقم: ٧١٦٩، وَقالَ الحَاکِمُ: ←

تُصَاحِبُ إِلَّا مُؤْمِنًا، وَلَا يَأْكُلُ طَعَامَکَ إِلَّا تَقِيٌّ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُوْدَاوُدَ.

وَقَالَ أَبُوْعِيْسَى: هَذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ.

”حضرت ابوسعید (خدری) رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: (سچے) مومنوں کی صحبت ہی اختیار کرو اور تمہارا کھانا صرف پرہیزگار (دوست) ہی کھائے۔“

------ هَذَاحَدِيْثٌ صَحِيْحُ الإِسْنَادِ. والطبرانی فی المعجم الأوسط، ٣/ ٢٧٧، الرقم: ٣١٣٦، وأبويعلی فی المسند، ٢/ ٤٨٤، الرقم: ١٣١٥، والبيهقی فی شعب الإيمان، ٧/ ٤٢، الرقم: ٩٣٨٣، وابن المبارك فی الزهد، ١/ ١٢٤، الرقم: ٣٦٤، والديلمی فی مسند الفردوس، ٥/ ٣٥١، الرقم: ٨٤٠٣، والمنذری فی الترغيب والترهيب، ٤/ ١٥، الرقم: ٤٥٩٩۔

فَصْلٌ فِي التَّبَرُّكِ بِالنَّبِيِّ ﷺ وَآثَارِهِ

﴿ حضور ﷺ کی ذاتِ اقدس اور آپ ﷺ کے آثارِ مبارکہ سے حصولِ برکت کا بیان ﴾

٥٩٦ / ٤٨۔ عَنِ السَّائِبِ ابْنِ يَزِيْدَ رضی اللہ عنہ يَقُوْلُ: ذَهَبَتْ بِي خَالَتِي إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَتْ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، إِنَّ ابْنَ أُخْتِي وَجِعٌ فَمَسَحَ رَأْسِي وَدَعَا لِي بِالْبَرَكَةِ، ثُمَّ تَوَضَّأَ، فَشَرِبْتُ مِنْ وَضُوْئِهِ، ثُمَّ قُمْتُ خَلْفَ ظَهْرِهِ، فَنَظَرْتُ إِلَى خَاتَمِ النُّبُوَّةِ بَيْنَ كَتِفَيْهِ، مِثْلَ زِرِّ الْحَجَلَةِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

’’حضرت سائب بن یزید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میری خالہ جان مجھے حضور نبی اکرم ﷺ کی خدمتِ اقدس میں لے جا کر عرض گزار ہوئیں: یا رسول اللہ! میرا بھانجا بیمار ہے۔ آپ ﷺ نے میرے سر پر اپنا دستِ اقدس پھیرا اور میرے لئے برکت کی دعا فرمائی پھر وضو فرمایا تو میں نے آپ ﷺ کے وضو کا پانی پیا پھر آپ ﷺ کے پیچھے کھڑا ہو گیا تو آپ ﷺ کے دونوں مبارک شانوں کے درمیان مہرِ نبوت کی زیارت کی جو کبوتر (یا اس کی مثل کسی پرندے) کے انڈے جیسی تھی۔‘‘

الحديث رقم ٤٨: أخرجه البخارى فى الصحيح، كتاب: الوَضُوء، باب: اسْتِعْمَالِ فَضْلِ وَضُوءِ النَّاسِ، ١ / ٨١، الرقم: ١٨٧، وفى كتاب: المناقب، باب: كُنْيَةِ النَّبِيِّ ﷺ، ٣ / ١٣٠١، الرقم: ٣٣٤٧، وفى باب: خَاتَمِ النُّبُوَّةِ، ٣ / ١٣٠١، الرقم: ٣٣٤٨، وفى كتاب: المرضى، باب: مَنْ ذَهَبَ بِالصَّبِيِّ الْمَرِيْضِ لِيُدْعى لَهُ، ٥ / ٢١٤٦، الرقم: ٥٣٤٦، وفى كتاب: الدعوات، باب: الدُّعَاءِ لِلصِّبْيَانِ بِالْبَرَكَةِ وَمَسْحِ رُؤُوْسِهِمْ، ٥ / ٢٣٣٧، الرقم: ٥٩٩١، ومسلم فى الصحيح، كتاب: الفضائل، باب: إثبات خاتَم النُّبُوَةِ وصفته ومحله من جسده ﷺ، ٤ / ١٨٢٣، الرقم: ٢٣٤٥، والنسائى فى السنن الكبرى، ٤ / ٣٦١، الرقم: ٧٥١٨، والطبرانى فى المعجم الكبير، ٧ / ١٥٧، الرقم: ٦٦٨٢، والشيبانى فى الآحاد والمثانى، ٤ / ٣٧٩، الرقم: ٢٤٢٠، ٣٤٣٠۔

٥٩٧ / ٤٩۔ عَنْ أَبِي جُحَيْفَةَ ﷺ يَقُوْلُ: خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُوْلُ اللهِ ﷺ بِالْهَاجِرَةِ، فَأُتِيَ بِوَضُوْءٍ فَتَوَضَّأَ، فَجَعَلَ النَّاسُ يَأْخُذُوْنَ مِنْ فَضْلِ وَضُوْئِهِ فَيَتَمَسَّحُوْنَ بِهِ، فَصَلَّى النَّبِيُّ ﷺ الظُّهْرَ رَكْعَتَيْنِ، وَالْعَصْرَ رَكْعَتَيْنِ، وَبَيْنَ يَدَيْهِ عَنَزَةٌ. وَقَالَ أَبُوْ مُوْسَى: دَعَا النَّبِيُّ ﷺ بِقَدَحٍ فِيْهِ مَاءٌ، فَغَسَلَ يَدَيْهِ وَوَجْهَهُ فِيْهِ وَمَجَّ فِيْهِ، ثُمَّ قَالَ لَهُمَا: اشْرَبَا مِنْهُ، وَأَفْرِغَا عَلَى وُجُوْهِكُمَا وَنُحُوْرِكُمَا.

وفي رواية عنه: قَالَ: رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ فِي قُبَّةٍ حَمْرَاءَ مِنْ أَدَمٍ، وَرَأَيْتُ بِلَالًا أَخَذَ وَضُوْءَ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ، وَرَأَيْتُ النَّاسَ يَبْتَدِرُوْنَ ذَاكَ الْوَضُوْءَ، فَمَنْ أَصَابَ مِنْهُ شَيْئًا تَمَسَّحَ بِهِ، وَمَنْ لَمْ يُصِبْ مِنْهُ شَيْئًا أَخَذَ مِنْ بَلَلِ يَدِ صَاحِبِهِ، ثُمَّ رَأَيْتُ بِلَالًا أَخَذَ عَنَزَةً فَرَكَزَهَا، وَخَرَجَ النَّبِيُّ ﷺ فِي حُلَّةٍ حَمْرَاءَ مُشَمِّرًا، صَلَّى إِلَى الْعَنَزَةِ بِالنَّاسِ

الحديث رقم ٤٩: أخرجه البخارى فى الصحيح، كتاب: الوضوء، باب: اسْتِعْمَالِ فَضْلِ وَضُوْءِ النَّاسِ، ١/٨٠، الرقم: ١٨٥، وفى كتاب: الصلاة فى الثياب، باب: الصلاةِ فِى الثَّوبِ الأَحْمَرِ، ١/١٤٧، الرقم: ٣٦٩، وفى كتاب: الصلاة، باب: سترة الإمامِ سترةُ مَن خَلْفَهُ، ١/١٨٧، الرقم: ٤٧٣، وفى باب: الصلاةِ إِلَى العَنَزَةِ، ١/١٨٨، الرقم: ٤٧٧، وفى باب: السُّتْرَةُ بِمَكَّةَ وَغَيْرِهَا، ١/١٨٨، الرقم: ٤٧٩، وفى كتاب: الأذان، باب: الأذان لِلْمُسَافِرِ، إذا كانوا جماعةً، والإقامة، وكذلك بِعَرَفَةَ وَ جَمْعٍ، ١/٢٢٧، الرقم: ٦٠٧، وفى كتاب: المناقب، باب: صِفَةِ النَّبِيِّ ﷺ، ٣/١٣٠٤، الرقم: ٣٣٧٣، وفى كتاب: المغازى، باب: غَزْوَةِ الطَّائِفِ، ٤/١٥٧٣، الرقم: ٤٠٧٣، وفى كتاب: اللباس، باب: التَّشْمِيْرِ فِى الثِّيَابِ، ٥/٢١٨٢، الرقم: ٥٤٤٩، وفى كتاب: الوضوء، باب: الغسل والوضوء فى المخضب والقدح، والخشب والحجارة، ١/٨٣، الرقم: ١٩٣، ومسلم فى الصحيح، كتاب: فضائل الصحابة، باب: من فضائل أبي موسى وأبي عامر الأشعريين رضى الله عنهما، ٤/١٩٤٣، الرقم: ٢٤٩٧، وأبو يعلى فى المسند، ١٣/٣٠١، الرقم: ٣٠١۔

رَكْعَتَيْنِ، وَرَأَيْتُ النَّاسَ وَالدَّوَابَّ، يَمُرُّوْنَ مِنْ بَيْنَ يَدَي الْعَنَزَةِ.

رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَمُسْلِمٌ مُخْتَصَرًا.

’’حضرت ابو جُحَیفہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ دو پہر کے وقت ہمارے پاس تشریف لائے۔ پانی لایا گیا تو آپ ﷺ نے وضو فرمایا۔ لوگ آپ ﷺ کے وضو کے بچے ہوئے پانی کو لینے لگے اور اُسے اپنے اوپر ملنے لگے۔ پس حضور نبی اکرم ﷺ نے ظہر کی دو رکعتیں اور عصر کی دو رکعتیں ادا فرمائیں اور آپ ﷺ کے سامنے نیزہ تھا۔ حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے پانی کا ایک پیالہ منگوایا۔ پس اپنے ہاتھوں اور چہرہ اقدس کو اُسی میں دھویا اور اُسی میں کلی کی پھر اُن دونوں (یعنی حضرت ابوموسیٰ اشعری اور حضرت ابوعامر اشعری) سے فرمایا: اس میں سے پی لو اور اپنے چہروں اور سینوں پر بھی ڈال لو۔‘‘

’’اور حضرت ابو جُحَیفہ رضی اللہ عنہ سے ہی مروی روایت ہے کہ میں نے حضور نبی اکرم ﷺ کو چمڑے کے ایک سرخ خیمے میں دیکھا اور حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو حضور نبی اکرم ﷺ کا استعمال شدہ پانی لیتے دیکھا اور میں نے لوگوں کو آپ ﷺ کے استعمال شدہ پانی کی طرف لپکتے دیکھا جسے کچھ مل گیا اُس نے اسے اپنے اُوپر مل لیا اور جسے اس میں سے ذرا بھی نہ ملا اُس نے اپنے ساتھی کے ہاتھ سے تری حاصل کی (اور اسے اپنے جسم پر مل لیا)، پھر میں نے دیکھا کہ حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے نیزہ لے کر گاڑ دیا تو حضور نبی اکرم ﷺ سُرخ لباس میں جوڑے کو سمیٹتے ہوئے باہر تشریف لائے اور نیزے کی طرف منہ کرکے لوگوں کو دو رکعتیں پڑھائیں اور میں نے دیکھا کہ نیزے سے پرے آدمی اور جانور گزر رہے ہیں۔‘‘

٥٩٨ / ٥٠۔ عَنْ مَحْمُوْدِ بْنِ الرَّبِيْعِ رضی اللہ عنہ قَالَ: وَهُوَ الَّذِي مَجَّ رَسُوْلُ

الحديث رقم ٥٠: أخرجه البخاری فی الصحيح، كتاب: الوضوء، باب: اسْتِعْمَالِ فضلِ وَضُوءِ النَّاسِ، ١/ ٨١، الرقم: ١٨٦، وفی كتاب: العلم، باب: متى يَصِحُّ سمَاعُ الصَّغِيْرِ، ١/ ٤١، الرقم: ٧٧، وفی كتاب: الدعوات، باب: الدُّعَاءِ لِلصِّبيَانِ بالبركةِ ومسح رُؤُوسِهِمْ، ٥/ ٢٣٣٨، الرقم: ٥٩٩٣، وابن حبان فی الصحيح، ١١/ ٢٢١، الرقم: ٤٨٧٢، وعبد الرزاق فی المصنف، ٥/ ٣٣٦، الرقم: ٩٧٢٠، وأحمد بن حنبل فی المسند، ٤/ ٣٢٩، والطبرانی فی المعجم الكبير، ٢٠/ ١٢، الرقم: ١٣، والبيهقی فی السنن الكبرى، ٩/ ٢٢٠، وفی شعب الإيمان، ٥/ ٣٣٣، الرقم: ٦٨٢٩، والعسقلانی فی فتح الباری، ١١/ ١٥١، الرقم: ٥٩٩٣۔

اللهِ ﷺ فِي وَجْهِهِ وَهُوَ غُلَامٌ مِنْ بِئْرِهِمْ. وَقَالَ عُرْوَةُ، عَنِ الْمِسْوَرِ وَغَيْرِهِ، يُصَدِّقُ كُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا صَاحِبَهُ: وَإِذَا تَوَضَّأَ النَّبِيُّ ﷺ كَادُوْا يَقْتَتِلُوْنَ عَلَى وَضُوْئِهِ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَأَحْمَدُ وَابْنُ حِبَّانَ.

''حضرت محمود بن ربیع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے یہ وہی بزرگ ہیں کہ جن کے چہرے پر جب یہ بچے تھے اُن کے کنویں کے پانی سے حضور نبی اکرم ﷺ نے کلی فرمائی تھی اور عروہ نے حضرت مسور بن مخرمہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی جن میں سے ہر ایک اپنے ساتھی کی تصدیق کرتا ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ جب وضو فرماتے تو قریب تھا کہ لوگ وضو کے پانی پر آپس میں لڑ مرتے۔''

٥٩٩ / ٥١۔ عَنِ الْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ وَمَرْوَانَ رضي الله عنهما قَالَا: إِنَّ عُرْوَةَ جَعَلَ يَرْمُقُ أَصْحَابَ النَّبِيِّ ﷺ بِعَيْنَيْهِ قَالَ: فَوَاللهِ مَا تَنَخَّمَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ نُخَامَةً إِلَّا وَقَعَتْ فِي كَفِّ رَجُلٍ مِنْهُمْ فَدَلَكَ بِهَا وَجْهَهُ وَجِلْدَهُ، وَإِذَا أَمَرَهُمُ ابْتَدَرُوْا أَمْرَهُ، وَإِذَا تَوَضَّأَ كَادُوْا يَقْتَتِلُوْنَ عَلَى وَضُوْئِهِ وَإِذَا تَكَلَّمَ خَفَضُوْا أَصْوَاتَهُمْ عِنْدَهُ وَمَا يُحِدُّوْنَ إِلَيْهِ النَّظَرَ تَعْظِيْمًا لَهُ. فَرَجَعَ عُرْوَةُ إِلَى أَصْحَابِهِ فَقَالَ: أَيْ قَوْمِ وَاللهِ لَقَدْ وَفَدْتُ عَلَى الْمُلُوْكِ، وَفَدْتُ عَلَى قَيْصَرَ وَكِسْرَى وَالنَّجَاشِيِّ وَاللهِ إِنْ رَأَيْتُ مَلِكًا قَطُّ يُعَظِّمُهُ أَصْحَابُهُ مَا يُعَظِّمُ أَصْحَابُ مُحَمَّدٍ ﷺ مُحَمَّدًا. وَاللهِ، إِنْ تَنَخَّمَ نُخَامَةً إِلَّا وَقَعَتْ كَفِّ رَجُلٍ مِنْهُمْ فَدَلَكَ بِهَا وَجْهَهُ وَجِلْدَهُ، وَ إِذَا أَمَرَهُمُ ابْتَدَرُوْا أَمْرَهُ وَ إِذَا تَوَضَّأَ كَادُوْا يَقْتَتِلُوْنَ عَلَى وَضُوْئِهِ، وَإِذَا

الحديث رقم ٥١: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: الشروط، باب: الشروط في الجهاد والمصالحة مع أهل الحرب وكتابة، ٢ / ٩٧٤، الرقم: ٢٥٨١، وأحمد بن حنبل في المسند، ٤ / ٣٢٩، وابن حبان في الصحيح، ١١ / ٢١٦، الرقم: ٤٨٧٢، والطبراني في المعجم الكبير، ٢٠ / ٩، الرقم: ١٣، والبيهقي في السنن الكبرى، ٩ / ٢٢٠۔

تَكَلَّمَ خَفَضُوْا أَصْوَاتَهُمْ عِنْدَهُ وَمَا يُحِدُّوْنَ إِلَيْهِ النَّظَرَ تَعْظِيْمًا لَهُ ......الحديث.

رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَأَحْمَدُ.

’’حضرت مسور بن مخرمہ اور مروان رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، عروہ بن مسعود (جب بارگاہ رسالت مآب ﷺ میں کفار کا وکیل بن کر آیا تو) صحابہ کرام رضی اللہ عنہم (کے معمولاتِ تعظیم مصطفیٰ ﷺ) کو دیکھتا رہا کہ جب بھی آپ ﷺ اپنا لعاب دہن پھینکتے تو کوئی نہ کوئی صحابی اسے اپنے ہاتھ پر لے لیتا تھا جسے وہ اپنے چہرے اور بدن پر مل لیتا تھا۔ جب آپ ﷺ کسی بات کا حکم دیتے ہیں تو اس کی فوراً تعمیل کی جاتی تھی۔ جب آپ ﷺ وضو فرماتے ہیں تو لوگ آپ ﷺ کے استعمال شدہ پانی کو حاصل کرنے کے لئے ایک دوسرے پر ٹوٹ پڑتے تھے۔ (اور ایک دوسرے پر سبقت لے جانے کی کوشش کرتے تھے ہر ایک کی کوشش ہوتی تھی کہ یہ پانی میں حاصل کروں) جب آپ ﷺ گفتگو فرماتے ہیں تو صحابہ کرام اپنی آوازوں کو آپ ﷺ کے سامنے پست رکھتے تھے اور انتہائی تعظیم کے باعث آپ ﷺ کی طرف نظر جما کر بھی نہیں دیکھتے تھے۔ اس کے بعد عروہ اپنے ساتھیوں کی طرف لوٹ گیا اور ان سے کہنے لگا: اے قوم! اللہ ربّ العزت کی قسم! میں (بڑے بڑے عظیم الشان) بادشاہوں کے درباروں میں وفد لے کر گیا ہوں، میں قیصر و کسریٰ اور نجاشی جیسے بادشاہوں کے درباروں میں حاضر ہوا ہوں۔ لیکن خدا کی قسم! میں نے کوئی ایسا بادشاہ نہیں دیکھا کہ اس کے درباری اس کی اس طرح تعظیم کرتے ہوں جیسے محمد ﷺ کے صحابہ کرام محمد ﷺ کی تعظیم کرتے ہیں۔ خدا کی قسم! جب وہ تھوکتے ہیں تو ان کا لعاب دہن کسی نہ کسی شخص کی ہتھیلی پر ہی گرتا ہے، جسے وہ اپنے چہرے اور بدن پر مل لیتا ہے۔ جب وہ کوئی حکم دیتے ہیں تو فوراً ان کی حکم کی تعمیل ہوتی ہے، جب وہ وضو فرماتے ہیں تو یوں محسوس ہونے لگتا ہے کہ لوگ وضو کا استعمال شدہ پانی حاصل کرنے کے لئے ایک دوسرے کے ساتھ لڑنے مرنے پر آمادہ ہو جائیں گے وہ ان کی بارگاہ میں اپنی آوازوں کو پست رکھتے ہیں، اور غایت تعظیم کے باعث وہ ان کی طرف آنکھ بھر کر دیکھ نہیں سکتے۔‘‘

٦٠٠ / ٥٢۔ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضي الله عنه قَالَ: لَمَّا رَمَى رَسُوْلُ اللهِ ﷺ

الحديث رقم ٥٢: أخرجه مسلم فی الصحيح، كتاب: الحج، باب: بيان أن السنة يوم النحر أن يرمی ثم ينحر ثم يحلق، ٢/ ٩٤٨، الرقم: ١٣٠٥، والترمذي في السنن، ـــــ

الْجَمْرَةَ وَنَحَرَ نُسُكَهُ وَحَلَقَ، نَاوَلَ الْحَالِقُ شِقَّهُ الْأَيْمَنَ فَحَلَقَهُ، ثُمَّ دَعَا أَبَا طَلْحَةَ الْأَنْصَارِيَّ فَأَعْطَاهُ إِيَّاهُ، ثُمَّ نَاوَلَهُ الشِّقَّ الْأَيْسَرَ، فَقَالَ: احْلِقْ فَحَلَقَهُ، فَأَعْطَاهُ أَبَا طَلْحَةَ، فَقَالَ: اقْسِمْهُ بَيْنَ النَّاسِ.

رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالتِّرْمِذِيُّ.

وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هَذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

’’حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ جب حضور نبی اکرم ﷺ نے مقام جمرہ پر کنکریاں ماریں اور اپنی قربانی کا فریضہ ادا فرما لیا تو آپ ﷺ نے سر انور کا دایاں حصہ حجام کے سامنے کر دیا، اس نے بال مبارک مونڈے پھر آپ ﷺ نے حضرت ابو طلحہ رضی اللہ عنہ کو بلایا اور ان کو وہ بال عطا فرمائے، اِس کے بعد حجام کے سامنے (سر انور کی) بائیں جانب کی اور فرمایا: یہ بھی مونڈو، اس نے ادھر کے بال مبارک بھی مونڈ دیئے، آپ ﷺ نے وہ بال بھی حضرت ابو طلحہ رضی اللہ عنہ کو عطا فرمائے اور فرمایا: یہ بال لوگوں میں تقسیم کر دو۔‘‘

٦٠١ / ٥٣۔ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: لَقَدْ رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ، وَالْحَلَّاقُ يَحْلِقُهُ وَأَطَافَ بِهِ أَصْحَابُهُ، فَمَا يُرِيْدُوْنَ أَنْ تَقَعَ شَعْرَةٌ إِلَّا فِي يَدِ رَجُلٍ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَأَحْمَدُ.

------ كتاب: الحج عن رسول الله ﷺ، باب: ما جاء بأي جانب الرأس يبدأ في الحلق، ٣/٢٥٥، الرقم: ٩١٢، وأبوداود فى السنن، كتاب: المناسك، باب: الحلق والتقصير، ٢/٢٠٣، الرقم: ١٩٨١، والنسائى فى السنن الكبرى، ٢/٤٤٩، الرقم: ٤١١٤، وأحمد بن حنبل فى المسند، ٣/١١١، الرقم: ١٢١١٣، وابن حبان فى الصحيح، ٩/١٩١، الرقم: ١٧٤٣، وابن خزيمة فى الصحيح، ٤/٢٩٩، الرقم: ٢٩٢٨، والحاكم فى المستدرك، ١/٦٤٧، الرقم: ١٧٤٣، وَقَالَ الْحَاكِمُ: هَذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ۔

الحديث رقم ٥٣: أخرجه مسلم فى الصحيح، كتاب: الفضائل، باب: قرب النبى ﷺ من الناس وتبركهم به، ٤/١٨١٢، الرقم: ٢٣٢٥، وأحمد بن حنبل فى المسند، ٣/١٣٣، ١٣٧، الرقم: ١٢٤٢٣، وعبد بن حميد فى المسند، ١/٣٨٠، الرقم: ١٢٧٣۔

’’حضرت انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے دیکھا: حجام آپ ﷺ کے سر مبارک کی حجامت بنا رہا تھا اور آپ ﷺ کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم آپ ﷺ کے گرد گھوم رہے تھے اور ان (میں سے ہر ایک) کی یہ کوشش تھی کہ حضور نبی اکرم ﷺ کا کوئی ایک بال مبارک بھی زمین پر گرنے نہ پائے بلکہ ان میں سے کسی نہ کسی کے ہاتھ میں آ جائے۔‘‘

٦٠٢ / ٥٤۔ عَنِ ابْنِ سِيْرِيْنَ قَالَ: قُلْتُ لِعُبَيْدَةَ: عِنْدَنَا مِنْ شَعَرِ النَّبِيِّ ﷺ، أَصَبْنَاهُ مِنْ قِبَلِ أَنَسٍ رضی اللہ عنہ، أَوْ مِنْ قِبَلِ أَهْلِ أَنَسٍ رضی اللہ عنہ، فَقَالَ: لَأَنْ تَكُوْنَ عِنْدِي شَعَرَةٌ مِنْهُ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيْهَا. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

’’حضرت ابن سیرین رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عبیدہ سے کہا: ہمارے پاس حضور نبی اکرم ﷺ کے کچھ موئے مبارک ہیں جنہیں ہم نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے یا حضرت انس کے گھر والوں سے حاصل کیا ہے۔ حضرت عبیدہ نے فرمایا: اگر ان میں سے ایک موئے مبارک بھی میرے پاس ہوتا تو وہ مجھے دنیا (اور جو کچھ اس دنیا میں ہے ان سب) سے کہیں زیادہ محبوب ہوتا۔‘‘

٦٠٣ / ٥٥۔ عَنْ عَبْدِ اللهِ رضی اللہ عنہ مَوْلَى أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ رضي الله عنهما في رواية طويلة **قَالَ: أَخْبَرَتْنِي أَسْمَاءُ بِنْتُ أَبِي بَكْرٍ** رضي الله عنهما **عَنْ جُبَّةِ النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَتْ: هَذِهِ جُبَّةُ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ فَأَخْرَجَتْ إِلَيَّ جُبَّةَ طَيَالِسَةٍ كِسْرَوَانِيَّةٍ لَهَا لِبْنَةُ دِيْبَاجٍ فَرْجَيْهَا مَكْفُوْفَيْنِ بِالدِّيْبَاجِ فَقَالَتْ: هَذِهِ**

الحديث رقم ٥٤: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: الوضوء، باب: الماء الذي يغسل به شعر الإنسان وكان عطاء لا يرى، ١ / ٧٥، الرقم: ١٦٨، والبيهقي في السنن الكبرى، ٧ / ٦٧، الرقم: ١٣١٨٨.

الحديث رقم ٥٥: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب: اللباس والزينة، باب: تحريم استعمال إناء الذهب والفضة على الرجال، ٣ / ١٦٤١، الرقم: ٢٠٦٩، وأبو داود في السنن، كتاب: اللباس، باب: الرخصة في العلم وخيط الحرير، ٤ / ٤٩، الرقم: ٤٠٥٤، والبيهقي في السنن الكبرى، ٢ / ٤٢٣، الرقم: ٤٠١٠، وفي شعب الإيمان ٥ / ١٤١، الرقم: ٦١٠٨، وأبو عوانة في المسند، ١ / ٢٣٠، الرقم: ٥١١، وابن راهويه في المسند، ١ / ١٣٣، الرقم: ٣٠.

كَانَتْ عِنْدَ عَائِشَةَ حَتَّى قُبِضَتْ، فَلَمَّا قُبِضَتْ قَبَضْتُهَا وَكَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَلْبَسُهَا، فَنَحْنُ نَغْسِلُهَا لِلْمَرْضَى يُسْتَشْفَى بِهَا. رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَأَبُوْدَاوُدَ.

’’حضرت اسماء بنت ابوبکر رضی اللہ عنہما کے غلام حضرت عبداللہ ایک طویل روایت میں بیان کرتے ہیں کہ مجھے حضرت اسماء رضی اللہ عنہا نے حضور نبی اکرم ﷺ کے جبّہ مبارک کے متعلق بتایا اور فرمایا: یہ حضور نبی اکرم ﷺ کا جبّہ مبارک ہے اور پھر انہوں نے ایک جبّہ نکال کر دکھایا جو موٹا دھاری دار کسروانی (کسریٰ کے بادشاہ کی طرف منسوب ہے) جبّہ تھا جس کا گریبان دیباج کا تھا اور اس کے دامنوں پر دیباج کے سنجاف تھے حضرت اسماء رضی اللہ عنہا نے فرمایا: یہ مبارک جبّہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس ان کی وفات تک محفوظ رہا، جب ان کی وفات ہوئی تو یہ میں نے لے لیا۔ یہی وہ مبارک جبّہ ہے جسے حضور نبی اکرم ﷺ پہنتے تھے۔ سو ہم اسے دھو کر اس کا پانی بیماروں کو پلاتے ہیں اور اس کے ذریعے شفا طلب کی جاتی ہے۔‘‘

٦٠٤ / ٥٦۔ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ﷺ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَدْخُلُ بَيْتَ أُمِّ سُلَيْمٍ رضي الله عنها فَيَنَامُ عَلَى فِرَاشِهَا. وَلَيْسَتْ فِيْهِ. قَالَ: فَجَاءَ ذَاتَ يَوْمٍ فَنَامَ عَلَى فِرَاشِهَا. فَأُتِيَتْ فَقِيْلَ لَهَا: هَذَا النَّبِيُّ ﷺ نَامَ فِي بَيْتِكِ، عَلَى فِرَاشِكِ. قَالَ: فَجَاءَتْ وَقَدْ عَرِقَ، وَاسْتَنْقَعَ عَرَقُهُ عَلَى قِطْعَةِ أَدِيْمٍ، عَلَى الْفِرَاشِ. فَفَتَحَتْ عَتِيْدَتَهَا فَجَعَلَتْ تُنَشِّفُ ذٰلِكَ الْعَرَقَ فَتَعْصِرُهُ فِي قَوَارِيْرِهَا. فَفَزِعَ النَّبِيُّ ﷺ فَقَالَ: مَا تَصْنَعِيْنَ يَا أُمَّ سُلَيْمٍ؟ فَقَالَتْ: يَا رَسُوْلَ اللهِ! نَرْجُو بَرَكَتَهُ لِصِبْيَانِنَا قَالَ: أَصَبْتِ.

رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَأَحْمَدُ.

’’حضرت انس بن مالک ﷺ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ حضرت اُم سُلیم رضی اللہ عنہا کے گھر تشریف لے جاتے اور ان کے بچھونے پر سو جاتے جبکہ وہ گھر میں نہیں ہوتی تھیں۔ ایک دن آپ ﷺ تشریف لائے اور اُن کے بچھونے پر سو گئے، وہ آئیں تو ان

الحديث رقم ٥٦: أخرجه مسلم فی الصحيح، کتاب: الفضائل، باب: طيب عرق النبي ﷺ والتبرک به، ٤/ ١٨١٥، الرقم: ٢٣٣١، وأحمد بن حنبل فی المسند، ٣/ ٢٢١، الرقم: ١٣٣٤/ ١٣٣٩.

سے کہا گیا: حضور نبی اکرم ﷺ تمہارے گھر میں تمہارے بچھونے پر آرام فرما ہیں۔ یہ سن کر وہ (فوراً) گھر آئیں دیکھا تو آپ ﷺ کو پسینہ مبارک آیا ہوا ہے اور آپ ﷺ کا پسینہ مبارک چمڑے کے بستر پر جمع ہو گیا ہے۔ حضرت اُمّ سُلیم نے اپنی بوتل کھولی اور پسینہ مبارک پونچھ پونچھ کر بوتل میں جمع کرنے لگیں۔ حضور نبی اکرم ﷺ اچانک اٹھ بیٹھے اور فرمایا: اے اُمّ سُلیم! کیا کر رہی ہو؟ انہوں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! ہم اس (پسینہ مبارک) سے اپنے بچوں کے لئے برکت حاصل کریں گے (اور اسے بطور خوشبو استعمال کریں گے)۔ آپ ﷺ نے فرمایا: تو نے ٹھیک کیا ہے۔‘‘

فَصْلٌ فِي التَّوَسُّلِ بِالنَّبِيِّ ﷺ وَالصَّالِحِيْنَ

﴿حضور نبی اکرم ﷺ اور صالحین سے توسّل کا بیان﴾

٦٠٥ / ٥٧۔ عَنْ أَنَسٍ رضی الله عنه أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رضی الله عنه كَانَ إِذَا قُحِطُوْا اسْتَسْقَى بِالْعَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ رضي الله عنهما **فَقَالَ: اَللّٰهُمَّ إِنَّا كُنَّا نَتَوَسَّلُ إِلَيْکَ بِنَبِيِّنَا فَتَسْقِيْنَا، وَإِنَّا نَتَوَسَّلُ إِلَيْکَ بِعَمِّ نَبِيِّنَا فَاسْقِنَا، قَالَ: فَيُسْقَوْنَ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَابْنُ خُزَيْمَةَ وَابْنُ حِبَّانَ.**

”حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب قحط پڑ جاتا تو حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ حضرت عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ کے وسیلہ سے بارش کی دعا کرتے اور عرض کرتے: اے اللہ! ہم تیری بارگاہ میں اپنے نبی مکرّم ﷺ کا وسیلہ پکڑا کرتے تھے تو تو ہم پر بارش برسا دیتا تھا اور اب ہم تیری بارگاہ میں اپنے نبی مکرم ﷺ کے معزز چچا جان کو وسیلہ بناتے ہیں کہ تو ہم پر بارش برسا۔ فرمایا: تو ان پر بارش برسا دی جاتی۔“

٦٠٦ / ٥٨۔ عَنْ عَبْدِ اللهِ ابْنِ دِيْنَارٍ رضی الله عنه قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ رضي الله عنهما **يَتَمَثَّلُ بِشِعْرِ أَبِي طَالِبٍ:**

الحديث رقم ٥٧: أخرجه البخاری فی الصحيح، کتاب: الاستسقاء، باب: سُؤَالِ النَّاسِ الإمام الاستسقاء إِذَا قَحَطُوا، ١ / ٣٤٢، الرقم: ٩٦٤، وفی کتاب: فضائل الصحابة، باب: ذکر العَبَّاسِ بنِ عَبْدِ المُطَّلِبِ رضی الله عنهما، ٣ / ١٣٦٠، الرقم: ٣٥٠٧، وابن خزيمة فی الصحيح، ٢ / ٣٣٧، الرقم: ١٤٢١، وابن حبان فی الصحيح، ٧ / ١١٠، الرقم: ٢٨٦١، والطبرانی فی المعجم الأوسط، ٣ / ٤٩، الرقم: ٢٤٣٧، والبيهقی فی السنن الکبری، ٣ / ٣٥٢، الرقم: ٦٢٢٠، والشيبانی فی الآحاد والمثانی، ١ / ٢٧٠، الرقم: ٣٥١، واللالکائي فی کرامات الأولياء، ١ / ١٣٥، الرقم: ٨٧ وابن عبد البر فی الاستيعاب، ٢ / ٨١٤، وابن جرير الطبری فی تاريخ الأمم والملوک، ٤ / ٤٣٣۔

الحديث رقم ٥٨: أخرجه البخاری فی الصحيح، کتاب: الاستسقاء، باب: سُؤَالِ النَّاسِ الإِمَامَ الإستسقاءَ إذا قَحَطُوا، ١ / ٣٤٢، الرقم: ٩٦٣، وابن ماجه فی السنن، کتاب: إقامة الصلاة والسنة فيها، باب: ماجاء فی الدعاء فی الاستسقاء، ←

وَأَبْيَضَ يُسْتَسْقَى الْغَمَامُ بِوَجْهِهِ
ثِمَالُ الْيَتَامَى عِصْمَةٌ لِلْأَرَامِلِ

وَقَالَ عُمَرُ بْنُ حَمْزَةَ: حَدَّثَنَا سَالِمٌ، عَنْ أَبِيهِ: رُبَّمَا ذَكَرْتُ قَوْلَ الشَّاعِرِ، وَأَنَا أَنْظُرُ إِلَى وَجْهِ النَّبِيِّ ﷺ يَسْتَسْقِي، فَمَا يَنْزِلُ حَتَّى يَجِيْشَ كُلُّ مِيْزَابٍ.

وَأَبْيَضَ يُسْتَسْقَى الْغَمَامُ بِوَجْهِهِ
ثِمَالُ الْيَتَامَى عِصْمَةٌ لِلْأَرَامِلِ

وَهُوَ قَوْلُ أَبِي طَالِبٍ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَابْنُ مَاجَه وَأَحْمَدُ.

”حضرت عبداللہ بن دینار رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کو حضرت ابوطالب کا یہ شعر پڑھتے ہوئے سنا:

”وہ گورے (مکھڑے والے ﷺ) جن کے چہرے کے توسل سے بارش مانگی جاتی ہے، یتیموں کے والی، بیواؤں کے سہارا ہیں۔“

حضرت عمر بن حمزہ کہتے ہیں کہ حضرت سالم (بن عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہم) نے اپنے والد ماجد سے روایت کی کہ کبھی میں شاعر کی اس بات کو یاد کرتا اور کبھی حضور نبی اکرم ﷺ کے چہرہ اقدس کو تکتا کہ اس (رخ زیبا) کے توسل سے بارش مانگی جاتی تو آپ ﷺ (منبر سے) اترنے بھی نہ پاتے کہ سارے پرنالے بہنے لگتے۔ مذکورہ بالا شعر حضرت ابوطالب کا ہے۔“

.... ١/٤٠٥، الرقم: ١٢٧٢، وأحمد بن حنبل فى المسند، ٢/٩٣، الرقم: ٢٦،٥٦٧٣، والبيهقى فى السنن الكبرى، ٣/٣٥٢، الرقم: ٦٢١٨-٦٢١٩، والخطيب البغدادى فى تاريخ بغداد، ١٤/٣٨٦، الرقم: ٧٧٠٠، والعسقلانى فى تغليق التعليق، ٢/٣٨٩، الرقم: ١٠٠٩، وابن كثير فى البداية والنهاية، ٤/٢، ٤٧١، والمزى فى تحفة الأشراف، ٥/٣٥٩، الرقم: ٦٧٧٥۔

٦٠٧/ ٥٩. عَنْ عُثْمَانَ بْنِ حُنَيْفٍ رضی الله عنه أَنَّ رَجُلًا ضَرِيرَ الْبَصَرِ أَتَى النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ: ادْعُ اللهَ لِي أَنْ يُعَافِيَنِي. فَقَالَ: إِنْ شِئْتَ أَخَّرْتُ لَكَ وَهُوَ خَيْرٌ. وَإِنْ شِئْتَ دَعَوْتُ. فَقَالَ: ادْعُهُ. فَأَمَرَهُ أَنْ يَتَوَضَّأَ فَيُحْسِنَ وُضُوءَهُ وَيُصَلِّيَ رَكْعَتَيْنِ. وَيَدْعُوَ بِهَذَا الدُّعَاءِ: ﴿اَللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ وَأَتَوَجَّهُ إِلَيْكَ بِمُحَمَّدٍ نَبِيِّ الرَّحْمَةِ. يَا مُحَمَّدُ، إِنِّي قَدْ تَوَجَّهْتُ بِكَ إِلَى رَبِّي فِي حَاجَتِي هَذِهِ لِتُقْضَى. اَللَّهُمَّ فَشَفِّعْهُ فِيَّ﴾.

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَه وَاللَّفْظُ لَهُ.

وَقَالَ أَبُوْعِيسَى: هَذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ، وَقَالَ أَبُوْ إِسْحَاقَ: هَذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ، وَقَالَ الْحَاكِمُ: هَذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلَى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ، وَقَالَ الْهَيْثَمِيُّ: حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ، وَقَالَ الْأَلْبَانِيُّ: صَحِيْحٌ.

’’حضرت عثمان بن حنیف رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ایک نابینا شخص حضور نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا: یا رسول اللہ! میرے لئے خیر و عافیت (یعنی بینائی کے لوٹ آنے) کی دعا فرمایئے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اگر تو چاہے تو تیرے لئے دعا کو

الحديث رقم ٥٩: أخرجه الترمذى فى السنن، كتاب: الدعوات عن رسول الله ﷺ، باب: في دعاء الضعيف، ٥/ ٥٦٩، الرقم: ٣٥٧٨، والنسائى فى السنن الكبرى، ٦/ ١٦٨، الرقم: ١٠٤٩٤، ١٠٤٩٥، وابن ماجه فى السنن، كتاب: إقامة الصلاة والسنة فيها، باب: ماجاء فى صلاة الحاجة، ١/ ٤٤١، الرقم: ١٣٨٥، وابن خزيمة فى الصحيح، ٢/ ٢٢٥، الرقم: ١٢١٩، وأحمد بن حنبل فى المسند، ٤/ ١٣٨، الرقم: ١٧٢٤٠-١٧٢٤٢، والحاكم فى المستدرك، ١/ ٤٥٨، ٧٠٠، ٧٠٧، الرقم: ١١٨٠، ١٩٠٩، ١٩٢٩، والطبرانى فى المعجم الصغير، ١/ ٣٠٦، الرقم: ٥٠٨، وفى المعجم الكبير، ٩/ ٣٠، الرقم: ٨٣١١، والبخارى فى التاريخ الكبير، ٦/ ٢٠٩، الرقم: ٢١٩٢، وعبد بن حميد فى المسند، ١/ ١٤٧، الرقم: ٣٧٩، والنسائى فى عمل اليوم والليلة، ١/ ٤١٧، الرقم: ٦٥٨-٦٦٠، والمنذرى فى الترغيب والترهيب، ١/ ٢٧٢، الرقم: ١٠١٨، والهيثمى فى مجمع الزوائد، ٢/ ٢٧٩.

مؤخر کر دوں جو تیرے لئے بہتر ہے اور اگر تو چاہے تو تیرے لئے (ابھی) دعا کر دوں۔ اس نے عرض کیا: (آقا) دعا فرما دیجئے۔ آپ ﷺ نے اسے اچھی طرح وضو کرنے اور دو رکعت نماز پڑھنے کا حکم دیا اور فرمایا: یہ دعا کرنا: ﴿اَللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُکَ وَأَتَوَجَّهُ إِلَيْکَ بِمُحَمَّدٍ نَبِيِّ الرَّحْمَةِ. يَا مُحَمَّدُ، إِنِّي قَدْ تَوَجَّهْتُ بِکَ إِلَی رَبِّي فِي حَاجَتِي هَذِهِ لِتُقْضَی. اَللَّهُمَّ فَشَفِّعْهُ فِيَّ﴾ ''اے اللہ! میں تجھ سے سوال کرتا ہوں اور تیری طرف توجہ کرتا ہوں نبی رحمت محمد مصطفیٰ ﷺ کے وسیلہ سے، اے محمد ﷺ میں آپ کے وسیلہ سے اپنے رب کی بارگاہ میں اپنی حاجت پیش کرتا ہوں تاکہ پوری ہو۔ اے اللہ! میرے حق میں سرکار دوعالم ﷺ کی شفاعت قبول فرما۔''

۶۰۸ / ۶۰۔ عَنْ أَبِي الْجَوْزَاءِ أَوْسِ بْنِ عَبْدِ اللهِ رضی الله عنه قَالَ: قَحِطَ أَهْلُ الْمَدِيْنَةِ قَحْطًا شَدِيْدًا فَشَکَوْا إِلَی عَائِشَةَ رضي الله عنها فَقَالَتْ: انْظُرُوْا قَبْرَ النَّبِيِّ ﷺ فَاجْعَلُوْا مِنْهُ کُوًی إِلَی السَّمَاءِ حَتَّی لَا يَکُوْنَ بَيْنَهُ وَبَيْنَ السَّمَاءِ سَقْفٌ، قَالَ فَفَعَلُوْا فَمُطِرْنَا مَطَرًا حَتَّی نَبَتَ الْعُشْبُ وَسَمِنَتِ الإِبِلُ حَتَّی تَفَتَّقَتْ مِنَ الشَّحْمِ فَسُمِّيَ عَامَ الْفَتْقِ. رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ.

''حضرت ابو جوزاء اوس بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ مدینہ منورہ کے لوگ سخت قحط میں مبتلا ہو گئے تو انہوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے (اپنی ناگفتہ بہ حالت کی) شکایت کی۔ اُمّ المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: حضور نبی اکرم ﷺ کی قبر انور (یعنی روضہ اقدس) کے پاس جاؤ اور وہاں سے ایک کھڑکی آسمان کی طرف اس طرح کھولو کہ قبرِ انور اور آسمان کے درمیان کوئی پردہ حائل نہ رہے۔ راوی کہتے ہیں کہ لوگوں نے ایسا ہی کیا تو بہت زیادہ بارش ہوئی یہاں تک کہ خوب سبزہ اگ آیا اور اونٹ اتنے موٹے ہو گئے کہ

الحديث رقم ۶۰: أخرجه الدارمی فی السنن، باب: (۱۵): ما أکرم الله تعالی نبيّه ﷺ بعد موته، ۱ / ۵۶، الرقم: ۹۲، والخطيب التبريزی فی مشکاة المصابيح، ۴ / ۴۰۰، الرقم: ۵۹۵۰، وابن الجوزی فی الوفاء بأحوال المصطفی ﷺ، ۲ / ۸۰۱، وتقی الدين السبکی فی شفاء السقام، ۱ / ۱۲۸، والقسطلانی فی المواهب اللدنية، ۴ / ۲۷۶، وفی شرحه الزرقانی، ۱۱ / ۱۵۰۔

(محسوس ہوتا تھا) جیسے وہ چربی سے پھٹ پڑیں گے لہٰذا اس سال کا نام ہی ''عَامُ الْفَتْق'' (پیٹ) پھٹنے کا سال رکھ دیا گیا۔''

٦٠٩ / ٦١۔ عَنْ مَالِکِ الدَّارِ رضی الله عنه قَالَ: أَصَابَ النَّاسَ قَحْطٌ فِي زَمَنِ عُمَرَ رضی الله عنه، فَجَاءَ رَجُلٌ إِلَى قَبْرِ النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللهِ! اسْتَسْقِ لِأُمَّتِکَ فَإِنَّهُمْ قَدْ هَلَکُوْا، فَأَتَي الرَّجُلَ فِي الْمَنَامِ فَقِيْلَ لَهُ: ائْتِ عُمَرَ فَأَقْرِئْهُ السَّلَامَ، وَأَخْبِرْهُ أَنَّکُمْ مَسْقِيُّوْنَ وَقُلْ لَهُ: عَلَيْکَ الْکَيْسُ! عَلَيْکَ الْکَيْسُ! فَأَتَى عُمَرَ فَأَخْبَرَهُ فَبَکَى عُمَرُ ثُمَّ قَالَ: يَا رَبِّ لَا آلُوْ إِلَّا مَا عَجَزْتُ عَنْهُ. رَوَاهُ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ بِإِسْنَادٍ صَحِيْحٍ وَالْبَيْهَقِيُّ فِي الدَّلَائِلِ.

''حضرت مالک دار رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے زمانہ میں لوگ قحط میں مبتلا ہو گئے پھر ایک صحابی حضور نبی اکرم ﷺ کی قبرِ اطہر پر حاضر ہوئے اور عرض کیا: یا رسول اللہ! آپ (اللہ تعالیٰ سے) اپنی امت کے لئے سیرابی مانگیں کیونکہ وہ (قحط سالی کے باعث) ہلاک ہو گئی ہے پھر خواب میں حضور نبی اکرم ﷺ اس صحابی کے پاس تشریف لائے اور فرمایا: عمر کے پاس جا کر اسے میرا سلام کہو اور اسے بتاؤ کہ تم سیراب کئے جاؤ گے اور عمر سے (یہ بھی) کہہ دو (دین کے دشمن (سامراجی) تمہاری جان لینے کے درپے ہیں) عقلمندی اختیار کرو، عقلمندی اختیار کرو پھر وہ صحابی حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اور انہیں خبر دی تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ رو پڑے اور فرمایا: اے اللہ! میں کوتاہی نہیں کرتا مگر یہ کہ عاجز ہو جاؤں۔''

٦١٠ / ٦٢۔ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضي الله عنهما أَنَّهُ قَالَ: اسْتَقَى عُمَرُ بْنُ

الحديث رقم ٦١: أخرجه ابن أبی شيبة فی المصنف، ٦ / ٣٥٦، الرقم: ٣٢٠٠٢، والبيهقی فی دلائل النبوة، ٧ / ٤٧، وابن عبد البر فی الاستيعاب، ٣ / ١١٤٩، والسبکی فی شفاء السقام، ١ / ١٣٠، والهندی فی کنزل العمال، ٨ / ٤٣١، الرقم: ٢٣٥٣٥، وابن تيمية: في اقتضاء الصراط المستقيم، ١ / ٣٧٣، وَ ابنُ کَثِيْرٌ فی البداية والنهاية، ٥ / ١٦٧، وَ قَال: إِسْنَادُهُ صَحِيحَ، والعَسْقلانِيُّ في الإصابة، ٣ / ٤٨٤ وقَال: رَوَاهُ ابْنُ أَبِی شيبةَ بِإِسْنَادٍ صَحِيحٍ۔

الحديث رقم ٦٢: أخرجه الحاکم فی المستدرك، ٣ / ٣٧٧، الرقم: ٥٤٣٨، وابن عبد ←

الْخَطَّابِ رضي الله عنه عَامَ الرَّمَادَةِ بِالْعَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ رضي الله عنهما فَقَالَ: اللَّهُمَّ، هَذَا عَمُّ نَبِيِّکَ الْعَبَّاسُ نَتَوَجَّهُ إِلَيْکَ بِهِ فَاسْقِنَا فَمَا بَرِحُوْا حَتَّی سَقَاهُمُ اللهُ. قَالَ: فَخَطَبَ عُمَرُ النَّاسَ فَقَالَ: أَيُّهَا النَّاسُ، إِنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ کَانَ يَرَی لِلْعَبَّاسِ مَا يَرَی الْوَلَدُ لِوَالِدِهِ يُعَظِّمُهُ وَيُفَخِّمُهُ وَيَبِرُّ قَسَمَهُ فَاقْتَدُوْا أَيُّهَا النَّاسُ، بِرَسُوْلِ اللهِ فِي عَمِّهِ الْعَبَّاسِ وَاتَّخِذُوْهُ وَسِيْلَةً إِلَی اللهِ عزوجل فِيْمَا نَزَلَ بِکُمْ. رَوَاهُ الْحَاکِمُ.

’’حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے عام الرمادہ (قحط و ہلاکت کے سال) میں حضرت عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہما کو وسیلہ بنایا اور اللہ تعالیٰ سے بارش کی دعا مانگی اور عرض کیا: اے اللہ! یہ تیرے نبی مکرم ﷺ کے معزز چچا حضرت عباس ہیں ہم ان کے وسیلہ سے تیری نظر کرم کے طلبگار ہیں ہمیں پانی سے سیراب کر دے وہ دعا کر ہی رہے تھے کہ اللہ تعالیٰ نے انہیں پانی سے سیراب کر دیا۔ راوی نے بیان کیا کہ پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے لوگوں سے خطاب فرمایا: اے لوگو! حضور نبی اکرم ﷺ حضرت عباس رضی اللہ عنہ کو ویسا ہی سمجھتے تھے جیسے بیٹا باپ کو سمجھتا ہے (یعنی حضور نبی اکرم ﷺ حضرت عباس رضی اللہ عنہ کو بمنزل والد سمجھتے تھے) آپ ﷺ ان کی تعظیم و توقیر کرتے اور ان کی قسموں کو پورا کرتے تھے۔ اے لوگو! تم بھی حضرت عباس رضی اللہ عنہ کے بارے میں حضور نبی اکرم ﷺ کی اقتداء کرو اور انہیں اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں وسیلہ بناؤ تاکہ وہ تم پر (بارش) برسائے۔‘‘

٦١١/ ٦٣۔ عَنْ مُصْعَبِ ابْنِ سَعْدٍ رضي الله عنه قَالَ: رَأَی سَعْدٌ رضي الله عنه أَنَّ لَهُ

البر فی الاستيعاب، ٣/ ٩٨، والسيوطی فی الجامع الصغير، ١/ ٣٠٥، الرقم: ٥٥٩، والذهبی فی سير أعلام النبلاء، ٢/ ٩٢، والعسقلانی فی فتح الباری، ٢/ ٤٩٧، والقسطلانی فی المواهب اللدنية، ٤/ ٢٧٧، والسبکی فی شفاء السقام، ١/ ١٢٨، والمبارکفوری فی تحفة الأحوذی، ٩/ ٣٤٨، والمناوی فی فيض القدير، ٥/ ٢١٥۔

الحديث رقم ٦٣: أخرجه البخاری فی الصحيح، کتاب: الجهاد، باب: مَنِ اسْتَعَانَ بِالضُّعَفَاءِ وَ الصَّالِحِين فِي الْحَرْبِ، ٣/ ١٠٦١، الرقم: ٢٧٣٩، والترمذی فی ←

فَضْلًا عَلَى مَنْ دُوْنَهُ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: هَلْ تُنْصَرُوْنَ وَتُرْزَقُوْنَ إِلَّا بِضُعَفَائِكُمْ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَالتِّرْمِذِيُّ.

وفي رواية: عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ ﷺ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُوْلُ: ابْغُوْنِي فِي ضُعَفَائِكُمْ، فَإِنَّمَا تُرْزَقُوْنَ وَتُنْصَرُوْنَ بِضُعَفَائِكُمْ.

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُوْدَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ.

وَقَالَ أَبُوْعِيْسَى: هَذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

’’حضرت مصعب بن سعد ﷺ سے روایت ہے کہ (ایک مرتبہ) حضرت سعد بن ابی وقاص ﷺ کے دل میں خیال آیا کہ انہیں ان لوگوں پر فضیلت ہے جو مالی لحاظ سے کمزور ہیں۔ تو حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: یاد رکھو تمہارے کمزور اور ضعیف لوگوں کے وسیلہ سے ہی تمہیں نصرت عطا کی جاتی ہے اور ان کے وسیلہ سے ہی تمہیں رزق دیا جاتا ہے۔‘‘

’’اور ایک روایت میں حضرت ابودرداء ﷺ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضور نبی اکرم ﷺ سے سنا آپ ﷺ نے فرمایا: مجھے اپنے کمزور لوگوں میں تلاش کرو بے شک تمہیں اپنے کمزور لوگوں کی وجہ سے ہی رزق دیا جاتا ہے اور ان ہی کی وجہ سے تمہاری مدد کی جاتی ہے۔‘‘

...... السنن، كتاب: الجهاد عن رسول الله ﷺ، باب: ما جاء فی الاستفتاح بصعاليك المسلمين، ٤/٢٠٦، الرقم: ١٧٠٢، وأبو داود فی السنن، كتاب: الجهاد، باب: فی الانتصار برزل الخيل والضعفة، ٣/٣٢، الرقم: ٢٥٩٤، والنسائی فی السنن، كتاب: الجهاد، باب: الاستنصار بالضعيف، ٦/٤٥، الرقم: ٣١٧٩، وفی السنن الكبری، ٣/٣٠، الرقم: ٤٣٨٨، وأحمد بن حنبل فی المسند، ٥/١٩٨، الرقم: ٢١٧٧٩، وابن حبان فی الصحيح، ١١/٨٥، الرقم: ٤٧٦٧، والحاكم فی المستدرك، ٢/١١٦، ١٥٧، الرقم: ٢٥٠٩، ٢٦٤١، وَ قَالَ الحاكمُ: هَذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الإِسْنَادِ، والبيهقی فی السنن الكبری، ٣/٣٤٥، الرقم: ٦١٨١: ٦/٣٣١، الرقم: ١٢٦٨٤، والمنذری فی الترغيب والترهيب، ٤/٧١، الرقم: ٤٨٤٢-٤٨٤٣۔

٦١٢ / ٦٤۔ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ ﷺ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: لَمَّا أَذْنَبَ آدَمُ عليه السلام الذَّنْبَ الَّذِي أَذْنَبَهُ رَفَعَ رَأْسَهُ إِلَى الْعَرْشِ فَقَالَ: أَسَأَلُکَ بِحَقِّ مُحَمَّدٍ ﷺ إِلَّا غَفَرْتَ لِي فَأَوْحَى اللهُ إِلَيْهِ: وَمَا مُحَمَّدٌ؟ وَمَنْ مُحَمَّدٌ؟ فَقَالَ: تَبَارَکَ اسْمُکَ، لَمَّا خَلَقْتَنِي رَفَعْتُ رَأْسِي إِلَى عَرْشِکَ فَرَأَيْتُ فِيْهِ مَکْتُوْبًا: لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ، مُحَمَّدٌ رَسُوْلُ اللهِ، فَعَلِمْتُ أَنَّهُ لَيْسَ أَحَدٌ أَعْظَمَ عِنْدَکَ قَدْرًا مِمَّنْ جَعَلْتَ اسْمَهُ مَعَ اسْمِکَ، فَأَوْحَى اللهُ عزوجل إِلَيْهِ: يَا آدَمُ، إِنَّهُ آخِرُ النَّبِيِّيْنَ مِنْ ذُرِّيَّتِکَ، وَإِنَّ أُمَّتَهُ آخِرُ الْأُمَمِ مِنْ ذُرِّيَّتِکَ، وَلَوْلَاهُ يَا آدَمُ مَا خَلَقْتُکَ. رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ.

’’حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جب حضرت آدم علیہ السلام سے لغزش سرزد ہوئی تو انہوں نے اپنا سر آسمان کی طرف اٹھایا اور عرض گزار ہوئے: (یا اللہ!) اگر تو نے مجھے معاف نہ کیا تو میں (تیرے محبوب) محمد مصطفیٰ ﷺ کے وسیلہ سے تجھ سے سوال کرتا ہوں (کہ تو مجھے معاف فرما دے) تو اللہ تعالیٰ نے وحی نازل فرمائی۔ محمد مصطفیٰ کون ہیں؟ پس حضرت آدم علیہ السلام نے عرض کیا: (اے مولا!) تیرا نام پاک ہے جب تو نے مجھے پیدا کیا تو میں نے اپنا سر تیرے عرش کی طرف اٹھایا وہاں میں نے ’’لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ‘‘ لکھا ہوا دیکھا لہٰذا میں جان گیا کہ یہ ضرور کوئی بڑی ہستی ہے جس کا نام تو نے اپنے نام کے ساتھ ملایا ہے پس اللہ تعالیٰ نے وحی نازل فرمائی: ’’اے آدم! وہ (محمد ﷺ) تیری نسل میں سے آخری نبی ہیں اور ان کی امت بھی تیری نسل کی آخری امت ہو گی اور اگر وہ نہ ہوتے تو میں تجھے بھی پیدا نہ کرتا۔‘‘

٦١٣ / ٦٥۔ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ ﷺ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ:

الحديث رقم ٦٤: أخرجه الطبراني في المعجم الصغير، ٢ / ١٨٢، الرقم: ٩٩٢، وفي المعجم الأوسط، ٦ / ٣١٣، الرقم: ٦٥٠٢، والهيثمي في مجمع الزوائد، ٨ / ٢٥٣، والسيوطي في جامع الأحاديث، ١١ / ٩٤۔

الحديث رقم ٦٥: أخرجه الطبراني فى المعجم الكبير، ١٠ / ٢١٧، الرقم: ١٠٥١٨، ١٧ / ١١٧، الرقم: ٢٩٠، وأبويعلى فى المسند، ٩ / ١٧٧، الرقم: ٥٢٦٩، والديلمى فى مسند الفردوس، ١ / ٣٣٠، الرقم: ١٣١١، والهيثمى فى مجمع ـــ

إِذَا انْفَلَتَتْ دَابَّةُ أَحَدِكُمْ بِأَرْضِ فَلَاةٍ فَلْيُنَادِ يَا عِبَادَ اللهِ! احْبِسُوْا عَلَيَّ، يَا عِبَادَ اللهِ! احْبِسُوْا عَلَيَّ، فَإِنَّ لِلّٰهِ فِي الْأَرْضِ حَاضِرًا سَيَحْبِسُهُ عَلَيْكُمْ.

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ وَأَبُوْيَعْلَى.

وفي رواية: **عَنْ عَتَبَةَ بْنِ غَزْوَانَ ﷺ عَنْ نَبِيِّ اللهِ ﷺ قَالَ: إِذَا أَضَلَّ أَحَدُكُمْ شَيْئًا أَوْ أَرَادَ أَحَدُكُمْ عَوْنًا وَهُوَ بِأَرْضٍ لَيْسَ بِهَا أَنِيْسٌ فَلْيَقُلْ: يَا عِبَادَ اللهِ أَغِيْثُوْنِي يَا عِبَادَ اللهِ أَغِيْثُوْنِي فَإِنَّ لِلّٰهِ عِبَادًا لَا نَرَاهُمْ وَقَدْ جُرِّبَ ذٰلِکَ.** رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ.

’’حضرت عبد اللہ بن مسعود ﷺ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جب تم میں سے کسی کی سواری جنگل بیاباں میں چھوٹ جائے تو اس (شخص) کو (یہ) پکارنا چاہیے: اے اللہ کے بندو! میری سواری پکڑا دو، اے اللہ کے بندو! میری سواری پکڑا دو کیوں کہ اللہ تعالیٰ کے بہت سے (ایسے) بندے اس زمین میں ہوتے ہیں، وہ تمہیں (تمہاری سواری) پکڑا دیں گے۔‘‘

’’اور ایک روایت میں حضرت عتبہ بن عزوان ﷺ حضور نبی اکرم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: جب تم میں سے کسی کی کوئی شے گم ہو جائے اور وہ کوئی مدد چاہے اور وہ ایسی جگہ ہو کہ جہاں اس کا کوئی مدد گار بھی نہ ہو تو اسے چاہیے کہ کہے: اے اللہ کے بندو! میری مدد کرو، اے اللہ کے بندو! میری مدد کرو، یقیناً اللہ تعالیٰ کے ایسے بھی بندے ہیں جنہیں ہم دیکھ تو نہیں سکتے (لیکن وہ لوگوں کی مدد کرنے پر مامور ہیں) اور یہ تجربہ شدہ بات ہے۔‘‘

.... **الزوائد**، ۱۰/ ۱۳۲۔

فَصْلٌ فِي شَرَفِ النُّبُوَّةِ الْمُحَمَّدِيَّةِ ﷺ

﴿ نبوتِ محمدی ﷺ کے شرف کا بیان ﴾

٦١٤ / ٦٦۔ عَنْ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: لِي خَمْسَةُ أَسْمَاءٍ: أَنَا مُحَمَّدٌ وَأَحْمَدُ، وَأَنَا الْمَاحِي الَّذِي يَمْحُو اللهُ بِيَ الْكُفْرَ وَأَنَا الْحَاشِرُ الَّذِي يُحْشَرُ النَّاسُ عَلَى قَدَمِي وَأَنَا الْعَاقِبُ.

مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

”حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میرے پانچ نام ہیں میں محمد اور احمد ہوں اور میں ماحی (مٹانے والا) ہوں کہ اللہ تعالیٰ میرے ذریعے سے کفر کو محو کر دے گا اور میں حاشر ہوں۔ سب لوگ میری پیروی میں ہی (روزِ حشر) جمع کئے جائیں گے اور میں عاقب (یعنی سب سے آخر میں آنے والا) ہوں۔“

الحديث رقم ٦٦: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: المناقب، باب: ما جاء في أسماء رسول الله ﷺ، ٣ / ١٢٩٩، الرقم: ٣٣٣٩، وفي كتاب: التفسير، باب: تفسير سورة الصف، ٤ / ١٨٥٨، الرقم: ٤٦١٤، ومسلم في الصحيح، كتاب: الفضائل، باب: في أسمائه ﷺ، ٤ / ١٨٢٨، الرقم: ٢٣٥٤، والترمذي في السنن، كتاب: الأدب عن رسول الله ﷺ، باب: ما جاء في أسماء النبي ﷺ، ٥ / ١٣٥، الرقم: ٢٨٤٠، وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هَذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ۔ والنسائي في السنن الكبرى، ٦ / ٤٨٩، الرقم: ١١٥٩٠، ومالك في الموطأ، كتاب: أسماء النبي ﷺ، باب: أسماء النبي ﷺ، ٢ / ١٠٠٤، وأحمد بن حنبل في المسند، ٤ / ٨٠، ٨٤، والدارمي في السنن، ٢ / ٤٠٩، الرقم: ٢٧٧٥، وابن حبان في الصحيح، ١٤ / ٢١٩، الرقم: ٦٣١٣، والطبراني في المعجم الأوسط، ٤ / ٤٤، الرقم: ٣٥٧٠، وفي المعجم الكبير، ٢ / ١٢٠، الرقم: ١٥٢٠-١٥٢٩، وأبويعلى في المسند، ١٣ / ٣٨٨، الرقم: ٧٣٩٥، والبيهقي في شعب الإيمان، ٢ / ١٤٠، الرقم: ١٣٩٧۔

٦١٥ / ٦٧۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی الله عنه أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ: إِنَّ مَثَلِي وَمَثَلَ الْأَنْبِيَاءِ مِنْ قَبْلِي، كَمَثَلِ رَجُلٍ بَنَى بَيْتًا فَأَحْسَنَهُ وَأَجْمَلَهُ إِلَّا مَوْضِعَ لَبِنَةٍ مِنْ زَاوِيَةٍ فَجَعَلَ النَّاسُ يَطُوْفُوْنَ بِهِ وَيَعْجَبُوْنَ لَهُ وَيَقُوْلُوْنَ: هَلَّا وُضِعَتْ هَذِهِ اللَّبِنَةُ قَالَ: فَأَنَا اللَّبِنَةُ وَأَنَا خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

’’حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میری مثال اور گزشتہ انبیائے کرام کی مثال ایسی ہے، جیسے کسی نے ایک بہت خوبصورت مکان بنایا اور اسے خوب آراستہ کیا، لیکن ایک گوشہ میں ایک اینٹ کی جگہ چھوڑ دی۔ لوگ آکر اس مکان کو دیکھنے لگے اور اس پر تعجب کا اظہار کرتے ہوئے کہنے لگے: یہاں اینٹ کیوں نہیں رکھی گئی؟ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: سو میں وہی اینٹ ہوں اور میں خاتم النبیین ہوں (یعنی میرے بعد بابِ نبوت ہمیشہ کے لئے بند ہو گیا ہے)۔‘‘

٦١٦ / ٦٨۔ عَنْ أَبِي مُوْسَى الْأَشْعَرِيِّ رضی الله عنه قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ يُسَمِّي لَنَا نَفْسَهُ أَسْمَاءً. فَقَالَ: أَنَا مُحَمَّدٌ، وَأَحْمَدُ، وَالْمُقَفِّي وَالْحَاشِرُ وَنَبِيُّ التَّوْبَةِ وَنَبِيُّ الرَّحْمَةِ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَأَحْمَدُ.

’’حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے ہمارے

الحديث رقم ٦٧: أخرجه البخاري فی الصحيح، كتاب: المناقب، باب: خَاتَمِ النَّبِيِّينَ ﷺ، ٣ / ١٣٠٠، الرقم: ٣٣٤١-٣٣٤٢، ومسلم فی الصحيح، كتاب: الفضائل، باب: ذكر كونه ﷺ خاتم النبين، ٤ / ١٧٩١، الرقم: ٢٢٨٦، والنسائی فی السنن الكبری، ٦ / ٤٣٦، الرقم: ١١٤٢٢، وأحمد بن حنبل فی المسند، ٢ / ٣٩٨، الرقم: ٩١٥٦، وابن حبان فی الصحيح، ١٤ / ٣١٥، الرقم: ٦٤٠٥۔

الحديث رقم ٦٨: أخرجه مسلم فی الصحيح، كتاب: الفضائل، باب: فی أسمائه ﷺ، ٤ / ١٨٢٨، الرقم: ٢٣٥٥، وأحمد بن حنبل فی المسند، ٤ / ٣٩٥، ٤٠٤، ٤٠٧، والحاكم فی المستدرك، ٢ / ٦٥٩، الرقم: ٤١٨٥-٤١٨٦، وَقَالَ الْحَاكِمُ: هَذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الإِسْنَادِ، وابن أبی شيبة فی المصنف، ٦ / ٣١١، الرقم: ٣١٦٩٢-٣١٦٩٣، والطبرانی فی المعجم الأوسط، ٤ / ٣٢٧، الرقم: ٤٣٣٨، ٤٤١٧، وابن جعد فی المسند، ١ / ٤٧٩، الرقم: ٣٣٢٢۔

لئے اپنے کئی اسماء گرامی بیان کئے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: میں محمد ہوں اور میں احمد ہوں اور مقفّی (بعد میں آنے والا) اور حاشر (جس کی پیروی میں روزِ حشر سب جمع کئے جائیں گے) ہوں اور نبی التوبہ، نبی الرحمہ ہوں۔‘‘

۶۱۷ / ۶۹۔ عَنْ وَاثِلَةَ بْنِ الْأَسْقَعِ رضی الله عنه يَقُوْلُ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ: إِنَّ اللهَ اصْطَفَى كِنَانَةَ مِنْ وَلَدِ إِسْمَاعِيْلَ، وَاصْطَفَى قُرَيْشًا مِنْ كِنَانَةَ، وَاصْطَفَى مِنْ قُرَيْشٍ بَنِي هَاشِمٍ، وَاصْطَفَانِي مِنْ بَنِي هَاشِمٍ.

رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالتِّرْمِذِيُّ.

وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هَذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ.

’’حضرت واثلہ بن الاسقع رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے اولادِ اسماعیل علیہ السلام سے بنی کنانہ کو اور اولادِ کنانہ میں سے قریش کو اور قریش میں سے بنی ہاشم کو اور بنی ہاشم میں سے مجھے شرف انتخاب بخشا اور پسندیدہ قرار دیا۔‘‘

۶۱۸ / ۷۰۔ عَنْ أَبِي سَعِيْدٍ رضی الله عنه قَالَ: بَيْنَا النَّبِيُّ ﷺ يَقْسِمُ، جَاءَ عَبْدُاللهِ بْنُ ذِي الْخُوَيْصِرَةِ التَّمِيْمِيُّ فَقَالَ: اعْدِلْ يَا رَسُوْلَ اللهِ، قَالَ:

الحديث رقم ۶۹: أخرجه مسلم فی الصحيح، كتاب: الفضائل، باب: فضل نسب النبی ﷺ، ۴ / ۱۷۸۲، الرقم: ۲۲۷۶، والترمذی فی السنن، كتاب: المناقب عن رسول الله ﷺ: باب: ما جاء فی فضل النبي ﷺ، ۵ / ۵۸۳، الرقم: ۳۶۰۵، وأحمد بن حنبل فی المسند، ۴ / ۱۰۷، وابن حبان فی الصحيح، ۱۴ / ۱۳۵، الرقم: ۶۲۴۲، وابن أبي شيبة فی المصنف، ۶ / ۳۱۷، الرقم: ۳۱۷۳۱، والبيهقی فی السنن الكبری، ۶ / ۳۶۵، الرقم: ۱۲۸۵۲، ۳۵۴۲، وفی شعب الإيمان، ۲ / ۱۳۹، الرقم: ۱۳۹۱، والطبرانی فی المعجم الكبير، ۲۲ / ۶۶، الرقم: ۱۶۱، وأبويعلی فی المسند، ۱۳ / ۴۶۹، الرقم: ۷۴۸۵، واللالكائي فی اعتقاد أهل السنة، ۴ / ۷۵۱، الرقم: ۱۴۰۰۔

الحديث رقم ۷۰: أخرجه البخاری فی الصحيح، كتاب: استتابة المرتدين والمعاندين، باب: مَن ترك قتال الخوارجِ لِلتَّألُّفِ، وَ لِئَلَّا يَنْفِرَ النَّاسُ عَنه، ۶ / ۲۵۴۰، الرقم: ۶۵۳۴، ۶۵۳۲، وفی كتاب: المناقب، باب: علاماتِ النُّبُوّةِ في الإِسلامِ، ۳ / ۱۳۲۱، الرقم: ۳۴۱۴، وفی كتاب: فضائل القرآن، باب: البكاء عند ←

وَيْحَکَ، وَمَنْ يَعْدِلُ إِذَا لَمْ أَعْدِلْ. قَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ: ائْذَنْ لِي فَأَضْرِبَ عُنُقَهُ، (أَوْ قَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رضی الله عنه: يَا رَسُوْلَ اللهِ! دَعْنِي أَقْتُلْ هٰذَا الْمُنَافِقَ الْخَبِيثَ.)، قَالَ: دَعْهُ، فَإِنَّ لَهُ أَصْحَابًا، يَحْقِرُ أَحَدُکُمْ صَلَاتَهُ مَعَ صَلَاتِهِ وَصِيَامَهُ مَعَ صِيَامِهِ، يَمْرُقُوْنَ مِنَ الدِّيْنِ کَمَا يَمْرُقُ السَّهْمُ مِنَ الرَّمِيَّةِ، يُنْظَرُ فِي قُذَذِهِ فَـلَا يُوْجَدُ فِيْهِ شَيْئٌ، ثُمَّ يُنْظَرُ فِي نَصْلِهِ فَـلَا يُوْجَدُ فِيْهِ شَيْئٌ ثُمَّ يُنْظَرُ فِي رِصَافِهِ فَـلَا يُوْجَدُ فِيْهِ شَيْئٌ، ثُمَّ يُنْظَرُ فِي نَضِيِّهِ فَـلَا يُوْجَدُ فِيْهِ شَيْئٌ، قَدْ سَبَقَ الْفَرْثَ وَالدَّمَ......الحديث. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

’’حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ مالِ غنیمت تقسیم فرما رہے تھے کہ عبداللہ بن ذی الخویصرہ تمیمی آیا اور کہنے لگا: یا رسول اللہ! عدل سے تقسیم کیجئے (اس کے اس طعن پر) حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: کم بخت! اگر میں عدل نہیں کرتا تو اور کون عدل کرے گا؟ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یا رسول اللہ! اجازت عطا فرمایئے میں اس

......قراءة القرآن، ۴/ ۱۹۲۸، الرقم: ۴۷۷۱، وفی کتاب: الأدب، باب: ما جاء فی قول الرَّجلِ: ويْلَکَ، ۵/ ۲۲۸۱، الرقم: ۵۸۱۱، ومسلم فی الصحيح، کتاب: الزکاة، باب: ذکر الخوارج وصفاتهم، ۲/ ۷۴۴، الرقم: ۱۰۶۴، ونحوه النسائی عن أبی برزة رضی الله عنه فی السنن، کتاب: تحريم الدم، باب: من شهر سيفه ثم وضعه فی الناس، ۷/ ۱۱۹، الرقم: ۴۱۰۳، وفی السنن الکبری، ۶/ ۳۵۵، الرقم: ۱۱۲۲۰، وابن ماجه فی السنن، المقدمة، باب: فی ذکر الخوارج، ۱/ ۶۱، الرقم: ۱۷۲، وابن الجارود فی المنتقی، ۱/ ۲۷۲، الرقم: ۱۰۸۳، وابن حبان فی الصحيح، ۱۵/ ۱۴۰، الرقم: ۶۷۴۱، والحاکم عن أبي برزة رضی الله عنه فی المستدرک، ۲/ ۱۶۰، الرقم: ۲۶۴۷، وقال: هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيْحٌ، وأحمد بن حنبل فی المسند، ۳/ ۵۶، الرقم: ۱۱۵۵۴، ۱۴۸۶۱، والبيهقی فی السنن الکبری، ۸/ ۱۷۱، وابن أبی شيبة فی المصنف، ۷/ ۵۶۲، الرقم: ۳۷۹۳۲، وعبد الرزاق فی المصنف، ۱۰/ ۱۴۶، ونحوه البزار عن أبی برزة رضی الله عنه فی المسند، ۹/ ۳۰۵، الرقم: ۳۸۴۶، والطبرانی فی المعجم الأوسط، ۹/ ۳۵، الرقم: ۹۰۶۰، وأبو يعلی فی المسند، ۲/ ۲۹۸، الرقم: ۱۰۲۲، والبخاری عن جابر رضی الله عنه فی الأدب المفرد، ۱/ ۲۷۰، الرقم: ۷۷۴۔

(خبیث) کی گردن اڑا دوں (یا حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یا رسول اللہ! مجھے اجازت دیجئے، میں اس خبیث منافق کی گردن اڑا دوں۔) آپ ﷺ نے فرمایا: رہنے دو اس کے کچھ ساتھی ایسے ہیں (یا ہوں گے) کہ ان کی نمازوں اور ان کے روزوں کے مقابلہ میں تم اپنی نمازوں اور روزوں کو حقیر جانو گے۔ لیکن وہ لوگ دین سے اس طرح خارج ہوں گے جس طرح تیر نشانہ سے پار نکل جاتا ہے۔ (تیر پھینکنے کے بعد) تیر کے پر کو دیکھا جائے گا تو اس میں بھی خون کا کوئی اثر نہ ہوگا۔ تیر کی باڑ کو دیکھا جائے گا تو اس میں بھی خون کا کوئی نشان نہ ہوگا اور تیر (جانور کے) گوبر اور خون سے پار نکل چکا ہوگا۔ (ایسی ہی ان خبیثوں کی مثال ہے کہ دین کے ساتھ ان کا سرے سے کوئی تعلق ہی نہ ہوگا)۔‘‘

٦١٩ / ٧١۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: مَا مِنْ مُؤْمِنٍ إِلَّا وَأَنَا أَوْلَى النَّاسِ بِهِ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ، اقْرَؤُوْا إِنْ شِئْتُمْ: ﴿النَّبِيُّ أَوْلَى بِالْمُؤْمِنِيْنَ مِنْ أَنْفُسِهِمْ﴾ [الأحزاب، ٣٣: ٦] فَأَيُّمَا مُؤْمِنٍ تَرَكَ مَالاً فَلْيَرِثْهُ عَصَبَتُهُ مَنْ كَانُوْا، فَإِنْ تَرَكَ دَيْنًا، أَوْ ضِيَاعًا فَلْيَأْتِنِي وَأَنَا مَوْلَاهُ.

رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَالدَّارِمِيُّ.

’’حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: کوئی مومن ایسا نہیں کہ دنیا و آخرت میں جس کی جان کا میں اس سے بھی زیادہ مالک نہ ہوں۔ اگر تم چاہو تو یہ آیت پڑھ لو: ’’نبی مکرم ﷺ مومنوں کے لئے ان کی جانوں سے بھی زیادہ قریب ہیں۔‘‘ [الأحزاب، ٣٣: ٦] سو جو مسلمان مال چھوڑ کر مرے تو جو بھی اس کا خاندان ہوگا وہی اس کا وارث ہوگا لیکن اگر قرض یا بچے چھوڑ کر مرے تو وہ بچے میرے پاس آئیں میں ان کا سرپرست ہوں (اور میرے بعد میرا نظامِ حکومت یہ دونوں ذِمّہ داریاں نبھائے گا)۔‘‘

الحديث رقم ٧١: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: التفسير / الأحزاب، باب: النبيّ أَوْلَى بِالْمُؤْمِنِيْنَ مِنْ أَنْفُسِهِمْ، ٤ / ١٧٩٥، الرقم: ٤٥٠٣، والدارمي في السنن، ٢ / ٣٤١، الرقم: ٢٥٩٤، والبيهقي في السنن الكبرى، ٦ / ٢٣٨، الرقم: ١٢١٤٨۔

٦٢٠ / ٧٢۔ عَنْ عَائِشَةَ رضي الله عنها عَنْ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ عَنْ جِبْرِيْلَ عليه السلام قَالَ: قَلَّبْتُ مَشَارِقَ الْأَرْضِ وَمَغَارِبَهَا فَلَمْ أَجِدْ رَجُلًا أَفْضَلَ مِنْ مُحَمَّدٍ ﷺ، وَلَمْ أَرَ بَيْتًا أَفْضَلَ مِنْ بَيْتِ بَنِي هَاشِمٍ. رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ وَاللَّالَكَائِيُّ.

”ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: حضرت جبریل علیہ السلام نے عرض کیا: (یا رسول اللہ!) میں نے تمام زمین کے اطراف و اکناف اور گوشہ گوشہ کو چھان مارا، مگر نہ تو میں نے محمد مصطفیٰ ﷺ سے بہتر کسی کو پایا اور نہ ہی میں نے بنو ہاشم کے گھر سے بڑھ کر بہتر کوئی گھر دیکھا۔“

٦٢١ / ٧٣۔ عَنْ عَلِيٍّ رضی الله عنه أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: خَرَجْتُ مِنْ نِكَاحٍ وَلَمْ أَخْرُجْ مِنْ سِفَاحٍ، مِنْ لَدُنْ آدَمَ إِلَى أَنْ وَلَدَنِي أَبِي وَأُمِّي.

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ وَالْبَيْهَقِيُّ وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ.

”حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میں نکاح کے ساتھ متولد ہوا نہ کہ غیر شرعی طریقہ پر، اور میرا (یہ نسبتی تقدس) حضرت آدم علیہ السلام سے شروع ہو کر حضرت عبداللہ اور حضرت آمنہ رضی اللہ عنہما کے مجھے جننے تک برقرار رہا (اور زمانہ جاہلیت کی بدکرداریوں اور آوارگیوں کی ذرا بھر بھی ملاوٹ میری نسبت میں نہیں پائی گئی)۔“

٦٢٢ / ٧٤۔ عَنِ الْمُطَّلِبِ بْنِ أَبِي وَدَاعَةَ رضی الله عنه قَالَ: جَاءَ الْعَبَّاسُ رضی الله عنه

الحديث رقم ٧٢: أخرجه الطبراني في المعجم الأوسط، ٦ / ٢٣٧، الرقم: ٦٢٨٥، واللالكائي في اعتقاد أهل السنة، ٤ / ٧٥٢، الرقم: ١٤٠٢، والهيثمي في مجمع الزوائد، ٨ / ٢١٧.

الحديث رقم ٧٣: أخرجه الطبراني في المعجم الأوسط، ٥ / ٨٠، الرقم: ٤٧٢٨، وابن أبي شيبة في المصنف، ٦ / ٣٠٣، الرقم: ٣١٦٤١، والبيهقي عن ابن عباس رضي الله عنهما في السنن الكبرى، ٧ / ١٩٠، والديلمي في مسند الفردوس، ٢ / ١٩٠، الرقم: ٢٩٤٩، والحسيني في البيان والتعريف، ١ / ٢٩٤، الرقم: ٧٨٤، والهندي في كنزالعمال، ١١ / ٤٠٢، الرقم: ٣١٨٧٠، والهيثمي في مجمع الزوائد، ٨ / ٢١٤.

الحديث رقم ٧٤: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب: الدعوات عن رسول الله ﷺ، باب: (٩٩)، ٥ / ٥٤٣، الرقم: ٣٥٣٢، وفي كتاب: المناقب عن رسول الله ﷺ، ←

إِلَى رَسُوْلِ اللهِ ﷺ فَكَأَنَّهُ سَمِعَ شَيْئًا، فَقَامَ النَّبِيُّ ﷺ عَلَى الْمِنْبَرِ فَقَالَ: مَنْ أَنَا؟ قَالُوْا: أَنْتَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ عَلَيْكَ السَّلَامُ قَالَ: أَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ إِنَّ اللهَ خَلَقَ الْخَلْقَ فَجَعَلَنِي فِي خَيْرِهِمْ فِرْقَةً، ثُمَّ جَعَلَهُمْ فِرْقَتَيْنِ فَجَعَلَنِي فِي خَيْرِهِمْ فِرْقَةً، ثُمَّ جَعَلَهُمْ قَبَائِلَ فَجَعَلَنِي فِي خَيْرِهِمْ قَبِيْلَةً، ثُمَّ جَعَلَهُمْ بُيُوْتًا فَجَعَلَنِي فِي خَيْرِهِمْ بَيْتًا وَخَيْرِهِمْ نَسَبًا. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَحْمَدُ.

وَقَالَ أَبُوْعِيْسَى: هَذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ.

’’حضرت مطلب بن ابی وداعہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضرت عباس رضی اللہ عنہ ایک مرتبہ حضور نبی اکرم ﷺ کی خدمتِ اقدس میں حاضر ہوئے اور وہ اس وقت (کافروں سے کچھ ناشائستہ کلمات) سن کر (غصہ کی حالت میں تھے پس واقعہ پر مطلع ہوکر) حضور نبی اکرم ﷺ منبر پر تشریف فرما ہوئے اور فرمایا: میں کون ہوں؟ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: آپ پر سلامتی ہو آپ رسولِ خدا ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: میں محمد بن عبد اللہ بن عبد المطلب ہوں۔ خدا نے مخلوق کو پیدا کیا تو مجھے بہترین خلق (یعنی انسانوں) میں پیدا کیا، پھر مخلوق کو دو حصوں میں تقسیم کر دیا (یعنی عرب و عجم)، تو مجھے بہترین طبقہ (یعنی عرب) میں داخل کیا۔ پھر ان کے مختلف قبائل بنائے تو مجھے بہترین قبیلہ (یعنی قریش) میں داخل فرمایا، پھر ان کے گھرانے بنائے تو مجھے بہترین گھرانہ (یعنی بنو ہاشم) میں داخل کیا اور بہترین نسب والا بنایا، (اس لئے میں ذاتی شرف اور حسب و نسب ہر ایک لحاظ سے تمام مخلوق سے افضل ہوں)۔‘‘

٦٢٣/ ٧٥۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی الله عنه قَالَ: قَالُوْا: يَا رَسُوْلَ اللهِ، مَتَى

------ باب: فی فضل النبي ﷺ، ٥/ ٥٨٤، الرقم: ٣٦٠٧۔٣٦٠٨، وأحمد بن حنبل فی المسند، ١/ ٢١٠، الرقم: ١٧٨٨، والبيهقی في دلائل النبوة، ١/ ١٤٩، والديلمی فی مسند الفردوس، ١/ ٤١، الرقم: ٩٥، والحسينی في البيان والتعريف، ١/ ١٧٨، الرقم: ٤٦٦، والهندی فی كنز العمال، ١١/ ٤١٥، الرقم: ٣١٩٥٠۔

الحديث رقم ٧٥: أخرجه الترمذي فی السنن، كتاب: المناقب عن رسول الله ﷺ، باب: في فضل النبي ﷺ، ٥/ ٥٨٥، الرقم: ٣٦٠٩، وأحمد بن حنبل فی المسند، ٤/ ٦٦، ٥/ ٥٩، ٣٧٩، الرقم: ٢٣٦٢٠، والحاكم في المستدرك، ٢/ ٦٦٥۔٦٦٦، ←

وَجَبَتْ لَکَ النُّبُوَّةُ قَالَ: وَآدَمُ بَيْنَ الرُّوْحِ وَالْجَسَدِ.

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالْحَاكِمُ.

وَقَالَ أَبُوْعِيْسَى: هَذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

...... الرقم: ٤٢٠٩-٤٢١٠، وابن أبی شيبة فی المصنف، ٧/ ٣٦٩، الرقم: ٣٦٥٥٣، والطبراني في المعجم الأوسط، ٤/ ٢٧٢، الرقم: ٤١٧٥، وفی المعجم الکبير، ١٢/ ٩٢،١١٩، الرقم: ١٢٥٧١، ١٢٦٤٦، ٢٠/ ٣٥٣، الرقم: ٨٣٣، وأبو نعيم فی حلية الأولياء، ٧/ ١٢٢، ٩/ ٥٣، وفي دلائل النبوة، ١/ ١٧، والبخاري في التاريخ الکبير، ٧/ ٣٧٤، الرقم: ١٦٠٦، والخلال في السنة، ١/ ١٨٨، الرقم: ٢٠٠، إسناده صحيح، وابن أبي عاصم في السنة، ١/ ١٧٩، الرقم: ٤١١، إسناده صحيح، والشيباني في الآحاد والمثاني، ٥/ ٣٤٧، الرقم: ٢٩١٨، وعبد الله بن أحمد في السنة، ٢/ ٣٩٨، الرقم: ٨٦٤، إسناده صحيح، وابن سعد في الطبقات الکبری، ١/ ١٤٨، ٧/ ٦٠، وابن حبان في الثقات، ١/ ٤٧، وابن قانع في معجم الصحابة، ٢/ ١٢٧، الرقم: ٥٩١، ٣/ ١٢٩، ١١٠٣، وابن خياط في الطبقات، ١/ ٥٩،١٢٥، والمقدسي في الأحاديث المختارة، ٩/ ١٤٢-١٤٣، الرقم: ١٢٣-١٢٤، وأبوالمحاسن في معتصر المختصر، ١/ ١٠، وفي الإکمال، ١/ ٤٢٨، الرقم: ٨٩٨، والديلمي في مسند الفردوس، ٣/ ٢٨٤، الرقم: ٤٨٤٥، وابن عساکر في تاريخ دمشق الکبير، ٢٦/ ٣٨٢، ٤٥/ ٤٨٨-٤٨٩، واللالکائي في اعتقاد أهل السنة، ٤/ ٧٥٣، الرقم: ١٤٠٣، والخطيب البغدادی في تاريخ بغداد، ٣/ ٧٠، الرقم: ١٠٣٢، ٥/ ٨٢، الرقم: ٢٤٧٢، ١٠/ ١٤٦، الرقم: ٥٢٩٢، والقزويني في التدوين في أخبار قزوين، ٢/ ٢٤٤، والعسقلانی في تهذيب التهذيب، ٥/ ١٤٧، الرقم: ٢٩٠، وفي الإصابة، ٦/ ٢٣٩، وفي تعجيل المنفعة، ١/ ٥٤٢، الرقم: ١٥١٨، وابن عبد البر في الاستيعاب، ٤/ ١٤٨٨، الرقم: ٢٥٨٢، والذهبي في سير أعلام النبلاء، ٧/ ٣٨٤، ١١/ ١١٠، وقال: هذا حديث صالح السند، والسيوطي في الخصائص الکبری، ١/ ٧-٨،١٨، وفي الحاوي للفتاوی، ٢/ ١٠٠، وابن کثير في البداية والنهاية، ٢/ ٣٠٧، ٣٢٠-٣٢١، والجرجانی في تاريخ جرجان، ١/ ٣٩٢، الرقم: ٦٥٣، والقسطلاني في المواهب اللدنية، ١/ ٦٠، والهيثمي في مجمع الزوائد، ٨/ ٢٢٣، وقال: رواه الطبراني والبزار، وذکره الألباني في سلسلة الأحاديث الصحيحة، ٤/ ٤٧١، الرقم: ١٨٥٦.

وَقَالَ الْهَيْثَمِيُّ: رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالطَّبَرَانِيُّ وَرِجَالُهُ رِجَالُ الصَّحِيْحِ.

وفي رواية: عَنْ مَيْسَرَةَ الْفَجْرِ رضي الله عنه قَالَ: قُلْتُ لِرَسُوْلِ اللهِ ﷺ: مَتَى كُنْتَ نَبِيًّا؟ قَالَ: وَآدَمُ بَيْنَ الرُّوْحِ وَالْجَسَدِ.

رَوَاهُ الْحَاكِمُ وَالطَّبَرَانِيُّ وَالْبُخَارِيُّ فِي الْكَبِيْرِ.

وَقَالَ الْحَاكِمُ: هَذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الإِسْنَادِ.

وفي رواية: عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما قَالَ: قِيْلَ: يَارَسُوْلَ اللهِ، مَتَى كُتِبْتَ نَبِيًّا؟ قَالَ: وَآدَمُ بَيْنَ الرُّوْحِ وَالْجَسَدِ.

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالطَّبَرَانِيُّ وَاللَّفْظُ لَهُ وَابْنُ أَبِي عَاصِمٍ.

إِسْنَادُهُ صَحِيْحٌ وَرِجَالُهُ كُلُّهُمْ ثِقَاتٌ رِجَالُ الصَّحِيْحِ.

وَقَالَ الذَّهَبِيُّ: هَذَا حَدِيْثٌ صَالِحُ السَّنَدِ.

وفي رواية عنه: قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، مَتَى أُخِذَ مِيْثَاقُكَ؟ قَالَ: وَآدَمُ بَيْنَ الرُّوْحِ وَالْجَسَدِ. رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ.

وفي رواية: عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ شَقِيْقٍ عَنْ رَجُلٍ، قَالَ: قُلْتُ: يَارَسُوْلَ اللهِ، مَتَى جُعِلْتَ نَبِيًّا؟ قَالَ: وَآدَمُ بَيْنَ الرُّوْحِ وَالْجَسَدِ.

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَرِجَالُهُ رِجَالُ الصَّحِيْحِ.

وفي رواية: عَنْ عُمَرَ رضي الله عنه قَالَ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، مَتَى جُعِلْتَ نَبِيًّا؟ قَالَ: وَآدَمُ مُنْجَدِلٌ فِي الطِّيْنِ.

رَوَاهُ أَبُوْنُعَيْمٍ كَمَا ذَكَرَ السُّيُوْطِيُّ وَابْنُ كَثِيْرٍ.

وفي رواية: عَنْ عَامِرٍ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ رَجُلٌ لِلنَّبِيِّ ﷺ: مَتَى اسْتُنْبِئْتَ؟ فَقَالَ: وَآدَمُ بَيْنَ الرُّوْحِ وَالْجَسَدِ حِيْنَ أُخِذَ مِنِّي الْمِيْثَاقُ.

رَوَاهُ ابْنُ سَعْدٍ.

’’حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت فرماتے ہیں کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنھم نے عرض کیا: یا رسول اللہ! آپ کے لئے نبوت کب واجب ہوئی؟ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: (میں اس وقت بھی نبی تھا) جبکہ حضرت آدم علیہ السلام کی تخلیق ابھی روح اور جسم کے درمیانی مرحلہ میں تھی (یعنی روح اور جسم کا باہمی تعلق بھی ابھی قائم نہ ہوا تھا)۔‘‘

’’حضرت میسرہ فجر رضی اللہ عنہ روایت فرماتے ہیں کہ میں نے حضور نبی اکرم ﷺ سے پوچھا: (یا رسول اللہ!) آپ کب نبوت سے سرفراز کیے گئے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: (میں اس وقت بھی نبی تھا) جب حضرت آدم علیہ السلام کی تخلیق ابھی روح اور مٹی کے مرحلہ میں تھی۔‘‘

’’حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ سے پوچھا گیا: (یا رسول اللہ!) آپ کے لئے کب نبوت فرض کی گئی؟ آپ ﷺ نے فرمایا: (میں اس وقت بھی نبی تھا جبکہ) حضرت آدم علیہ السلام کی تخلیق ابھی روح اور مٹی کے مرحلہ میں تھی۔‘‘

’’اور ایک روایت میں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ انہوں نے فرمایا کہ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! آپ سے میثاق (یعنی وعدۂ نبوت) کب لیا گیا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: (میں اس وقت بھی نبی تھا) جبکہ حضرت آدم علیہ السلام کی تخلیق ابھی روح اور جسم کے درمیانی مرحلہ میں تھی۔‘‘

’’اور ایک روایت میں حضرت عبداللہ بن شقیق رضی اللہ عنہ نے ایک صحابی سے روایت کی کہ انہوں نے بیان کیا کہ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! آپ کب نبی بنائے گئے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: (میں اس وقت بھی نبی تھا) جبکہ حضرت آدم علیہ السلام کی تخلیق ابھی روح اور جسم کے درمیانی مرحلہ میں تھی۔‘‘

’’ایک اور روایت میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! آپ کو کب نبی بنایا گیا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: (میں اس وقت بھی نبی تھا) جب حضرت آدم علیہ السلام (کا جسم ابھی) مٹی میں گندھا ہوا تھا۔‘‘

’’اور ایک روایت میں حضرت عامر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک شخص نے حضور نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں عرض کیا: (یا رسول اللہ!) آپ کب شرف نبوت سے سرفراز کیئے گئے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: جب مجھ سے میثاقِ نبوت لیا گیا تھا اس وقت حضرت آدم علیہ السلام روح اور جسم کے درمیانی مرحلہ میں تھے۔‘‘

٦٢٤ / ٧٦ـ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ رضي الله عنهما قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللهِ بِأَبِي أَنْتَ وَأُمِّي، أَخْبِرْنِي عَنْ أَوَّلِ شَيءٍ خَلَقَهُ اللهُ تعَالَى قَبْلَ الْأَشْيَاءِ؟ قَالَ: يَا جَابِرُ، إِنَّ اللهَ تَعَالَى قَدْ خَلَقَ قَبْلَ الْأَشْيَاءِ نُوْرَ نَبِيِّکَ مِنْ نُوْرِهِ، فَجَعَلَ ذٰلِکَ النُّوْرَ يَدُوْرُ بِالْقُدْرَةِ حَيْثُ شَاءَ اللهُ تَعَالَى، وَلَمْ يَكُنْ فِي ذٰلِکَ الْوَقْتِ لَوْحٌ وَلَا قَلَمٌ، وَلَا جَنَّةٌ وَلَا نَارٌ، وَلَا مَلَکٌ وَلَا سَمَاءٌ، وَلَا أَرْضٌ وَلَا شَمْسٌ وَلَا قَمَرٌ، وَلَا جِنِّيٌّ، وَلَا إِنْسِيٌّ، فَلَمَّا أَرَادَ اللهُ تَعَالَى أَنْ يَخْلُقَ الْخَلْقَ قَسَمَ ذٰلِکَ النُّورَ أَرْبَعَةَ أَجْزَاءٍ: فَخَلَقَ مِنَ الْجُزْءِ الْأَوَّلِ الْقَلَمَ، وَمِنَ الثَّانِي: اللَّوْحَ وَمِنَ الثَّالِثِ: الْعَرْشَ، ثُمَّ قَسَمَ الْجُزْءَ الرَّابِعَ أَرْبَعَةَ أَجْزَاءٍ فَخَلَقَ مِنَ الْأَوَّلِ: حَمَلَةَ الْعَرْشِ، وَمِنَ الثَّانِي: الْكُرْسِيَّ وَمِنَ الثَّالِثِ: بَاقِيَ الْمَلَائِكَةِ، ثُمَّ قَسَمَ الْجُزْءَ الرَّابِعَ أَرْبَعَةَ أَجْزَاءٍ، فَخَلَقَ مِنَ الْأَوَّلِ: السَّمٰوَاتِ، وَمِنَ الثَّانِي: الْأَرْضِيْنَ وَمِنَ الثَّالِثِ: الْجَنَّةَ وَالنَّارَ ...... الحديث. رَوَاهُ عَبْدُ الرَّزَّاقِ.

''حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما سے مروی ہے فرمایا کہ میں نے بارگاہِ رسالت مآب ﷺ میں عرض کیا: یا رسول اللہ! میرے ماں باپ آپ پر قربان! مجھے بتائیں کہ اللہ تعالیٰ نے سب سے پہلے کس چیز کو پیدا کیا؟ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اے جابر! بے شک اللہ تعالیٰ نے تمام مخلوق (کو پیدا کرنے) سے پہلے تیرے نبی کا نور اپنے نور (کے فیض)

الحديث رقم ٧٦: أخرجه عبد الرزاق في المصنف (الجزء المفقود من الجزء الأول من المصنف)، ١/ ٦٣، الرقم: ٦٣، والقسطلاني في المواهب اللدنية، ١/ ٧١، وقال: أخرجه عبد الرزاق بسنده، والزرقاني في شرح المواهب اللدنية، ١/ ٨٩ـ٩١، والعجلوني في كشف الخفاء، ١/ ٣١١، الرقم: ٨٢٧، وقال: رواه عبد الرزاق بسنده عن جابر بن عبد الله رضي الله عنهما، والعيدروسي في تاريخ النور السافر، ١/ ٨، وقال: رواه عبد الرزاق بسنده، والحلبي في السيرة، ١/ ٥٠، والتهانوي في نشر الطيب، ١/ ١٣.

سے پیدا فرمایا، یہ نور اللہ تعالیٰ کی مشیت سے جہاں اس نے چاہا سیر کرتا رہا۔ اس وقت نہ لوح تھی نہ قلم، نہ جنت تھی نہ دوزخ، نہ (کوئی) فرشتہ تھا نہ آسمان تھا نہ زمین، نہ سورج تھا نہ چاند، نہ جن تھے اور نہ انسان، جب اللہ تعالیٰ نے ارادہ فرمایا کہ مخلوق کو پیدا کرے تو اس نے اس نور کو چار حصوں میں تقسیم کر دیا۔ پہلے حصہ سے قلم بنایا، دوسرے حصہ سے لوح اور تیسرے حصہ سے عرش بنایا۔ پھر چوتھے حصہ کو (مزید) چار حصوں میں تقسیم کیا تو پہلے حصہ سے عرش اٹھانے والے فرشتے بنائے اور دوسرے حصہ سے کرسی اور تیسرے حصہ سے باقی فرشتے پیدا کئے۔ پھر چوتھے حصہ کو مزید چار حصوں میں تقسیم کیا تو پہلے حصہ سے آسمان بنائے، دوسرے حصہ سے زمین اور تیسرے حصہ سے جنت اور دوزخ بنائی ...... یہ طویل حدیث ہے۔‘‘

فَصْلٌ فِي عَدَمِ نَظِيْرِ النَّبِيِّ ﷺ فِي الْكَوْنِ

﴿ کائنات میں حضور ﷺ کی مثل نہ ہونے کا بیان ﴾

٦٢٥ / ٧٧۔ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضي الله عنهما قَالَ: نَهَى رَسُوْلُ اللهِ ﷺ عَنِ الْوِصَالِ، قَالُوْا: إِنَّکَ تُوَاصِلُ، قَالَ: إِنِّي لَسْتُ مِثْلَكُمْ إِنِّي أُطْعَمُ وَأُسْقَى. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَهَذَا لَفْظُ الْبُخَارِيِّ.

’’حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے صومِ وِصال (یعنی سحری و افطاری کے بغیر مسلسل روزے رکھنے) سے منع فرمایا۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: یا رسول اللہ! آپ تو وصال کے روزے رکھتے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: میں ہرگز تمہاری مثل نہیں ہوں، مجھے تو (اپنے رب کے ہاں) کھلایا اور پلایا جاتا ہے۔‘‘

٦٢٦ / ٧٨۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی الله عنه قَالَ: نَهَى رَسُوْلُ اللهِ ﷺ عَنِ الْوِصَالِ

الحديث رقم ٧٧: أخرجه البخاري فی الصحيح، كتاب: الصوم، باب: الوصال ومن قال: ليس فی اللّيلِ صيامٌ، ٢ / ٦٩٣، الرقم: ١٨٦١، ومسلم فی الصحيح، كتاب: الصيام، باب: النهی عن الوصال فی الصوم، ٢ / ٧٧٤، الرقم: ١١٠٢، وأبو داود فی السنن، كتاب: الصوم، باب: فی الوصال، ٢ / ٣٠٦، الرقم: ٢٣٦٠، والنسائی فی السنن الكبری، ٢ / ٢٤١، الرقم: ٣٢٦٣، ومالك فی الموطأ، ١ / ٣٠٠، الرقم: ٦٦٧، وأحمد بن حنبل فی المسند، ٢ / ١٠٢، الرقم: ٥٧٩٥، وابن حبان فی الصحيح، ٨ / ٣٤١، الرقم: ٣٥٧٥، وابن أبی شيبة فی المصنف، ٢ / ٣٣٠، الرقم: ٩٥٨٧، وعبد الرزاق فی المصنف، ٤ / ٢٦٨، الرقم: ٧٧٥٥، والبيهقی فی السنن الكبری، ٤ / ٢٨٢، الرقم: ٨١٥٧.

الحديث رقم ٧٨: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: الحدود، باب: حُكم التعزير والأدب، ٦ / ٢٥١٢، رقم: ٦٤٥٩، وفي كتاب: التمني، باب ما يجوز من اللو، ٦ / ٢٦٤٦، رقم: ٦٨١٥، ومسلم في الصحيح، كتاب: الصيام، باب: النهي عن الوصال في الصوم، ٢ / ٧٧٤، رقم: ١١٠٣، والنسائي في السنن الكبرى، ٢ / ٢٤٢، رقم: ٣٢٦٤، والدارمي في السنن، كتاب: الصوم، باب: النهي عن الوصال في الصوم، ٢ / ١٥، رقم: ١٧٠٦، والطبراني في المعجم الأوسط، ←

فِي الصَّوْمِ فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ: إِنَّکَ تُوَاصِلُ يَا رَسُوْلَ اللهِ. قَالَ: وَأَيُّكُمْ مِثْلِي؟ إِنِّي أَبِيْتُ يُطْعِمُنِي رَبِّي وَيَسْقِيْنِ...... الحديث.

مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَهَذَا لَفْظُ الْبُخَارِيِّ.

’’حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو صومِ وصال سے منع فرمایا تو بعض صحابہ نے آپ ﷺ سے عرض کیا: یا رسول اللہ! آپ خود تو صومِ وصال رکھتے ہیں! آپ ﷺ نے فرمایا: تم میں سے کون میری مثل ہوسکتا ہے؟ میں تو اس حال میں رات بسر کرتا ہوں کہ میرا رب مجھے کھلاتا بھی ہے اور پلاتا بھی ہے۔‘‘

٦٢٧ / ٧٩. عَنْ عَائِشَةَ رضي الله عنها قَالَتْ: نَهَى رَسُوْلُ اللهِ ﷺ عَنِ الْوِصَالِ رَحْمَةً لَهُمْ، فَقَالُوْا: إِنَّکَ تُوَاصِلُ! قَالَ: إِنِّي لَسْتُ كَهَيْئَتِكُمْ، إِنِّي يُطْعِمُنِي رَبِّي وَيَسْقِيْنِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

’’حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے لوگوں پر شفقت کے باعث انہیں وصال کے روزے رکھنے سے منع فرمایا تو صحابہ کرام نے عرض کیا: (یا رسول اللہ!) آپ تو وصال کے روزے رکھتے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: میں تم جیسا نہیں ہوں۔ مجھے تو میرا رب کھلاتا بھی ہے اور پلاتا بھی ہے۔‘‘

------ ٢ / ٦٨، رقم: ١٢٧٤، والدارقطني في العلل الواردة في الأحاديث النبوية، ٩ / ٢٣٢.

الحديث رقم ٧٩: أخرجه البخارى فى الصحيح، كتاب: الصوم، باب: الوصال ومن قال: ليس فى اللّيل صيامٌ، ٢ / ٦٩٣، الرقم: ١٨٦٣، وفى كتاب: التمنى، باب: ما يَجُوْزُ مِنَ اللَّوْ، ٦ / ٢٦٤٥، الرقم: ٦٨١٥، ومسلم فى الصحيح، كتاب: الصيام، باب: النهى عن الوصال في الصوم، ٢ / ٧٧٦، الرقم: ١١٠٥، وأحمد بن حنبل فى المسند، ٢ / ١٥٣، الرقم: ٦٤١٣، والبيهقى فى السنن الكبرى، ٤ / ٢٨٢، الرقم: ٨١٦١، وابن راهويه فى المسند، ٢ / ١٦٨، الرقم: ٦٦٩، وأبوالمحاسن فى معتصر المختصر، ١ / ١٥٠، وابن رجب فى جامع العلوم والحكم، ١ / ٤٣٧.

٦٢٨ / ٨٠۔ عَنْ أَنَسٍ رضی الله عنه قَالَ: وَاصَلَ النَّبِيُّ ﷺ آخِرَ الشَّهْرِ، وَوَاصَلَ أُنَاسٌ مِنَ النَّاسِ، فَبَلَغَ النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ: لَوْ مُدَّ بِيَ الشَّهْرُ، لَوَاصَلْتُ وِصَالاً يَدَعُ الْمُتَعَمِّقُوْنَ تَعَمُّقَهُمْ، إِنِّي لَسْتُ مِثْلَكُمْ، إِنِّي أَظَلُّ يُطْعِمُنِي رَبِّي وَيَسْقِيْنِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

’’حضرت انس رضی الله عنه روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے مہینے کے آخر میں سحری افطاری کے بغیر مسلسل روزے رکھنے شروع کر دیئے تو بعض دیگر لوگوں نے بھی وصال کے روزے رکھے۔ حضور نبی اکرم ﷺ تک جب یہ بات پہنچی تو آپ ﷺ نے فرمایا: اگر یہ رمضان کا مہینہ میرے لیے اور لمبا ہو جاتا تو میں مزید وصال کے روزے رکھتا تاکہ میری برابری کرنے والے میری برابری کرنا چھوڑ دیتے۔ میں قطعًا تمہاری مثل نہیں ہوں، مجھے تو میرا رب (اپنے ہاں) کھلاتا بھی ہے اور پلاتا بھی ہے۔‘‘

٦٢٩ / ٨١۔ عَنْ أَنَسٍ رضی الله عنه عَنْ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ قَالَ: أَتِمُّوا الرُّكُوْعَ

الحديث رقم ٨٠: أخرجه البخارى فى الصحيح، كتاب: التمنى، باب: ما يجوز من اللَّوْ وقوله تعالى: لَوْ أَنَّ لِيْ بِكُمْ قُوَّةً، [هود:٨٠]، ٦/ ٢٦٤٥، الرقم: ٦٨١٤، ومسلم فى الصحيح، كتاب: الصيام، باب: النهى عن الوصال فى الصوم، ٢/ ٧٧٦، الرقم: ١١٠٤، وأحمد بن حنبل فى المسند، ٣/ ١٢٤، الرقم: ١٢٢٧٠، ١٣٠٣٥، ١٣٠٩٢، ١٣٦٨١، وابن حبان فى الصحيح، ١٤/ ٣٢٥، الرقم: ٦٤١٤، والبهيقى فى السنن الكبرى، ٤/ ٢٨٢، الرقم: ٨١٦٠، وابن أبى شيبة فى المصنف، ٢/ ٣٣٠، الرقم: ٩٥٨٥، وأبويعلى فى المسند، ٦/ ٣٦، الرقم: ٣٢٨٢، ٣٥٠١، وعبد بن حميد فى المسند، ١/ ٤٠٠، الرقم: ١٣٥٣۔

الحديث رقم ٨١: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: الأيمان والنذور، باب: كيف كانت يمين النبي ﷺ، ٦/ ٢٤٤٩، الرقم: ٦٢٦٨، ومسلم فى الصحيح، كتاب: الصلاة، باب: الأمر بتحسين الصلاةو إتمامها والخشوع فيها، ١/ ٣٢٠، الرقم: ٤٢٥، والنسائي في السنن، كتاب: التطبيق، باب: الأمر بإتمام السجود، ٢/ ٢١٦، الرقم: ١١١٧، وفي السنن الكبرى، ١/ ٢٣٥، الرقم: ٧٠٤، وأحمد بن حنبل فى المسند، ٣/ ١١٥، الرقم: ١٢١٦٩، وأبو يعلى في المسند، ٥/ ٣٤١، الرقم: ٢٩٧١، وعبد بن حميد في المسند، ١/ ٣٥٤، الرقم: ١١٧٠۔

وَالسُّجُوْدَ فَوَاللهِ إِنِّي لَأَرَاكُمْ مِنْ بَعْدِ ظَهْرِي إِذَا مَا رَكَعْتُمْ وَإِذَا مَا سَجَدْتُمْ. وفي حديث سعيد: إِذَا رَكَعْتُمْ وَإِذَا سَجَدْتُمْ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

''حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: رکوع اور سجود کو اچھی طرح سے ادا کیا کرو۔ اللہ کی قسم! بلاشک و شبہ میں اپنی پشت کے پیچھے سے بھی تمہارے رکوع وسجود کو دیکھتا ہوں۔ اور حضرت سعید کے الفاظ ہیں کہ میں تمہیں رکوع اور سجدہ کی حالت میں بھی دیکھتا ہوں۔''

٦٣٠ / ٨٢۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ: هَلْ تَرَوْنَ قِبْلَتِي هَاهُنَا؟ فَوَاللهِ! مَا يَخْفَى عَلَيَّ خُشُوْعُكُمْ وَلَا رُكُوْعُكُمْ، إِنِّي لَأَرَاكُمْ مِنْ وَرَاءِ ظَهْرِي. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

''حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کیا تم یہی دیکھتے ہو کہ میرا منہ ادھر ہے؟ اللہ کی قسم! مجھ سے تمہارے (دلوں کی حالت اور ان کا) خشوع و خضوع پوشیدہ ہے نہ تمہارے (ظاہری حالت کے) رکوع، میں تمہیں اپنی پشت پیچھے سے بھی (اسی طرح) دیکھتا ہوں (جیسے اپنے سامنے سے دیکھتا ہوں)۔''

٦٣١ / ٨٣۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: صَلَّى بِنَا رَسُوْلُ اللهِ ﷺ يَوْمًا

الحديث رقم ٨٢: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: الصلاة، باب: عظة الإمام الناس في إتمام الصلاة وذكر القبلة، ١ / ١٦١، الرقم: ٤٠٨، وفي كتاب: الأذان، باب: الخشوع في الصلاة، ١ / ٢٥٩، الرقم: ٧٠٨، ومسلم في الصحيح، كتاب: الصلاة، باب: الأمر بتحسين الصلاة وإتمامها والخشوع فيها، ١ / ٢٥٩، الرقم: ٤٢٤، وأحمد بن حنبل في المسند، ٢ / ٣٠٣، ٣٦٥، ٣٧٥، الرقم: ٨٠١١، ٨٧٥٦، ٨٨٦٤۔

الحديث رقم ٨٣: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب: الصلاة، باب: الأمر بتحسين الصلاة وإتمامها والخشوع فيها، ١ / ٣١٩، الرقم: ٤٢٣، والنسائي في السنن، كتاب: الإمامة، باب: الركوع دون الصف، ٢ / ١١٨، الرقم: ٨٧٢، وفي السنن الكبرى، ١ / ٣٠٣، الرقم: ٩٤٤، وأبو عوانة في المسند، ٢ / ١٠٥، والبيهقي في ←

ثُمَّ انْصَرَفَ، فَقَالَ: يَا فُلَانُ! أَلاَ تُحْسِنُ صَلَاتَكَ؟ أَلاَ يَنْظُرُ الْمُصَلِّي إِذَا صَلَّى كَيْفَ يُصَلِّي؟ فَإِنَّمَا يُصَلِّي لِنَفْسِهِ، إِنِّي وَاللهِ! لَأُبْصِرُ مِنْ وَرَائِي كَمَا أُبْصِرُ مِنْ بَيْنِ يَدَيَّ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالنَّسَائِيُّ.

''حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک روز ہمیں جماعت کرانے کے بعد رخ انور پھیرا، پھر ایک شخص کی طرف متوجہ ہو کر فرمایا: اے شخص! تم نے نماز اچھی طرح کیوں نہیں ادا کی؟ کیا نمازی نماز ادا کرتے وقت یہ غور نہیں کرتا کہ وہ کس طرح نماز پڑھ رہا ہے؟ وہ محض اپنے لئے نماز پڑھتا ہے۔ خدا کی قسم! میں تمہیں اپنی پشت پیچھے بھی ایسے ہی دیکھتا ہوں جیسا کہ سامنے سے دیکھتا ہوں۔''

٦٣٢ / ٨٤۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: صَلَّى بِنَا رَسُوْلُ اللهِ ﷺ الظُّهْرَ وَفِي مُؤَخَّرِ الصُّفُوْفِ رَجُلٌ، فَأَسَاءَ الصَّلَاةَ، فَلَمَّا سَلَّمَ نَادَاهُ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: يَا فُلَانُ! أَلاَ تَتَّقِي اللهَ؟ أَلاَ تَرَى كَيْفَ تُصَلِّي؟ إِنَّكُمْ تَرَوْنَ أَنَّهُ يَخْفَى عَلَيَّ شَيْءٌ مِمَّا تَصْنَعُوْنَ؟ وَاللهِ إِنِّي لَأَرَى مِنْ خَلْفِي كَمَا أَرَى مِنْ بَيْنِ يَدَيَّ. رَوَاهُ أَحْمَدُ وَابْنُ خُزَيْمَةَ.

''حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ایک مرتبہ حضور نبی اکرم ﷺ نے ہمیں نماز ظہر پڑھائی، آخری صفوں میں ایک شخص تھا جس نے اپنی نماز خراب کر دی۔ جب حضور نبی اکرم ﷺ نے سلام پھیرا تو اسے پکارا: اے فلاں! کیا تو اللہ سے نہیں ڈرتا؟ کیا تو نہیں دیکھتا کہ تو کس طرح نماز پڑھ رہا ہے؟ تم یہ سمجھتے ہو جو تم کرتے ہو اس میں سے مجھ پر کچھ پوشیدہ

.......السنن الكبرى، ٢ / ٢٩٠، الرقم: ٣٣٩٨، وفي السنن الصغرى، ١ / ٤٩٥، الرقم: ٨٧٨، وفي شعب الإيمان، ٣ / ١٣٤، الرقم: ٣١١٣، والمنذري في الترغيب والترهيب، ١ / ٢٠٢، الرقم: ٧٦٨.

الحديث رقم ٨٤: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ٢ / ٤٤٩، الرقم: ٩٧٩٥، وابن خزيمة في الصحيح، ١ / ٣٣٢، الرقم: ٦٦٤، والعسقلاني في فتح البارى، ٢ / ٢٢٦.

رہ جاتا ہے؟ اللہ کی قسم! میں اپنی پشت پیچھے بھی اسی طرح دیکھتا ہوں جس طرح اپنے سامنے دیکھتا ہوں۔‘‘

٦٣٣ / ٨٥۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی الله عنه عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: أَنَا أَوَّلُ مَنْ تَنْشَقُّ عَنْهُ الْأَرْضُ فَأُكْسَى حُلَّةً مِنْ حُلَلِ الْجَنَّةِ، ثُمَّ أَقُوْمُ عَنْ يَمِيْنِ الْعَرْشِ لَيْسَ أَحَدٌ مِنَ الْخَلَائِقِ يَقُوْمُ ذٰلِکَ الْمَقَامَ غَيْرِي. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

وَقَالَ أَبُوْعِيْسَى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ.

’’حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میں سب سے پہلا شخص ہوں جس کی زمین (یعنی قبر) شق ہوگی، پھر مجھے ہی جنت کے جوڑوں میں سے ایک جوڑا پہنایا جائے گا، پھر میں عرش کی دائیں جانب (مقامِ محمود پر) کھڑا ہوں گا، اس مقام پر مخلوق میں سے میرے سوا کوئی نہیں کھڑا ہوگا۔‘‘

الحديث رقم ٨٥: أخرجه الترمذي فی السنن، کتاب: المناقب عن رسول الله ﷺ، باب: في فضل النبي ﷺ، ٥ / ٥٨٥، الرقم: ٣٦١١، والمبارکفوری في تحفة الأحوذی، ٧ / ٩٢، والمناوي في فيض القدير، ٣ / ٤١۔

فَصْلٌ فِي تَعْظِيمِ النَّبِيِّ ﷺ

﴿حضور نبی اکرم ﷺ کی تعظیم کا بیان﴾

٦٣٤ / ٨٦۔ عَنْ أَبِي قَتَادَةَ رضی الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: إِذَا أُقِيْمَتِ الصَّلَاةُ، فَلَا تَقُوْمُوْا حَتَّى تَرَوْنِي. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

''حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جب نماز کے لیے اِقامت کہی جائے تو کھڑے نہ ہوا کرو یہاں تک کہ تم مجھے دیکھ لو (یعنی میرے ادب و تعظیم میں کھڑے ہوا کرو)۔''

الحديث رقم ٨٦: أخرجه البخاری فی الصحيح، کتاب: الأذان، باب: متی يقومُ الناسُ إذا رأوا الإمام عند الإقامة، ١ / ٢٢٨، الرقم: ٦١١، وفی باب: لا يسعی إلی الصلاة مستعجلًا، ولْيَقُم بِالسکينة والوقارِ، ١ / ٢٢٨، الرقم: ٦١٢، وفی کتاب: الجمعة، باب: المشّي إِلى الجُمُعَةِ، ١ / ٣٠٨، الرقم: ٨٦٧، ومسلم فی الصحيح، کتاب: المساجد، باب: متی يقوم الناس للصلاة، ١ / ٤٢٢، الرقم: ٦٠٤۔٦٠٦، والترمذی فی السنن، کتاب: الجمعة عن رسول الله ﷺ، باب: ما جاء فی الکلام بعد نزول الإمام من المنبر، ٢ / ٣٩٤، الرقم: ٥١٧، وفی أبواب: العيدين، باب: کراهية أن يَنْتَظِر النَّاسُ الإِمامَ وهم قيامٌ عند افْتِتاح الصَّلَاةِ، ٢ / ٤٨٧، الرقم: ٥٩٢، وأبو داود فی السنن، کتاب: الصلاة، باب: فی الصلاة تقام ولم يأت الإمام ينتظرونه قعودا، ١ / ١٤٨، الرقم: ٥٣٩، والنسائی فی السنن، کتاب: الأذان، باب: إقامة المؤذن عند خروج الإمام، ٢ / ٣١، الرقم: ٦٨٧، والدارمی فی السنن، ١ / ٣٢٣، الرقم: ١٢٦٢، وابن حبان فی الصحيح، ٥ / ٥١، الرقم: ١٧٥٥، وابن خزيمة فی الصحيح، ٣ / ١٤، الرقم: ١٥٢٦، وعبد الرزاق فی المصنف، ١ / ٥٠٤، الرقم: ١٩٣٢، وأحمد بن حنبل فی المسند، ٥ / ٣٠٤، الرقم: ٢٢٦٤٠، ٢٢٦٤٩، ٢٢٦٦٦، ٢٢٦٧٥، ٢٢٧٠٢، وأبو يعلی فی المسند، ١ / ١٨١، الرقم: ٢٠٧، والبيهقی فی السنن الکبری، ٢ / ٢٠، الرقم: ٢١١٩۔

٦٣٥ / ٨٧۔ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ الْأَنْصَارِيِّ ﷺ وَكَانَ تَبِعَ النَّبِيَّ ﷺ، وَخَدَمَهُ وَصَحِبَهُ: أَنَّ أَبَا بَكْرٍ كَانَ يُصَلِّي لَهُمْ فِي وَجَعِ النَّبِيِّ ﷺ الَّذِي تُوُفِّيَ فِيهِ، حَتَّى إِذَا كَانَ يَوْمُ الِاثْنَيْنِ وَهُمْ صُفُوفٌ فِي الصَّلَاةِ، فَكَشَفَ النَّبِيُّ ﷺ سِتْرَ الْحُجْرَةِ، يَنْظُرُ إِلَيْنَا وَهُوَ قَائِمٌ، كَأَنَّ وَجْهَهُ وَرَقَةُ مُصْحَفٍ، ثُمَّ تَبَسَّمَ يَضْحَكُ فَهَمَمْنَا أَنْ نَفْتَتِنَ مِنَ الْفَرَحِ بِرُؤْيَةِ النَّبِيِّ ﷺ، فَنَكَصَ أَبُوبَكْرٍ عَلَى عَقِبَيْهِ لِيَصِلَ الصَّفَّ، وَظَنَّ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ خَارِجٌ إِلَى الصَّلَاةِ، فَأَشَارَ إِلَيْنَا النَّبِيُّ ﷺ: أَنْ أَتِمُّوا صَلَاتَكُمْ وَأَرْخَى السِّتْرَ، فَتُوُفِّيَ مِنْ يَوْمِهِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

’’حضرت انس بن مالک انصاری ﷺ جو کہ حضور نبی اکرم ﷺ کے صحابی اور خادم خاص تھے فرماتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ کے مرض الوصال میں حضرت ابوبکر ﷺ لوگوں کو نماز پڑھاتے تھے، چنانچہ پیر کے روز لوگ صفیں بنائے نماز ادا کر رہے تھے کہ اتنے میں حضور ﷺ نے حجرہ مبارک کا پردہ اٹھایا اور کھڑے کھڑے ہمیں دیکھنے لگے۔ اس وقت حضور

الحديث رقم ٨٧: أخرجه البخارى فى الصحيح، كتاب: الأذان، باب: أَهْلُ الْعِلْمِ وَالْفَضْلِ أَحَقُّ بِالْإِمَامَةِ، ١ / ٢٤٠، الرقم: ٦٤٨، وفى كتاب: الأذان، باب: هل يلتفت لأمر ينزل به، ١ / ٢٦٢، الرقم: ٧٢١، وفى كتاب: التهجد، باب: من رجع القهقرى فى صلاته، ١ / ٤٠٣، الرقم: ١١٤٧، وفى كتاب: المغازى، باب: مرض النبى ﷺ وفاقه، ٤ / ١٦١٦، الرقم: ٤١٨٣، ومسلم فى الصحيح، كتاب: الصلاة، باب: استخلاف الإمام إذا عرض له عذر من مرض وسفر وغيرهما من يصلى بالناس، ١ / ٣١٦، الرقم: ٤١٩، والنسائى نحوه فى السنن، كتاب: الجنائز، باب: الموت يوم الاثنين، ٤ / ٧، الرقم: ١٨٣١، وابن ماجه نحوه فى السنن، كتاب: الجنائز، باب: ماجاء فى ذكر مرض رسول الله ﷺ، ١ / ٥١٧، الرقم: ١٦٢٤، وأحمد بن حنبل فى المسند، ٣ / ١٦٣، ١٩٦-١٩٧، ٢١١، وابن حبان فى الصحيح، ١٤ / ٥٨٧، الرقم: ٥٨٧، وابن خزيمة فى الصحيح، ٢ / ٣٧٢، الرقم: ١٤٨٨.

نبی اکرم ﷺ کا چہرہ انور قرآن کے اوراق کی طرح معلوم ہوتا تھا، جماعت کو دیکھ کر آپ ﷺ مسکرائے۔ آپ ﷺ کے دیدار پُرانوار کی خوشی میں قریب تھا کہ ہم نماز توڑ دیں۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو خیال ہوا کہ شاید آپ ﷺ نماز میں تشریف لا رہے ہیں۔ اس لئے انہوں نے ایڑیوں کے بل پیچھے ہٹ کر صف میں مل جانا چاہا، لیکن حضور نبی اکرم ﷺ نے ہمیں اشارہ سے فرمایا کہ تم لوگ نماز پوری کرو، پھر آپ ﷺ نے پردہ گرادیا اور اسی روز آپ ﷺ کا وصال ہوگیا۔‘‘

٦٣٦ / ٨٨۔ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِيِّ رضی اللہ عنہ أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ ذَهَبَ إِلَى بَنِي عَمْرِو بْنِ عَوْفٍ لِيُصْلِحَ بَيْنَهُمْ فَحَانَتِ الصَّلَاةُ، فَجَاءَ الْمُؤَذِّنُ إِلَى أَبِي بَكْرٍ، فَقَالَ: أَ تُصَلِّي لِلنَّاسِ فَأُقِيْمَ؟ قَالَ: نَعَمْ، فَصَلَّى أَبُوْبَكْرٍ، فَجَاءَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ وَالنَّاسُ فِي الصَّلَاةِ فَتَخَلَّصَ حَتَّى وَقَفَ فِي الصَّفِّ فَصَفَّقَ النَّاسُ، وَكَانَ أَبُوْبَكْرٍ لَا يَلْتَفِتُ فِي صَلَاتِهِ، فَلَمَّا أَكْثَرَ

الحديث رقم ٨٨: أخرجه البخاری فی الصحيح، كتاب: الأذان، باب: من دَخَلَ لِيَؤُمَّ النَّاسَ فجاء الإمام الأول فَتَأَخَّرَ الْأَوّلُ أو لَمْ يَتَأَخَّرْ جازت صلاته فيه عائشة عن النبي ﷺ، ١ / ٢٤٢، الرقم: ٦٥٢، وفی أبواب: العمل فی الصلاة، باب: ما يجوز من التسبيح والحمد فی الصلاة للرجال، ١ / ٤٠٢، الرقم: ١١٤٣، وفی باب: التصفيق للنساء، ١ / ٤٠٣، الرقم: ١١٤٦، وفی باب: الأيدی فی الصلاة، ١ / ٤٠٧، الرقم: ١١٦٠، وفی أبواب: السهو، باب: الإشارة فی الصلاة، ١ / ٤١٤، الرقم: ١١٧٧، ٢٥٤٤، ٢٥٤٧، ٦٧٦٧، ومسلم في الصحيح، كتاب: الصلاة، باب: تقديم الجماعة من يصلی بهم إذا تأخر الإمام، ١ / ٣١٦، الرقم: ٤٢١، وأبوداود فی السنن، كتاب: الصلاة، باب: التصفيق فی الصلاة، ١ / ٢٤٧، الرقم: ٩٤٠، والنسائی فی السنن، كتاب: آداب القضاة، باب: مصير الحاكم إلی رعيته للصلح بينهم، ٨ / ٢٤٣، الرقم: ٥٤١٣، وفی كتاب: الإمامة، باب: إذ تقدم الرجل من الرعية ثم جاء الوالی هل يتأخر، ٢ / ٧٧، الرقم: ٧٨٤، ومالك فی الموطأ، كتاب: قصر الصلاة فی السفر، باب: الإلتفات والتصفيق عند الحاجة فی الصلاة، ١ / ١٦٣، الرقم: ٦١.

النَّاسُ التَّصْفِيقَ، الْتَفَتَ، فَرَأَى رَسُوْلَ اللهِ ﷺ، فَأَشَارَ إِلَيْهِ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: أَنِ امْكُثْ مَكَانَکَ. فَرَفَعَ أَبُوْبَكْرٍ رضی اللہ عنہ يَدَيْهِ، فَحَمِدَ اللهَ عَلَى مَا أَمَرَهُ بِهِ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ مِنْ ذَلِکَ، ثُمَّ اسْتَأْخَرَ أَبُوْبَكْرٍ حَتَّى اسْتَوَى فِي الصَّفِّ، وَتَقَدَّمَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ، فَلَمَّا انْصَرَفَ، قَالَ: يَا أَبَابَكْرٍ! مَا مَنَعَکَ أَنْ تَثْبُتَ إِذْ أَمَرْتُکَ. فَقَالَ أَبُوبَكْرٍ: مَا كَانَ لِابْنِ أَبِي قُحَافَةَ أَنْ يُصَلِّيَ بَيْنَ يَدَيْ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: مَا لِي رَأَيْتُكُمْ أَكْثَرْتُمُ التَّصْفِيقَ، مَنْ رَابَهُ شَيْءٌ فِي صَلَاتِهِ فَلْيُسَبِّحْ، فَإِنَّهُ إِذَا سَبَّحَ الْتُفِتَ إِلَيْهِ، وَ إِنَّمَا التَّصْفِيقُ لِلنِّسَاءِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

’’حضرت سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضور نبی اکرم ﷺ قبیلہ بنی عمرو بن عوف میں (کسی مسئلہ پر) صلح کرانے تشریف لے گئے، اتنے میں نماز کا وقت ہوگیا۔ مؤذن نے حضرت ابوبکرصدیق رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا: کیا آپ نماز پڑھا دیں گے تاکہ میں اقامت کہوں؟ انہوں نے فرمایا: ہاں۔ چنانچہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے لوگوں کو نماز پڑھانا شروع کر دی، دوران نماز حضور ﷺ بھی تشریف لے آئے اور صفوں کو چیرتے ہوئے صف اول میں جا کر کھڑے ہو گئے، لوگوں نے (حضرت ابوبکر کو متوجہ کرنے کے لئے) تالیاں بجائیں لیکن حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نماز میں کسی اور جانب التفات نہیں فرمایا کرتے تھے۔ جب تالیوں کی آواز زیادہ ہوگئی تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ متوجہ ہوئے تو دیکھا کہ رسول اللہ ﷺ (تشریف لے آئے ہیں تو انہوں نے اپنی جگہ سے پیچھے ہٹنے کا ارادہ کیا) لیکن حضور ﷺ نے فرمایا: اپنی جگہ پر کھڑے رہو۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے دونوں ہاتھ اٹھا کر خدا کا شکر ادا کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے انہیں امامت کا حکم دیا ہے۔ اس کے بعد حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ پیچھے ہٹے حتی کہ صف اول کے برابر آ گئے اور حضور نبی اکرم ﷺ نے آگے بڑھ کر امامت کرائی۔ نماز سے فارغ ہونے کے بعد حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اے ابوبکر! جب میں نے حکم دیا تھا تو تم مصلّہ پر کیوں نہیں ٹھہرے رہے؟ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: (یا

رسول اللہ!) ابوقحافہ کے بیٹے کی کیا مجال کہ وہ حضور کے سامنے امامت کرائے۔ اس کے بعد حضور نبی اکرم ﷺ نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی طرف متوجہ ہو کر فرمایا: اس کی کیا وجہ ہے کہ میں نے تمہیں تالیاں بجاتے دیکھا؟ اگر کسی کو نماز میں کوئی حادثہ پیش آئے تو (بلند آواز سے) سبحان اللہ کہے چنانچہ جب کوئی سبحان اللہ کہے تو اس کی طرف توجہ دی جائے، اور تالیاں بجانا تو صرف عورتوں کے لئے مخصوص ہے۔‘‘

٦٣٧ / ٨٩۔ عَنِ الْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ وَمَرْوَانَ رضي الله عنهما **قَالَا: إِنَّ عُرْوَةَ جَعَلَ يَرْمُقُ أَصْحَابَ النَّبِيِّ** ﷺ **بِعَيْنَيْهِ قَالَ: فَوَاللهِ مَا تَنَخَّمَ رَسُوْلُ اللهِ** ﷺ **نُخَامَةً إِلَّا وَقَعَتْ فِي كَفِّ رَجُلٍ مِنْهُمْ فَدَلَکَ بِهَا وَجْهَهُ وَجِلْدَهُ، وَإِذَا أَمَرَهُمُ ابْتَدَرُوْا أَمْرَهُ، وَإِذَا تَوَضَّأَ كَادُوْا يَقْتَتِلُوْنَ عَلَى وَضُوْئِهِ وَإِذَا تَكَلَّمَ خَفَضُوْا أَصْوَاتَهُمْ عِنْدَهُ وَمَا يُحِدُّوْنَ إِلَيْهِ النَّظَرَ تَعْظِيْمًا لَهُ. فَرَجَعَ عُرْوَةُ إِلَى أَصْحَابِهِ فَقَالَ: أَيْ قَوْمِ وَاللهِ لَقَدْ وَفَدْتُ عَلَى الْمُلُوْکِ، وَفَدْتُ عَلَى قَيْصَرَ وَكِسْرَى وَالنَّجَاشِيِّ وَاللهِ إِنْ رَأَيْتُ مَلِكًا قَطُّ يُعَظِّمُهُ أَصْحَابُهُ مَا يُعَظِّمُ أَصْحَابُ مُحَمَّدٍ** ﷺ **مُحَمَّدًا. وَاللهِ، إِنْ تَنَخَّمَ نُخَامَةً إِلَّا وَقَعَتْ كَفِّ رَجُلٍ مِنْهُمْ فَدَلَکَ بِهَا وَجْهَهُ وَجِلْدَهُ، وَ إِذَا أَمَرَهُمُ ابْتَدَرُوْا أَمْرَهُ وَ إِذَا تَوَضَّأَ كَادُوْا يَقْتَتِلُوْنَ عَلَى وَضُوْئِهِ، وَإِذَا تَكَلَّمَ خَفَضُوْا أَصْوَاتَهُمْ عِنْدَهُ وَمَا يُحِدُّوْنَ إِلَيْهِ النَّظَرَ تَعْظِيْمًا لَهُ**......الحديث.

رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَأَحْمَدُ.

الحديث رقم ٨٩: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: الشروط، باب: الشروط في الجهاد والمصالحة مع أهل الحرب وكتابة، ٢ / ٩٧٤، الرقم: ٢٥٨١، وأحمد بن حنبل في المسند، ٤ / ٣٢٩، وابن حبان في الصحيح، ١١ / ٢١٦، الرقم: ٤٨٧٢، والطبراني في المعجم الكبير، ٢٠ / ٩، الرقم: ١٣، والبيهقي في السنن الكبرى، ٩ / ٢٢٠.

''حضرت مسور بن مخرمہ اور مروان رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، عروہ بن مسعود (جب بارگاہ رسالت مآب ﷺ میں کفار کا وکیل بن کر آیا تو) صحابہ کرام ﷺ (کے معمولاتِ تعظیم مصطفیٰ ﷺ) کو دیکھتا رہا کہ جب بھی آپ ﷺ اپنا لعاب دہن پھینکتے تو کوئی نہ کوئی صحابی اسے اپنے ہاتھ پر لے لیتا تھا جسے وہ اپنے چہرے اور بدن پر مل لیتا تھا۔ جب آپ ﷺ کسی بات کا حکم دیتے ہیں تو اس کی فوراً تعمیل کی جاتی تھی۔ جب آپ ﷺ وضو فرماتے ہیں تو لوگ آپ ﷺ کے استعمال شدہ پانی کو حاصل کرنے کے لئے ایک دوسرے پر ٹوٹ پڑتے تھے۔ (اور ایک دوسرے پر سبقت لے جانے کی کوشش کرتے تھے ہر ایک کی کوشش ہوتی تھی کہ یہ پانی میں حاصل کروں) جب آپ ﷺ گفتگو فرماتے ہیں تو صحابہ کرام اپنی آوازوں کو آپ ﷺ کے سامنے پست رکھتے تھے اور انتہائی تعظیم کے باعث آپ ﷺ کی طرف نظر جما کر بھی نہیں دیکھتے تھے۔ اس کے بعد عروہ اپنے ساتھیوں کی طرف لوٹ گیا اور ان سے کہنے لگا: اے قوم! اللہ ربّ العزت کی قسم! میں (بڑے بڑے عظیم الشان) بادشاہوں کے درباروں میں وفد لے کر گیا ہوں، میں قیصر و کسریٰ اور نجاشی جیسے بادشاہوں کے درباروں میں حاضر ہوا ہوں۔ لیکن خدا کی قسم! میں نے کوئی ایسا بادشاہ نہیں دیکھا کہ اس کے درباری اس کی اس طرح تعظیم کرتے ہوں جیسے محمد ﷺ کے صحابہ کرام محمد ﷺ کی تعظیم کرتے ہیں۔ خدا کی قسم! جب وہ تھوکتے ہیں تو ان کا لعاب دہن کسی نہ کسی شخص کی ہتھیلی پر ہی گرتا ہے، جسے وہ اپنے چہرے اور بدن پر مل لیتا ہے۔ جب وہ کوئی حکم دیتے ہیں تو فوراً ان کی حکم کی تعمیل ہوتی ہے، جب وہ وضو فرماتے ہیں تو یوں محسوس ہونے لگتا ہے کہ لوگ وضو کا استعمال شدہ پانی حاصل کرنے کے لئے ایک دوسرے کے ساتھ لڑنے مرنے پر آمادہ ہو جائیں گے وہ ان کی بارگاہ میں اپنی آوازوں کو پست رکھتے ہیں، اور غایت تعظیم کے باعث وہ ان کی طرف آنکھ بھر کر دیکھ نہیں سکتے۔''

٦٣٨ / ٩٠۔ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ افْتَقَدَ ثَابِتَ بْنَ قَيْسٍ رضی اللہ عنہ فَقَالَ رَجُلٌ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، أَنَا أَعْلَمُ لَکَ عِلْمَهُ فَأَتَاهُ فَوَجَدَهُ

الحديث رقم ٩٠: أخرجه البخاري في الصحيح، کتاب: المناقب، باب: علامات النبوة في الإسلام ٣ / ١٣٢٢، الرقم: ٣٤١٧، وفي کتاب: تفسير القرآن، باب: لاترفعوا أصواتکم فوق صوت النبی ﷺ، الآية، ٤ / ١٨٣٣، الرقم: ٤٥٦٥۔

جَالِسًا فِي بَيْتِهِ مُنَكِّسًا رَأْسَهُ فَقَالَ: مَا شَأْنُکَ؟ فَقَالَ: شَرٌّ، کَانَ يَرْفَعُ صَوْتَهُ فَوْقَ صَوْتِ النَّبِيِّ ﷺ، فَقَدْ حبطَ عَمَلَهُ وَهُوَ مِنْ أَهْلِ النَّارِ فَأَتَى الرَّجُلُ فَأَخْبَرَهُ أَنَّهُ قَالَ: کَذَا وَکَذَا فَقَالَ مُوسَى بْنُ أَنَسٍ: فَرَجَعَ الْمَرَّةَ الآخِرَةَ بِبِشَارَةٍ عَظِيْمَةٍ، فَقَالَ: اذْهَبْ إِلَيْهِ، فَقُلْ لَهُ: إِنَّکَ لَسْتَ مِنْ أَهْلِ النَّارِ، وَلَکِنْ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

''حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: (تم میں سے) کوئی ایسا ہے جو ثابت بن قیس کی خبر لا کر دے۔ ایک آدمی نے عرض کیا: یا رسول اللہ! میں آپ کو ان کی خبر لا کر دوں گا سو وہ گئے تو انہیں دیکھا کہ وہ اپنے گھر میں سر جھکائے بیٹھے ہیں۔ پوچھا کیا حال ہے؟ انہوں نے جواب دیا: برا حال ہے کیونکہ میں حضور نبی اکرم ﷺ کی آواز سے اپنی آواز اونچی کر بیٹھا تھا لہٰذا میرے تمام عمل ضائع ہو چکے اور دوزخیوں میں میرا شمار ہو گیا۔ اس آدمی نے آ کر آپ ﷺ کی خدمت میں ان کی تمام صورتِ حال عرض کی۔ حضرت موسیٰ بن انس فرماتے ہیں کہ وہ آدمی بہت بڑی بشارت لے کر دوبارہ گیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ان کے پاس جاؤ اور کہو کہ تم جہنمی نہیں بلکہ جنتیوں میں سے ہو۔''

٦٣٩ / ٩١۔ عَنِ السَّائِبِ بْنِ يَزِيْدَ رضی اللہ عنہ قَالَ: کُنْتُ قَائِمًا فِي الْمَسْجِدِ فَحَصَبَنِي رَجُلٌ فَنَظَرْتُ فَإِذَا عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رضی اللہ عنہ فَقَالَ: اذْهَبْ فَأْتِنِي بِهَذَيْنِ فَجِئْتُهُ بِهِمَا قَالَ: مَنْ أَنْتُمَا أَوْمِنْ أَيْنَ أَنْتُمَا قَالَا: مِنْ أَهْلِ الطَّائِفِ قَالَ: لَوْکُنْتُمَا مِنْ أَهْلِ الْبَلَدِ لَأَوْجَعْتُکُمَا تَرْفَعَانِ أَصْوَاتَکُمَا فِي مَسْجِدِ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

''حضرت سائب بن یزید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں مسجد میں کھڑا تھا کہ کسی نے

الحديث رقم ٩١: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: الصلاة، باب: رفع الصوت في المساجد، ١/ ١٧٩، الرقم: ٤٥٨، والبيهقي في السنن الكبرى، ٢/ ٤٤٧، الرقم: ٤١٤٣، وابن كثير في تفسير القرآن العظيم، ٣/ ٢٩٤۔

مجھے کنکری ماری۔ میں نے نظر اٹھا کر دیکھا تو وہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ تھے۔ انہوں نے فرمایا کہ جاؤ اور ان دونوں آدمیوں کو میرے پاس لے آؤ۔ میں دونوں کو لے آیا۔ آپ نے فرمایا: تم کون لوگ ہو یا تم کس علاقے سے ہو؟ دونوں نے عرض کیا: (ہم) اہلِ طائف (میں) سے ہیں۔ فرمایا: اگر تم اس شہر (مدینہ منورہ) کے رہنے والے ہوتے تو میں تمہیں سزا دیتا کہ تم رسول اللہ ﷺ کی مسجد میں آواز بلند کرتے ہو۔‘‘

٦٤٠ / ٩٢۔ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: لَقَدْ رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ، وَالْحَلَّاقُ يَحْلِقُهُ وَأَطَافَ بِهِ أَصْحَابُهُ، فَمَا يُرِيْدُوْنَ أَنْ تَقَعَ شَعْرَةٌ إِلَّا فِي يَدِ رَجُلٍ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَأَحْمَدُ.

’’حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے دیکھا کہ حجام آپ ﷺ کے سر مبارک کے بال کاٹ رہا تھا اور آپ ﷺ کے صحابہ آپ ﷺ کے گرد گھوم رہے تھے اور ان میں سے ہر ایک کی یہ کوشش تھی کہ حضور نبی اکرم ﷺ کا کوئی ایک موئے مبارک بھی زمین پر گرنے نہ پائے بلکہ ان میں سے کسی نہ کسی کے ہاتھ میں آ جائے۔‘‘

٦٤١ / ٩٣۔ عَنِ ابْنِ شِمَاسَةَ الْمَهْرِيِّ رضی اللہ عنہ قَالَ: حَضَرْنَا عَمْرَو بْنَ الْعَاصِ رضی اللہ عنہ وَهُوَ فِي سِيَاقَةِ الْمَوْتِ فَبَكَى طَوِيْلًا، وَقَالَ: وَمَا كَانَ أَحَدٌ أَحَبَّ إِلَيَّ مِنْ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ، وَلَا أَجَلَّ فِي عَيْنِي مِنْهُ، وَمَا كُنْتُ أُطِيْقُ

الحديث رقم ٩٢: أخرجه مسلم فى الصحيح، كتاب: الفضائل، باب: قرب النبى ﷺ من الناس وتبركهم به، ٤ / ١٨١٢، الرقم: ٢٣٢٥، وأحمد بن حنبل فى المسند، ٣ / ١٣٣، ١٣٧، الرقم: ١٢٤٢٣، وعبد بن حميد فى المسند، ١ / ٣٨٠، الرقم: ١٢٧٣۔

الحديث رقم ٩٣: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب: الإيمان، باب: كون الإسلام يهدم ما قبله وكذا الهجرة والحج، ١ / ١١٢، الرقم: ١٢١، وابن منده في الإيمان، ١ / ٤٢٠، الرقم: ٢٧٠، وأبو عوانة في المسند، ١ / ٧٠، الرقم: ٢٠٠، وابن سعد في الطبقات الكبرى، ٤ / ٢٥٩، والحسيني في البيان والتعريف، ١ / ١٥٧، الرقم: ٤١٨، والمناوي في فيض القدير، ٢ / ١٦٧۔

أَنْ أَمْلَأَ عَيْنَيَّ مِنْهُ إِجْلَالًا لَهُ، وَلَو سُئِلْتُ أَنْ أَصِفَهُ مَا أَطَقْتُ لِأَنِّي لَمْ أَكُنْ أَمْلَأُ عَيْنَيَّ مِنْهُ ...... الحديث. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

''حضرت ابن شماسہ مہری بیان کرتے ہیں کہ حضرت عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ مرض الموت میں مبتلا تھے، ہم ان کی عیادت کے لئے گئے۔ حضرت عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ کافی دیر تک روتے رہے، پھر فرمانے لگے: مجھے حضور نبی اکرم ﷺ سے زیادہ کوئی شخص محبوب نہ تھا، نہ میری نظر میں آپ ﷺ سے بڑھ کر کوئی بزرگ تھا نہ ہی آپ ﷺ کی جلالت کے پیشِ نظر میں آپ ﷺ کو جی بھر کے دیکھ سکا۔ اور اگر مجھے کہا جائے کہ رسول اللہ ﷺ کا حلیہ بیان کرو، تو میں آپ ﷺ کا حلیہ بیان نہیں کرسکتا کیونکہ میں آپ ﷺ کو کبھی آنکھ بھر کر نہیں دیکھ سکا۔''

٦٤٢ / ٩٤۔ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى رضی اللہ عنہ أَنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ عُمَرَ رضي الله عنهما حَدَّثَهُ وَذَكَرَ قِصَّةً، قَالَ: فَدَنَوْنَا يَعْنِي مِنَ النَّبِيِّ ﷺ، فَقَبَّلْنَا يَدَهُ. رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ وَالْبَيْهَقِيُّ.

''حضرت عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے مجھ سے گفتگو فرمائی اور ایک واقعہ بیان کرتے ہوئے فرمایا: ہم حضور نبی اکرم ﷺ کے قریب ہوئے اور ہم نے آپ ﷺ کے دستِ اقدس کو بوسہ دیا۔''

٦٤٣ / ٩٥۔ عَنْ زَارِعٍ رضی اللہ عنہ (وَكَانَ فِي وَفْدِ عَبْدِ الْقَيْسِ) قَالَ: لَمَّا قَدِمْنَا

الحديث رقم ٩٤: أخرجه أبوداود فى السنن، كتاب: الأدب، باب: فى قبلة اليد، ٤ / ٣٥٦، الرقم: ٥٢٢٣، والبيهقى فى السنن الكبرى، ٧ / ١٠١، الرقم: ١٣٣٦٢، وفى شعب الإيمان، ٦ / ٤٧٦، الرقم: ٨٩٦٥۔

الحديث رقم ٩٥: أخرجه أبوداود فى السنن، كتاب: الأدب، باب: قبلة الجسد، ٤ / ٣٥٧، الرقم: ٥٢٢٥، والبخارى فى الأدب المفرد، ١ / ٣٣٩، الرقم: ٩٧٥، والطبرانى فى المعجم الكبير، ٥ / ٢٧٥، الرقم: ٥٣١٣، والبيهقي في شعب الإيمان، ٦ / ١٤١، الرقم: ٧٧٢٩، والهيثمى فى مجمع الزوائد، ٩ / ٢، والحسينى فى البيان والتعريف، ١ / ٢٤١، والمقرى فى تقبيل اليد، ١ / ٨٠، الرقم: ٢٠۔

الْمَدِيْنَةَ فَجَعَلْنَا نَتَبَادَرُ مِنْ رَوَاحِلِنَا، فَنُقَبِّلُ يَدَ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ وَرِجْلَيْهِ.

رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ وَالْبُخَارِيُّ فِي الْأَدَبِ.

''حضرت زارع رضی اللہ عنہ جو کہ وفد عبد القیس میں شامل تھے بیان کرتے ہیں کہ جب ہم مدینہ منورہ حاضر ہوئے تو تیزی سے اپنی سواریوں سے اتر کر رسول اللہ ﷺ کے دستِ اقدس اور قدم مبارک چومنے لگے۔''

٦٤٤ / ٩٦۔ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ رضي الله عنهما قَالَ: كُنَّا فِي غَزْوَةٍ، فَحَاصَ النَّاسُ حَيْصَةً، قُلْنَا: كَيْفَ نَلْقِي النَّبِيَّ ﷺ وَقَدْ فَرَرْنَا؟ فَنَزَلَتْ: ﴿إِلَّا مُتَحَرِّفًا لِّقِتَالٍ﴾ [الأنفال، ٨: ١٦] فَقُلْنَا: لَا نَقْدِمُ الْمَدِيْنَةَ فَلَا يَرَانَا أَحَدٌ. فَقُلْنَا: لَوْ قَدِمْنَا. فَخَرَجَ النَّبِيُّ ﷺ مِنْ صَلَاةِ الْفَجْرِ، قُلْنَا: نَحْنُ الْفَرَّارُوْنَ، قَالَ: أَنْتُمُ الْعَكَّارُوْنَ، قَالَ: فَدَنَوْنَا فَقَبَّلْنَا يَدَهُ، فَقَالَ: أَنَا فِئَةُ الْمُسْلِمِيْنَ. رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ وَأَحْمَدُ وَالْبُخَارِيُّ فِي الْأَدَبِ وَاللَّفْظُ لَهُ.

''حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ ہم ایک غزوہ میں تھے کہ لوگ بری طرح بکھر کر محاذ سے پیچھے ہٹ گئے تو ہم نے کہا کہ اب رسول اللہ ﷺ کو کیا منہ دکھائیں گے۔ ہم لوگ (جنگ سے) بھاگ گئے۔ اس پر آیت نازل ہوئی: ''بجز ان کے جو جنگی چال کے طور پر رُخ بدل دیں۔'' ہم نے کہا: اب مدینہ منورہ نہیں جائیں گے تاکہ ہمیں کوئی نہ دیکھے۔ پھر سوچا کہ مدینہ میں چلے جائیں۔ رسول اللہ ﷺ صبح کی نماز کے لیے باہر تشریف لائے۔ ہم نے عرض کیا: ہم بھگوڑے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: نہیں، بلکہ تم پلٹ کر

الحديث رقم ٩٦: أخرجه أبوداود فى السنن، كتاب: الجهاد، باب: فى التولى يوم الزحف، ٣ / ٤٦، الرقم: ٢٦٤٧، وأحمد بن حنبل فى المسند، ٢ / ٧٠، الرقم: ٥٣٨٤، وابن أبى شيبة فى المصنف، ٦ / ٥٤١، الرقم: ٣٣٦٨٦، البخارى فى الأدب المفرد، ١ / ٣٣٨، الرقم: ٩٧٢، والحسينى فى البيان والتعريف، ١ / ٢٩٥، الرقم: ٧٨٦۔

حملہ کرنے والے ہو۔ پس ہم قریب ہوئے اور ہم نے آپ ﷺ کا دستِ اقدس چوم لیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: میں ہر مسلمان کی پناہ گاہ ہوں۔‘‘

٦٤٥ / ٩٧۔ عَنْ مُوْسَى بْنِ عُقْبَةَ رضی الله عنه في رواية طويلة أَرْسَلَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ رضی الله عنه إِلَى قُرَيْشٍ ...... فَدَعُوْا عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ رضی الله عنه لِيَطُوْفَ بِالْبَيْتِ فَأَبَى أَنْ يَطُوْفَ وَقَالَ: كُنْتُ لَا أَطُوْفُ بِهِ حَتَّى يَطُوْفَ بِهِ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ فَرَجَعَ إِلَى رَسُوْلِ اللهِ ﷺ. رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ.

’’حضرت موسیٰ بن عقبہ رضی اللہ عنہ سے طویل واقعہ میں مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کو (صلح حدیبیہ کے موقع پر) کفار کی طرف (سفیر بنا کر) روانہ کیا...... (مذاکرات کے بعد) انہوں نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو طواف کعبہ کی دعوت دی تو انہوں نے فوراً انکار کر دیا اور فرمایا: اللہ کی قسم! میں اس وقت تک طواف نہیں کروں گا جب تک رسول اللہ ﷺ طواف نہیں کر لیتے اور پھر (بغیر طواف کئے) پلٹ کر حضور نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں آ گئے۔‘‘

٦٤٦ / ٩٨۔ عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ عُمَيْسٍ رضي الله عنها قَالَتْ: كَانَ رَسُوْلُ

الحديث رقم ٩٧: أخرجه البيهقى فى السنن الكبرى، ٩ / ٢٢١، وأبو المحاسن فى معتصر المختصر، ٢ / ٣٦٩.

الحديث رقم ٩٨: أخرجه الطبرانى فى المعجم الكبير، ٢٤ / ١٤٧، الرقم: ٣٩٠، والهيثمى فى مجمع الزوائد، ٨ / ٢٩٧، وابن كثير فى البداية والنهاية، ٦ / ٨٣، والقاضى عياض فى الشفاء، ١ / ٤٠٠، والسيوطى فى الخصائص الكبرى، ٢ / ١٣٧، والحلبى فى السيرة الحلبية، ٢ / ١٠٣، والقرطبى فى الجامع لأحكام القرآن، ١٥ / ١٩٧.

رواه الطبرانى بأسانيد، ورجال أحدهما رجال الصحيح غير إبراهيم بن حسن، وهو ثقة، وثّقهٔ ابن حبان، ورواه الطحاوى في مشكل الآثار (٢ / ٩، ٤ / ٣٨٨۔ ٣٨٩) وللحديث طرق أخرى عن أسماء، وعن أبي هريرة، وعليّ ابن أبي طالب، وأبي سعيد الخدري رضی الله عنهم۔

←

اللهِ ﷺ يُوحَى إِلَيْهِ وَرَأْسُهُ فِي حِجْرِ عَلِيٍّ رضي الله عنه فَلَمْ يُصَلِّ الْعَصْرَ حَتَّى غَرَبَتِ الشَّمْسُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: اللَّهُمَّ! إِنَّ عَلِيًّا كَانَ فِي طَاعَتِکَ وَطَاعَةِ رَسُوْلِکَ فَارْدُدْ عَلَيْهِ الشَّمْسَ. قَالَتْ أَسْمَاءُ رضي الله عنها: فَرَأَيْتُهَا غَرَبَتْ وَرَأَيْتُهَا طَلَعَتْ بَعْدَ مَا غَرَبَتْ. رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ.

’’حضرت اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ پر وحی نازل ہو رہی تھی اور آپ ﷺ کا سرِ اقدس حضرت علی رضی اللہ عنہ کی گود میں تھا، وہ عصر کی نماز نہیں پڑھ سکے یہاں تک کہ سورج غروب ہوگیا۔ حضور نبی اکرم ﷺ نے دعا کی: اے اللہ! علی تیری اور تیرے رسول کی اطاعت میں تھا اس پر سورج واپس لوٹا دے۔ حضرت اسماء فرماتی ہیں: میں نے اسے غروب ہوتے ہوئے بھی دیکھا اور یہ بھی دیکھا کہ وہ غروب ہونے کے بعد دوبارہ طلوع ہوا۔‘‘

٦٤٧ / ٩٩۔ عَنْ قَيْسِ بْنِ مَخْرَمَةَ رضي الله عنه قَالَ: وُلِدْتُ أَنَا وَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ

...... وقد جمع طرقه أبو الحسن الفضلي، وعبيد الله بن عبد الله الحسكا المتوفی سنة (٤٧٠هـ) في (مسألة في تصحيح حديث ردّ الشمس)، والسيوطي في (كشف اللبس عن حديث الشمس)۔ وقال السيوطي فی الخصائص الكبری (٢ / ١٣٧): أخرجه ابن منده، وابن شاهين، والطبرانی بأسانيد بعضها علی شرط الصحيح۔ وقال الشيباني في حدائق الأنوار (١ / ١٩٣): أخرجه الطحاوي في مشكل الحديث۔ الآثار۔ بإسنادين صحيحين۔

وقال الإمام النووي فی شرح مسلم (١٢ / ٥٢): ذكر القاضی رضي الله عنه: أن نبينا ﷺ حبست له الشمس مرّتين...... ذكر ذلك الطحاوي وقال: رواته ثقات۔

ونقله عنه الحافظ ابن حجر في تلخيص الحبير، (١ / ١٩٥)، وحسّنه الحافظ أبوزرعة العراقی في تكملة الكتاب والده ’’طرح التثريب‘‘ (٧ / ٢٧٤)۔

الحديث رقم ٩٩: أخرجه الترمذی فی السنن، كتاب: المناقب عن رسول الله ﷺ، باب: ما جاء في ميلاد النبی ﷺ، ٥ / ٥٨٩، الرقم: ٣٦١٩، والحاكم فی المستدرك، ٣ / ٧٢٤، الرقم: ٦٦٢٤، والطبرانی فی المعجم الكبير، ١٩ / ٣٧، الرقم: ٧٥، والشيبانی فی الآحاد والمثانی، ١ / ٤٠٧، الرقم: ٥٦٦، ٩٢٧۔

عَامَ الْفِيْلِ قَالَ: وَسَأَلَ عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ ﷺ قُبَاثَ بْنَ أَشْيَمَ أَخَا بَنِي يَعْمَرَ بْنِ لَيْثٍ أَ أَنْتَ أَكْبَرُ أَمْ رَسُوْلُ اللهِ؟ فَقَالَ: رَسُوْلُ اللهِ ﷺ أَكْبَرُ مِنِّي وَأَنَا أَقْدَمُ مِنْهُ فِي الْمِيْلَادِ...... الحديث. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالْحَاكِمُ.

وَقَالَ أَبُوْعِيْسَى: هَذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ.

’’حضرت قیس بن مخرمہ ﷺ روایت کرتے ہیں کہ میں اور حضور نبی اکرم ﷺ عام الفیل میں پیدا ہوئے۔ حضرت عثمان بن عفان ﷺ نے بنی یعمر بن لیث کے بھائی قباث بن اشیم سے پوچھا: آپ بڑے ہیں یا حضور نبی اکرم ﷺ بڑے ہیں؟ انہوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ مجھ سے بڑے ہیں اور میری تو (صرف) ولادت پہلے ہے۔‘‘

٦٤٨ / ١٠٠۔ عَنْ مُغِيْرَةَ بْنِ أَبِي رَزِيْنَ ﷺ قَالَ: قِيْلَ لِلْعَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ رضي الله عنهما أَيُّمَا أَكْبَرُ أَنْتَ أَمِ النَّبِيُّ ﷺ فَقَالَ: هُوَ أَكْبَرُ مِنِّي وَأَنَا وَلِدْتُ قَبْلَهُ. رَوَاهُ الْحَاكِمُ وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ. وَرِجَالُهُ رِجَالُ الصَّحِيْحِ.

’’حضرت مغیرہ بن ابی رزین ﷺ روایت کرتے ہیں کہ حضرت عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہما سے پوچھا گیا: کون بڑا ہے آپ یا حضور نبی اکرم ﷺ؟ تو انہوں نے فرمایا: حضور نبی اکرم ﷺ مجھ سے بڑے ہیں اور میری تو (صرف) پیدائش آپ ﷺ سے پہلے ہوئی ہے۔‘‘

الحديث رقم ١٠٠: أخرجه الحاكم فى المستدرك، ٣/ ٣٦٢، الرقم: ٥٣٩٨، وابن أبي شيبة فى المصنف، ٥/٢٩٦، الرقم: ٢٦٢٥٦، ٧/١٨، الرقم: ٣٣٩٢١، والشيباني فى الآحاد والمثاني، ١/ ٢٦٩، الرقم: ٣٥٠، والهيثمي فى مجمع الزوائد، ٩/ ٢٧٠، وقال: رواه الطبراني ورجاله رجال الصحيح۔

اَلْبَابُ الْعَاشِرُ:

جَامِعُ الْمَنَاقِبِ

﴿جامع مناقب﴾

۱. فَصْلٌ فِي مَنَاقِبِ النَّبِيِّ ﷺ

﴿حضور نبی اکرم ﷺ کے مناقب کا بیان﴾

۲. فَصْلٌ فِي مَنَاقِبِ أَهْلِ الْبَيْتِ وَقَرَابَةِ الرَّسُوْلِ سلام اللہ علیهم

﴿حضور ﷺ کے اہلِ بیت اور اہلِ قرابت کے مناقب کا بیان﴾

۳. فَصْلٌ فِي مَنَاقِبِ الْخُلَفَاءِ وَصَحَابَةِ الرَّسُوْلِ رضی اللہ عنہم

﴿خلفائے راشدین اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے مناقب کا بیان﴾

۴. فَصْلٌ فِي مَنَاقِبِ الإِمَامِ الْمَهْدِيِّ الْمُنْتَظَرِ علیہ السلام

﴿مناقبِ امام مہدی منتظر علیہ السلام کا بیان﴾

۵. فَصْلٌ فِي مَنَاقِبِ الْأَئِمَّةِ الْفُقَهَاءِ الْمُجْتَهِدِيْنَ رضی اللہ عنہم

﴿ائمہ فقہاءِ مجتہدین رضی اللہ عنہم کے مناقب کا بیان﴾

۶. فَصْلٌ فِي مَنَاقِبِ الْأَوْلِيَاءِ وَالصَّالِحِيْنَ رضی اللہ عنہم

﴿اولیاء اور صالحین رضی اللہ عنہم کے مناقب کا بیان﴾

۷. فَصْلٌ فِي مَا أَعَدَّهُ اللهُ مِنْ قُرَّةِ أَعْيُنٍ لِعِبَادِهِ الصَّالِحِيْنَ

﴿صالحین کے لئے اللہ تعالیٰ کی طرف سے تیار کردہ تسکین چشم و جاں کا بیان﴾

فَصْلٌ فِي مَنَاقِبِ النَّبِيِّ ﷺ

﴿حضور نبی اکرم ﷺ کے مناقب کا بیان﴾

٦٤٩ / ١۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی الله عنه أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ: بُعِثْتُ بِجَوَامِعِ الْكَلِمِ، وَنُصِرْتُ بِالرُّعْبِ، وَبَيْنَا أَنَا نَائِمٌ رَأَيْتُنِي أُتِيتُ بِمَفَاتِيحِ خَزَائِنِ الْأَرْضِ فَوُضِعَتْ فِي يَدِي. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

”حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میں جامع کلمات کے ساتھ مبعوث کیا گیا ہوں اور رعب کے ساتھ میری مدد کی گئی ہے اور جب میں سویا ہوا تھا اس وقت میں نے خود کو دیکھا کہ زمین کے خزانوں کی کنجیاں میرے لیے لائی گئیں اور میرے ہاتھ میں تھما دی گئیں۔“

٦٥٠ / ٢۔ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما قَالَ: جَلَسَ نَاسٌ مِنْ أَصْحَابِ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ يَنْتَظِرُوْنَهُ قَالَ: فَخَرَجَ، حَتَّى إِذَا دَنَا مِنْهُمْ سَمِعَهُمْ يَتَذَاكَرُوْنَ فَسَمِعَ حَدِيْثَهُمْ، فَقَالَ بَعْضُهُمْ: عَجَبًا إِنَّ اللهَ عزوجل اتَّخَذَ مِنْ

الحديث رقم ١: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: الاعتصام بالكتاب والسنة، باب: قول النبي ﷺ: بعثت بجوامع الكلم، ٦/ ٢٦٥٤، الرقم: ٦٨٤٥، وفي كتاب: الجهاد، باب: قول النبي ﷺ: نُصِرْتُ بِالرُّعْبِ مسيرة شهر، ٣/ ١٠٨٧، الرقم: ٢٨١٥، وفي كتاب: التعبير، باب: المفاتيح في اليد، ٦/ ٢٥٧٣، الرقم: ٦٦١١، ومسلم في الصحيح، كتاب: المساجد ومواضع الصلاة، ١/ ٣٧١، الرقم: ٥٢٣، والنسائی فی السنن، كتاب: الجهاد، باب: وجوب الجهاد، ٦/ ٣-٤، الرقم: ٣٠٨٧-٣٠٨٩، وفی السنن الكبرى، ٣/ ٣، الرقم: ٤٢٩٥، وأحمد بن حنبل فی المسند، ٢/ ٢٦٤، ٤٥٥، الرقم: ٧٥٧٥، ٩٨٦٧، وابن حبان فی الصحيح، ١٤/ ٢٧٧، الرقم: ٦٣٦٣۔

الحديث رقم ٢: أخرجه الترمذي فی السنن، كتاب: المناقب عن رسول الله ﷺ، باب: فی فضل النبي ﷺ، ٥/ ٥٨٧، الرقم: ٣٦١٦، والدارمی فی السنن، باب: (٨)، ما أُعْطِيَ النَّبِيَّ ﷺ مِن الفضلِ، ١/ ٣٩، الرقم: ٤٧۔

خَلْقِهِ خَلِيْلًا، إِتَّخَذَ إِبْرَاهِيْمَ خَلِيْلًا، وَقَالَ آخَرُ: مَاذَا بِأَعْجَبَ مِنْ كَلَامِ مُوْسَى: كَلَّمَهُ تَكْلِيْمًا، وَقَالَ آخَرُ: فَعِيْسَى كَلِمَةُ اللهِ وَرُوْحُهُ، وَقَالَ آخَرُ: آدَمُ اصْطَفَاهُ اللهُ، فَخَرَجَ عَلَيْهِمْ فَسَلَّمَ وَقَالَ: قَدْ سَمِعْتُ كَلَامَكُمْ وَعَجَبَكُمْ أَنَّ إِبْرَاهِيْمَ خَلِيْلُ اللهِ وَهُوَ كَذَلِكَ وَمُوْسَى نَجِيُّ اللهِ وَهُوَ كَذَلِكَ، وَعِيْسَى رُوْحُ اللهِ وَكَلِمَتُهُ وَهُوَ كَذَلِكَ، وَآدَمُ اصْطَفَاهُ اللهُ وَهُوَ كَذَلِكَ، أَلَا وَأَنَا حَبِيْبُ اللهِ وَلَا فَخْرَ، وَأَنَا حَامِلُ لِوَاءِ الْحَمْدِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَلَا فَخْرَ وَأَنَا أَوَّلُ شَافِعٍ وَأَوَّلُ مُشَفَّعٍ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَلَا فَخْرَ وَأَنَا أَوَّلُ مَنْ يُحَرِّكُ حِلَقَ الْجَنَّةِ فَيَفْتَحُ اللهُ لِي فَيُدْخِلُنِيْهَا وَمَعِي فُقَرَاءُ الْمُؤْمِنِيْنَ وَلَا فَخْرَ، وَأَنَا أَكْرَمُ الْأَوَّلِيْنَ وَالْآخِرِيْنَ وَلَا فَخْرَ.

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالدَّارِمِيُّ.

’’حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ چند صحابہ کرام رضی اللہ عنہم حضور نبی اکرم ﷺ کے انتظار میں بیٹھے ہوئے تھے۔ اتنے میں حضور نبی اکرم ﷺ تشریف لے آئے جب ان کے قریب پہنچے تو انہیں کچھ گفتگو کرتے ہوئے سنا۔ اُن میں سے بعض نے کہا: کیا خوب! اللہ تعالیٰ نے اپنی مخلوق میں سے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو اپنا خلیل بنایا۔ دوسرے نے کہا: یہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے اللہ تعالیٰ سے ہم کلام ہونے سے زیادہ بڑی بات تو نہیں۔ ایک نے کہا: حضرت عیسیٰ علیہ السلام کلمۃ اللہ اور روح اللہ ہیں۔ کسی نے کہا: اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام کو چن لیا۔ حضور نبی اکرم ﷺ اُن کے پاس تشریف لائے سلام کیا اور فرمایا: میں نے تمہاری گفتگو اور تمہارا اظہارِ تعجب سنا کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام خلیل اللہ ہیں۔ بیشک وہ ایسے ہی ہیں۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نجی اللہ ہیں۔ بیشک وہ اسی طرح ہیں، حضرت عیسیٰ علیہ السلام روح اللہ اور کلمۃ اللہ ہیں۔ واقعی وہ اسی طرح ہیں۔ حضرت آدم علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے چن لیا۔ وہ بھی یقیناً ایسے ہی (شرف والے) ہیں۔ سن لو! میں اللہ تعالیٰ کا حبیب ہوں اور مجھے اس پر کوئی فخر نہیں۔ میں قیامت کے دن حمد کا جھنڈا اٹھانے والا ہوں اور مجھے اس پر کوئی فخر نہیں۔ قیامت کے دن سب سے پہلا شفاعت کرنے والا بھی میں ہی ہوں اور سب سے پہلے میری ہی شفاعت قبول

کی جائے گی اور مجھے اس پر کوئی فخر نہیں۔ سب سے پہلے جنت کا کنڈا کھٹکھٹانے والا بھی میں ہی ہوں۔ اللہ تعالیٰ میرے لئے اسے کھولے گا اور مجھے اس میں داخل فرمائے گا۔ میرے ساتھ فقیر و غریب مومن ہوں گے اور مجھے اس بات پر کوئی فخر نہیں۔ میں اولین و آخرین میں سب سے زیادہ عزت والا ہوں لیکن مجھے اس بات پر کوئی فخر نہیں۔‘‘

۳/ ۶۵۱۔ عَنْ أَنَسٍ رضی الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلی الله علیه وآله وسلم: أَنَا أَوَّلُهُمْ خُرُوْجًا وَأَنَا قَائِدُهُمْ إِذَا وَفَدُوْا، وَأَنَا خَطِيْبُهُمْ إِذَا أَنْصَتُوْا، وَأَنَا مُشَفِّعُهُمْ إِذَا حُبِسُوْا، وَأَنَا مُبَشِّرُهُمْ إِذَا أَيِسُوْا. اَلْكَرَامَةُ، وَالْمَفَاتِيْحُ يَوْمَئِذٍ بِيَدِيَّ وَأَنَا أَكْرَمُ وَلَدِ آدَمَ عَلَى رَبِّي، يَطُوْفُ عَلَيَّ أَلْفُ خَادِمٍ كَأَنَّهُمْ بَيْضٌ مَكْنُوْنٌ، أَوْ لُؤْلُؤٌ مَنْثُوْرٌ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالدَّارِمِيُّ وَاللَّفْظُ لَهُ.

’’حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: سب سے پہلے میں (اپنی قبر انور) سے نکلوں گا اور جب لوگ وفد بن کر جائیں گے تو میں ہی ان کا قائد ہوں گا اور جب وہ خاموش ہوں گے تو میں ہی ان کا خطیب ہوں گا۔ میں ہی ان کی شفاعت کرنے والا ہوں جب وہ روک دیئے جائیں گے، اور میں ہی انہیں خوشخبری دینے والا ہوں جب وہ مایوس ہو جائیں گے۔ بزرگی اور جنت کی چابیاں اس روز میرے ہاتھ میں ہوں گی۔ میں اپنے رب کے ہاں اولادِ آدم میں سب سے زیادہ مکرّم ہوں میرے اردگرد اس روز ہزار خادم پھریں گے گویا کہ وہ پوشیدہ حسن ہیں یا بکھرے ہوئے موتی ہیں۔‘‘

۴/ ۶۵۲۔ عَنْ أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ رضی الله عنه عَنِ النَّبِيِّ صلی الله علیه وآله وسلم قَالَ: إِذَا كَانَ يَوْمَ

الحديث رقم ۳: أخرجه الترمذي فی السنن، کتاب: المناقب عن رسول الله صلی الله علیه وآله وسلم، باب: فی فضل النبي صلی الله علیه وآله وسلم، ۵/ ۵۸۵، الرقم: ۳۶۱۰، والدارمی فی السنن، (۸) باب: ما أعطی النبي صلی الله علیه وآله وسلم من الفضل، ۱/ ۳۹، الرقم: ۴۸، والديلمی فی مسند الفردوس، ۱/ ۴۷، الرقم: ۱۱۷، والخلال فی السنة، ۱/ ۲۰۸، الرقم: ۲۳۵، والقزوينی فی التدوين فی أخبار قزوين، ۱/ ۲۳۵، وابن الجوزی فی صفة الصفوة، ۱/ ۱۸۲، والمناوی فی فيض القدير، ۳/ ۴۰.

الحديث رقم ۴: أخرجه الترمذي فی السنن، کتاب: المناقب عن رسول الله صلی الله علیه وآله وسلم، باب: فی فضل النبي صلی الله علیه وآله وسلم، ۵/ ۵۸۶، الرقم: ۳۶۱۳، وابن ماجه فی السنن، کتاب: ←

الْقِيَامَةِ كُنْتُ إِمَامَ النَّبِيِّيْنَ، وَخَطِيْبَهُمْ، وَصَاحِبَ شَفَاعَتِهِمْ غَيْرَ فَخْرٍ.

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَه وَالْحَاكِمُ.

وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هَذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

وَقَالَ الْحَاكِمُ: هَذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْإِسْنَادِ.

’’حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: قیامت کے دن میں انبیاء کرام علیہم السلام کا امام وخطیب اور شفیع ہوں گا اور اس پر (مجھے) فخر نہیں۔‘‘

٦٥٣ / ٥۔ عَنْ عَمْرِو بْنِ قَيْسٍ رضی اللہ عنہ أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ: نَحْنُ الْآخِرُوْنَ، وَنَحْنُ السَّابِقُوْنَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، وَإِنِّي قَائِلٌ قَوْلًا غَيْرَ فَخْرٍ: إِبْرَاهِيْمُ خَلِيْلُ اللهِ، وَمُوْسَى صَفِيُّ اللهِ، وَأَنَا حَبِيْبُ اللهِ، وَمَعِي لِوَاءُ الْحَمْدِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، وَإِنَّ اللهَ عزوجل وَعَدَنِي فِي أُمَّتِي، وَأَجَارَهُمْ مِنْ ثَلَاثٍ: لَا يَعُمُّهُمْ بِسَنَةٍ، وَلَا يَسْتَأْصِلُهُمْ عَدُوٌّ، وَلَا يَجْمَعُهُمْ عَلَى ضَلَالَةٍ.

رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ.

’’حضرت عمرو بن قیس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ہم آخر میں آنے والے اور قیامت کے دن سب سے سبقت لے جانے والے ہیں۔ میں بغیر کسی فخر کے یہ بات کہتا ہوں کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام خلیل اللہ ہیں اور حضرت موسیٰ علیہ السلام صفی اللہ ہیں اور میں حبیب اللہ ہوں۔ قیامت کے دن حمد کا جھنڈا میرے ہاتھ میں ہوگا۔ اللہ تعالیٰ نے مجھ سے میری امت کے متعلق وعدہ کر رکھا ہے اور تین باتوں سے اسے (امت کو) بچایا ہے۔ ایسا قحط ان پر نہیں آئے گا جو پوری امت کا احاطہ کر لے اور کوئی دشمن اسے جڑ سے نہیں اکھاڑ

------ الزهد، باب: ذکر الشفاعة، ٢/ ١٤٤٣، الرقم: ٤٣١٤، وأحمد بن حنبل فی المسند، ٥/ ١٣٧، ١٣٨، الرقم: ٢١٢٨٣، ٢١٢٩٠، والحاكم فی المستدرك، ١/ ١٤٣، الرقم: ٢٤٠، ٦٩٦٩، وعبد بن حميد فی المسند، ١/ ٩٠، الرقم: ١٧١، والمقدسی فی الأحاديث المختارة، ٣/ ٣٨٥، الرقم: ١١٧٩، والمزي فی تهذيب الكمال، ٣/ ١١٨۔

الحديث رقم ٥: أخرجه الدارمی فی السنن باب: (٨) ما أعطِيَ النَّبِيَّ ﷺ من الفضل، ١/ ٤٢، الرقم: ٥٤، والمباركفوری فی تحفة الأحوذی، ٦/ ٣٢٣۔

سکے گا اور (اللہ تعالیٰ) انہیں کبھی گمراہی پر جمع نہیں فرمائے گا۔‘‘

٦٥٤ / ٦۔ عَنْ جَابِرٍ رضی الله عنه أَنَّ النَّبِيَّ صلى الله عليه وآله وسلم قَالَ: أَنَا قَائِدُ الْمُرْسَلِيْنَ وَلَا فَخْرَ، وَأَنَا خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ وَلَا فَخْرَ، وَأَنَا أَوَّلُ شَافِعٍ وَمُشَفَّعٍ وَلَا فَخْرَ.

رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ وَالطَّبَرَانِيُّ.

’’حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: میں (تمام) رسولوں کا قائد ہوں اور یہ (کہ مجھے اس پر) فخر نہیں اور میں خاتم النبیین ہوں اور (مجھے اس پر) کوئی فخر نہیں ہے۔ میں پہلا شفاعت کرنے والا ہوں اور میں ہی وہ پہلا (شخص) ہوں جس کی شفاعت قبول ہوگی ہے اور (مجھے اس پر) کوئی فخر نہیں ہے۔‘‘

٦٥٥ / ٧۔ عَنْ أَبِي مُوْسَى الْأَشْعَرِيِّ رضی الله عنه قَالَ: خَرَجَ أَبُوْطَالِبٍ إِلَى الشَّامِ، وَخَرَجَ مَعَهُ النَّبِيُّ صلى الله عليه وآله وسلم فِي أَشْيَاخٍ مِنْ قُرَيْشٍ، فَلَمَّا أَشْرَفُوْا عَلَى الرَّاهِبِ هَبَطُوْا، فَحَلُّوْا رِحَالَهُمْ، فَخَرَجَ إِلَيْهِمُ الرَّاهِبُ، وَكَانُوْا قَبْلَ ذَلِکَ يَمُرُّوْنَ بِهِ فَلَا يَخْرُجُ إِلَيْهِمْ وَلَا يَلْتَفِتُ، قَالَ: فَهُمْ يَحُلُّوْنَ رِحَالَهُمْ، فَجَعَلَ يَتَخَلَّلُهُمُ الرَّاهِبُ، حَتَّى جَاءَ فَأَخَذَ بِيَدِ رَسُوْلِ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم، فَقَالَ: هَذَا سَيِّدُ الْعَالَمِيْنَ، هَذَا رَسُوْلُ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ، يَبْعَثُهُ اللهُ رَحْمَةً لِّلْعَالَمِيْنَ، فَقَالَ لَهُ أَشْيَاخٌ مِنْ قُرَيْشٍ: مَا عِلْمُکَ؟ فَقَالَ: إِنَّکُمْ حِيْنَ

الحديث رقم ٦: أخرجه الدارمي فى السنن، باب: (٨) ما أعطي النبي صلى الله عليه وآله وسلم من الفضل، ١ / ٤٠، الرقم: ٤٩، والطبرانى فى المعجم الأوسط، ١ / ٦١، الرقم: ١٧٠، والبيهقى فى كتاب الاعتقاد، ١ / ١٩٢، والهيثمى فى مجمع الزوائد، ٨ / ٢٥٤، والذهبى فى سير اعلام النبلاء، ١٠ / ٢٢٣، والمناوى فى فيض القدير، ٣ / ٤٣۔

الحديث رقم ٧: أخرجه الترمذي فى السنن، كتاب: المناقب عن رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم، باب: ما جاء فى نبوة النبي صلى الله عليه وآله وسلم، ٥ / ٥٩٠، الرقم: ٣٦٢٠، وابن أبى شيبة فى المصنف، ٦ / ٣١٧، الرقم: ٣١٧٣٣، ٣٦٥٤١، وابن حبان فى الثقات، ١ / ٤٢، والأصبهانى فى دلائل النبوة، ١ / ٤٥، الرقم: ١٩، والطبرى فى تاريخ الأمم والملوك، ١ / ٥١٩۔

أَشْرَفْتُمْ مِنَ الْعَقَبَةِ لَمْ يَبْقَ شَجَرٌ وَلَا حَجَرٌ إِلَّا خَرَّ سَاجِدًا، وَلَا يَسْجُدَانِ إِلَّا لِنَبِيٍّ، وَإِنِّي أَعْرِفُهُ بِخَاتَمِ النُّبُوَّةِ أَسْفَلَ مِنْ غُضْرُوْفِ كَتِفِهِ مِثْلَ التُّفَاحَةِ، ثُمَّ رَجَعَ فَصَنَعَ لَهُمْ طَعَامًا، فَلَمَّا أَتَاهُمْ بِهِ، وَكَانَ هُوَ فِي رِعْيَةِ الْإِبِلِ، قَالَ: أَرْسِلُوْا إِلَيْهِ، فَأَقْبَلَ وَعَلَيْهِ غَمَامَةٌ تُظِلُّهُ. فَلَمَّا دَنَا مِنَ الْقَوْمِ وَجَدَهُمْ قَدْ سَبَقُوْهُ إِلَى فَيْءِ الشَّجَرَةِ، فَلَمَّا جَلَسَ مَالَ فَيْءُ الشَّجَرَةِ عَلَيْهِ، فَقَالَ: انْظُرُوْا إِلَى فَيْءِ الشَّجَرَةِ مَالَ عَلَيْهِ...... قَالَ: أَنْشُدُكُمْ بِاللهِ أَيُّكُمْ وَلِيُّهُ؟ قَالُوْا: أَبُوْطَالِبٍ. فَلَمْ يَزَلْ يُنَاشِدُهُ حَتَّى رَدَّهُ أَبُوْطَالِبٍ، وَبَعَثَ مَعَهُ أَبُوْبَكْرٍ بِلَالًا، وَزَوَّدَهُ الرَّاهِبُ مِنَ الْكَعْكِ وَالزَّيْتِ.

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ.

’’حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت ابو طالب روسائے قریش کے ہمراہ شام کے سفر پر روانہ ہوئے تو حضور نبی اکرم ﷺ بھی آپ کے ہمراہ تھے۔ جب راہب کے پاس پہنچے وہ سواریوں سے اترے اور انہوں نے اپنے کجاوے کھول دیئے۔ راہب ان کی طرف آ نکلا حالانکہ (روسائے قریش) اس سے قبل بھی اس کے پاس سے گزرا کرتے تھے لیکن وہ ان کے پاس نہیں آتا تھا اور نہ ہی ان کی طرف کوئی توجہ کرتا تھا۔ حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ لوگ ابھی کجاوے کھول ہی رہے تھے کہ وہ راہب ان کے درمیان چلنے لگا یہاں تک کہ حضور نبی اکرم ﷺ کے قریب پہنچا اور آپ ﷺ کا دستِ اقدس پکڑ کر کہا: یہ تمام جہانوں کے سردار اور رب العالمین کے رسول ہیں۔ اللہ تعالیٰ انہیں تمام جہانوں کے لئے رحمت بنا کر مبعوث فرمائے گا۔ روسائے قریش نے اس سے پوچھا آپ یہ سب کیسے جانتے ہیں؟ اس نے کہا: جب تم لوگ گھاٹی سے نمودار ہوئے تو کوئی پتھر اور درخت ایسا نہیں تھا جو سجدہ میں نہ گر پڑا ہو۔ اور وہ صرف نبی ہی کو سجدہ کرتے ہیں نیز میں انہیں مہر نبوت سے بھی پہچانتا ہوں جو ان کے کاندھے کی ہڈی کے نیچے سیب کی مثل ہے۔ پھر وہ واپس چلا گیا اور اس نے ان لوگوں کے لئے کھانا تیار کیا۔ جب وہ کھانا لے آیا تو آپ ﷺ اونٹوں کی چراگاہ میں تھے۔ راہب نے کہا انہیں بلا لو۔ آپ ﷺ تشریف لائے تو آپ کے سرِ انور پر بادل سایہ

فگن تھا اور جب آپ لوگوں کے قریب پہنچے تو دیکھا کہ تمام لوگ (پہلے سے ہی) درخت کے سایہ میں پہنچ چکے ہیں لیکن جیسے ہی آپ ﷺ تشریف فرما ہوئے تو سایہ آپ ﷺ کی طرف جھک گیا۔ راہب نے کہا: درخت کے سائے کو دیکھو وہ آپ ﷺ پر جھک گیا ہے۔ پھر راہب نے کہا: میں تمہیں خدا کی قسم دے کر پوچھتا ہوں کہ ان کا سرپرست کون ہے؟ انہوں نے کہا ابوطالب! چنانچہ وہ حضرت ابوطالب کو مسلسل واسطہ دیتا رہا (کہ انہیں واپس بھیج دیں) یہاں تک کہ حضرت ابوطالب نے آپ ﷺ کو واپس (مکہ مکرمہ) بھجوا دیا۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے آپ کے ہمراہ حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو بھیجا اور راہب نے آپ ﷺ کے ساتھ زادِ راہ کے طور پر کیک اور زیتون پیش کیا۔‘‘

٨/٦٥٦۔ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: كُنْتُ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ بِمَكَّةَ، فَخَرَجْنَا فِي بَعْضِ نَوَاحِيْهَا، فَمَا اسْتَقْبَلَهُ جَبَلٌ وَلَا شَجَرٌ إِلَّا وَهُوَ يَقُوْلُ: اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُوْلَ اللهِ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالدَّارِمِيُّ وَالْحَاكِمُ.

وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هَذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ.

وَقَالَ الْحَاكِمُ: هَذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الإِسْنَادِ.

’’حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں مکہ مکرمہ میں حضور نبی اکرم ﷺ کے ہمراہ تھا۔ ہم مکہ مکرمہ کی ایک طرف چلے تو جو پہاڑ اور درخت بھی آپ ﷺ کے سامنے آتا (وہ آپ ﷺ سے) عرض کرتا: ﴿اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُوْلَ اللهِ﴾۔‘‘

٩/٦٥٧۔ عَنْ أَنَسٍ رضی اللہ عنہ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ أُتِيَ بِالْبُرَاقِ لَيْلَةَ أُسْرِيَ بِهِ

الحديث رقم ٨: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب: المناقب عن رسول الله ﷺ، باب: (٦)، ٥/٥٩٣، الرقم: ٣٦٢٦، والدارمي في السنن، (٤) باب: ما أكرم الله به نبيه من إيمان الشجر به والبهائم والجن، ١/٣١، الرقم: ٢١، والحاكم في المستدرك، ٢/٦٧٧، الرقم: ٤٢٣٨، والمقدسي في الأحاديث المختارة، ٢/١٣٤، الرقم: ٥٠٢، والمنذري في الترغيب والترهيب، ٢/١٥٠، الرقم: ١٨٨٠، والمزي في تهذيب الكمال، ١٤/١٧٥، الرقم: ٣١٠٣، والجرجاني في تاريخ جرجان، ١/٣٢٩، الرقم: ٦٠٠۔

الحديث رقم ٩: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب: تفسير القرآن عن رسول الله ﷺ، باب: ومن سورة بني اسرائيل، ٥/٣٠١، الرقم: ٣١٣١، وأحمد بن حنبل ←

مُلْجَمًا مُسْرَجًا، فَاسْتَصْعَبَ عَلَيْهِ، فَقَالَ لَهُ جِبْرِيْلُ: أَبِمُحَمَّدٍ تَفْعَلُ هَذَا؟ قَالَ: فَمَا رَكِبَکَ أَحَدٌ أَکْرَمُ عَلَی اللهِ مِنْهُ. قَالَ: فَارْفَضَّ عَرَقًا.

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُوْيَعْلَی وَابْنُ حِبَّانَ وَأَحْمَدُ.

وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هَذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ.

’’حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت فرماتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں شب معراج براق لایا گیا جس پر زین کسی ہوئی تھی اور لگام ڈالی ہوئی تھی۔ (حضور نبی اکرم ﷺ کی سواری بننے کی خوشی میں) اس براق کے رقص کی وجہ سے آپ ﷺ کا اس پر سوار ہونا مشکل ہوگیا تو حضرت جبرئیل علیہ السلام نے اسے کہا: کیا تو حضور نبی اکرم ﷺ کے ساتھ اس طرح کر رہا ہے؟ حالانکہ آج تک تجھ پر کوئی ایسا شخص سوار نہیں ہوا جو اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں آپ ﷺ جیسا معزز و محترم ہو۔ یہ سن کر وہ براق شرم سے پسینہ پسینہ ہوگیا۔‘‘

٦٥٨ / ١٠۔ عَنْ أَبِي سَعِيْدٍ رضی الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: أَنَا سَيِّدُ وَلَدِ آدَمَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَلَا فَخْرَ، وَبِيَدِي لِوَاءُ الْحَمْدِ وَلَا فَخْرَ، وَمَا مِنْ نَبِيٍّ يَوْمَئِذٍ آدَمَ فَمَنْ سِوَاهُ إِلَّا تَحْتَ لِوَائِي، وَأَنَا أَوَّلُ مَنْ تَنْشَقُّ عَنْهُ الْأَرْضُ وَلَا فَخْرَ، قَالَ: فَيَفْزَعُ النَّاسُ ثَلَاثَ فَزَعَاتٍ فَيَأْتُوْنَ آدَمَ

------ في المسند، ٣ / ١٦٤، الرقم: ١٢٦٩٤، وابن حبان في الصحيح، ١ / ٢٣٤، وأبو يعلی في المسند، ٥ / ٤٥٩، الرقم: ٣١٨٤، وعبد بن حميد في المسند، ١ / ٣٥٧، الرقم: ١١٨٥، والمقدسي في الأحاديث المختارة، ٧ / ٢٣، الرقم: ٢٤٠٤، والخطيب البغدادي في تاريخ بغداد، ٣ / ٤٣٥، الرقم: ١٥٧٤، والعسقلاني في فتح الباري، ٧ / ٢٠٦.

الحديث رقم ١٠: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب: تفسير القرآن عن رسول الله ﷺ، باب: ومن سورة بني إسرائيل، ٥ / ٣٠٨، الرقم: ٣١٤٨، وابن ماجه في السنن، كتاب: الزهد، باب: ذكر الشفاعة، ٢ / ١٤٤٠، الرقم: ٤٣٠٨، وأحمد بن حنبل في المسند، ٣ / ٢، الرقم: ١١٠٠٠، واللالكائي في اعتقاد أهل السنة، ٤ / ٧٨٨، الرقم: ١٤٥٥، والمنذري في الترغيب والترهيب، ٤ / ٢٣٨، الرقم: ٥٥٠٩.

......فذكر الحديث إلى أن قَالَ: فَيَأْتُونَنِي فَأَنْطَلِقُ مَعَهُمْ، قَالَ ابْنُ جُدْعَانَ: قَالَ أَنَسٌ رضي الله عنه: فَكَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَى رَسُوْلِ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم قَالَ: فَآخُذُ بِحَلْقَةِ بَابِ الْجَنَّةِ فَأُقَعْقِعُهَا فَيُقَالُ: مَنْ هَذَا؟ فَيُقَالُ: مُحَمَّدٌ فَيَفْتَحُوْنَ لِي وَيُرَحِّبُوْنَ بِي فَيَقُوْلُوْنَ: مَرْحَبًا فَأَخِرُّ سَاجِدًا فَيُلْهِمُنِي اللهُ مِنَ الثَّنَاءِ وَالْحَمْدِ فَيُقَالُ لِي: ارْفَعْ رَأْسَکَ وَسَلْ تُعْطَ وَاشْفَعْ تُشَفَّعْ وَقُلْ يُسْمَعْ لِقَوْلِکَ وَهُوَ الْمَقَامُ الْمَحْمُوْدُ الَّذِي قَالَ اللهُ: ﴿عَسَى أَنْ يَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَحْمُوْدًا﴾ [الإسراء، ۱۷: ۷۹]. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

وَقَالَ أَبُوْعِيْسَى: هَذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

وروى ابن ماجه عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم: أَنَا سَيِّدُ وَلَدِ آدَمَ وَلَا فَخْرَ، وَأَنَا أَوَّلُ مَنْ تَنْشَقُّ الْأَرْضُ عَنْهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَلَا فَخْرَ، وَأَنَا أَوَّلُ شَافِعٍ، وَأَوَّلُ مُشَفَّعٍ وَلَا فَخْرَ، وَلِوَاءُ الْحَمْدِ بِيَدِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَلَا فَخْرَ.

’’حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: میں روزِ قیامت (تمام) اولادِ آدم کا قائد ہوں گا اور مجھے (اس پر) فخر نہیں، حمد کا جھنڈا میرے ہاتھ میں ہو گا اور کوئی فخر نہیں۔ حضرت آدم علیہ السلام اور دیگر تمام انبیاء کرام اس دن میرے جھنڈے کے نیچے ہوں گے اور مجھے اس پر کوئی فخر نہیں۔ اور میں پہلا شخص ہوں گا جس سے زمین شق ہو گی اور کوئی فخر نہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: لوگ تین بار خوفزدہ ہوں گے پھر وہ حضرت آدم علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوکر شفاعت کی درخواست کریں گے۔ پھر مکمل حدیث بیان کی یہاں تک کہ فرمایا: پھر لوگ میرے پاس آئیں گے (اور) میں ان کے ساتھ (ان کی شفاعت کے لئے) چلوں گا۔ ابن جدعان (راوی) کہتے ہیں کہ حضرت انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا: گویا کہ میں اب بھی حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکھ رہا ہوں۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: میں جنت کے دروازے کی زنجیر کھٹکھٹاؤں گا، پوچھا جائے گا: کون؟ جواب دیا جائے گا: حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔ چنانچہ وہ میرے لیے دروازہ کھولیں گے اور مرحبا کہیں گے۔ میں (بارگاہِ الٰہی

میں) سجدہ ریز ہو جاؤں گا تو اللہ تعالیٰ مجھ پر اپنی حمد و ثناء کا کچھ حصہ الہام فرمائے گا۔ مجھے کہا جائے گا: سر اٹھائیے، مانگیں عطا کیا جائے گا۔ شفاعت کیجئے، قبول کی جائے گی، اور کہئے آپ کی بات سنی جائے گی۔ (آپ ﷺ نے فرمایا:) یہی وہ مقام محمود ہے جس کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ''یقیناً آپ کا رب آپ کو مقام محمود پر فائز فرمائے گا۔''

اور امام ابن ماجہ نے بھی حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت کیا انہوں نے بیان فرمایا کہ آپ ﷺ نے فرمایا: میں اولادِ آدم کا سردار ہوں گا اور اس پر بھی فخر نہیں، قیامت کے روز سب سے پہلے میری زمین شق ہو گی اس پر بھی فخر نہیں، سب سے پہلے میں شفاعت کروں گا اور سب سے پہلے میری شفاعت قبول ہو گی۔ اس پر بھی فخر نہیں اور حمدِ باری تعالیٰ کا جھنڈا قیامت کے دن میرے ہی ہاتھ میں ہو گا اور اس پر بھی فخر نہیں۔''

٦٥٩ / ١١۔ عَنْ نَبِيهِ بْنِ وَهَبٍ رضي الله عنه أَنَّ كَعْبًا دَخَلَ عَلَى عَائِشَةَ رضي الله عنها، فَذَكَرُوْا رَسُوْلَ اللهِ ﷺ فَقَالَ كَعْبٌ: مَا مِنْ يَوْمٍ يَطْلُعُ إِلَّا نَزَلَ سَبْعُوْنَ أَلْفًا مِنَ الْمَلَائِكَةِ حَتَّى يَحُفُّوْا بِقَبْرِ النَّبِيِّ ﷺ يَضْرِبُوْنَ بِأَجْنِحَتِهِمْ، وَيُصَلُّوْنَ عَلَى رَسُوْلِ اللهِ ﷺ، حَتَّى إِذَا أَمْسَوْا عَرَجُوْا وَهَبَطَ مِثْلُهُمْ فَصَنَعُوْا مِثْلَ ذَلِکَ، حَتَّى إِذَا انْشَقَّتْ عَنْهُ الْأَرْضُ خَرَجَ فِي سَبْعِيْنَ أَلْفًا مِنَ الْمَلَائِكَةِ يَزِفُّوْنَهُ. رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ وَالْبَيْهَقِيُّ.

''حضرت نبیہ بن وہب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت کعب احبار رضی اللہ عنہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوئے اور انہوں نے حضور نبی اکرم ﷺ کا ذکر کیا۔ حضرت کعب رضی اللہ عنہ نے کہا: جب بھی دن نکلتا ہے ستر ہزار فرشتے اترتے ہیں اور وہ حضور نبی اکرم ﷺ کی قبرِ اقدس کو گھیر لیتے ہیں اور قبر اقدس پر اپنے پَر مارتے ہیں (یعنی اپنے پروں سے جھاڑو

الحديث رقم ١١: أخرجه الدارمي في السنن، (٥) باب: ما أكرم الله تعالى نبيه بعد موته، ١ / ٥٧، الرقم: ٩٤، والبيهقي في شعب الإيمان، ٣ / ٤٩٢، الرقم: ٤١٧٠، وابن حيان في العظمة، ٣ / ١٠١٨، الرقم: ٥٣٧، وأبو نعيم في حلية الأولياء، ٥ / ٣٩٠، وابن كثير في تفسير القرآن العظيم، في قول الله تعالى: هو الذي يصلى عليكم وملائكته۔۔الخ ٣ / ٥١٨۔

دیتے ہیں۔) اورحضور نبی اکرم ﷺ پر درود (و سلام) بھیجتے ہیں اور شام ہوتے ہی واپس آسمانوں پر چلے جاتے ہیں اور اتنے ہی مزید اُترتے ہیں اور وہ بھی دن والے فرشتوں کی طرح کا عمل دہراتے ہیں۔ حتی کہ جب حضور نبی اکرم ﷺ کی قبرِ مبارک (روزِ قیامت) شق ہو گی تو آپ ﷺ ستر ہزار فرشتوں کے جھرمٹ میں (میدانِ حشر میں) تشریف لائیں گے۔‘‘

٦٦٠ / ١٢۔ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ رضی الله عنه عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: إِنَّ اللهَ فَضَّلَنِي عَلَى الْأَنْبِيَاءِ أَوْ قَالَ: أُمَّتِي عَلَى الْأُمَمِ وَأَحَلَّ لِيَ الْغَنَائِمَ.

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالطَّبَرَانِيُّ وَالْبَيْهَقِيُّ.

وَقَالَ أَبُوْعِيْسَى: حَدِيْثُ أَبِي أُمَامَةَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

’’حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے مجھے تمام انبیاء سے زیادہ فضیلت عطا فرمائی یا فرمایا: میری امت کو دیگر تمام امتوں پر فضیلت عطا کی اور میرے لئے مالِ غنیمت کو حلال فرما دیا۔‘‘

٦٦١ / ١٣۔ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی الله عنه قَالَ: مَرَّ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ عَلَى قَوْمٍ قَدْ صَادُوْا ظَبْيَةً فَشَدُّوْهَا إِلَى عَمُوْدِ الْفُسْطَاطِ. فَقَالَتْ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، إِنِّي وَضَعْتُ وَلِي خَشْفَانِ. فَاسْتَأْذِنْ لِي أَنْ أُرْضِعَهُمَا ثُمَّ أَعُوْدُ إِلَيْهِمْ. فَقَالَ: أَيْنَ صَاحِبُ هَذِهِ؟ فَقَالَ الْقَوْمُ: نَحْنُ، يَا رَسُوْلَ اللهِ. فَقَالَ: رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: خَلُّوْا عَنْهَا حَتَّى تَأْتِيَ خَشْفَيْهَا تُرْضِعُهُمَا وَتَأْتِي إِلَيْكُمْ.

الحديث رقم ١٢: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب: السير عن رسول الله ﷺ، باب: ماجاء في الغنيمة، ٤/١٢٣، الرقم: ١٥٥٣، والطبراني نحوه في المعجم الكبير، ٨/٢٥٧، الرقم: ٨٠٠١، والروياني في المسند، ٢/٣٠٨، الرقم: ١٢٦٠، والبيهقي في السنن الكبرى، ١/٢٢٢، الرقم: ٩٩٩، و في السنن الصغرى، ١/١٨٠، الرقم: ٢٤٥، والهيثمي في مجمع الزوائد، ١٠/١٦۔

الحديث رقم ١٣: أخرجه الطبراني في المعجم الأوسط، ٦/٣٥٨، الرقم: ٥٥٤٧، وأبو نعيم في دلائل النبوة، ٣٧٦، الرقم: ٢٧٤، و ابن كثير في شمائل الرسول، ٣٤٧۔

قَالُوْا: وَمَنْ لَنَا بِذَلِکَ، يَارَسُوْلَ اللهِ؟ قَالَ: أَنَا. فَأَطْلَقُوْهَا فَذَهَبَتْ فَأَرْضَعَتْ ثُمَّ رَجَعَتْ إِلَيْهِمْ فَأَوْثَقُوْهَا. فَمَرَّ بِهِمُ النَّبِيُّ ﷺ فَقَالَ: أَيْنَ أَصْحَابُ هَذِهِ؟ قَالُوْا: هُوَ ذَا نَحْنُ، يَارَسُوْلَ اللهِ. قَالَ: تَبِيْعُوْنِهَا؟ قَالُوْا: يَارَسُوْلَ اللهِ، هِيَ لَکَ. فَخَلُّوْا عَنْهَا فَأَطْلَقُوْهَا فَذَهَبَتْ.

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ وَأَبُوْنُعَيْمٍ.

’’حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک دفعہ حضور نبی اکرم ﷺ ایک گروہ کے پاس سے گزرے۔ انہوں نے ایک ہرنی کو شکار کرکے ایک بانس کے ساتھ باندھ رکھا تھا۔ اس ہرنی نے عرض کیا: یارسول اللہ! میرے دو چھوٹے بچے ہیں جنہیں میں نے حال ہی میں جنا ہے۔ پس آپ ﷺ مجھے ان سے اجازت دلوا دیں کہ میں اپنے بچوں کو دودھ پلا کر واپس آ جاؤں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اس کا مالک کہاں ہے؟ اس گروہ نے کہا: یارسول اللہ، ہم اس کے مالک ہیں۔ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اسے چھوڑ دو یہاں تک کہ یہ اپنے بچوں کو دودھ پلا کر تمہارے پاس واپس آ جائے۔ انہوں نے عرض کیا: یارسول اللہ! اس کی واپسی کی ہمیں کون ضمانت دے گا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: میں۔ انہوں نے ہرنی کو چھوڑ دیا پس وہ گئی اور اپنے بچوں کو دودھ پلا کر واپس لوٹ آئی۔ انہوں نے اسے پھر باندھ دیا۔ جب حضور نبی اکرم ﷺ دوبارہ ان لوگوں کے پاس سے گزرے اور ان سے پوچھا: اس کا مالک کہاں ہے؟ اس گروہ نے عرض کیا: یارسول اللہ! وہ ہم ہی ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: کیا تم اس ہرنی کو مجھے فروخت کرو گے؟ انہوں نے عرض کیا: یارسول اللہ! یہ آپ ہی کی ہے۔ پس انہوں نے اسے کھول کر آزاد کردیا اور وہ چلی گئی۔‘‘

٦٦٢ / ١٤۔ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما قَالَ: أَوْحَى اللهُ إِلَى عِيْسَى عليه السلام، يَا عِيْسَى! آمِنْ بِمُحَمَّدٍ وَأْمُرْ مَنْ أَدْرَکَهُ مِنْ أُمَّتِکَ أَنْ

الحديث رقم ١٤: أخرجه الحاكم في المستدرك، ٢ / ٦٧١، الرقم: ٤٢٢٧، و ابن الخلال، في السنة، ١ / ٢٦١، الرقم: ٣١٦، والذهبي في ميزان الاعتدال، ٥ / ٢٩٩، الرقم: ٦٣٣٦، والعسقلاني في لسان الميزان، ٤ / ٣٥٤، الرقم: ١٠٤٠، وابن حيان في طبقات المحدثين بأصبهان، ٣ / ٢٨٧.

يُؤْمِنُوْا بِهِ فَلَوْلَا مُحَمَّدٌ مَا خَلَقْتُ آدَمَ وَلَوْلَا مُحَمَّدٌ مَا خَلَقْتُ الْجَنَّةَ وَلَا النَّارَ. وَلَقَدْ خَلَقْتُ الْعَرْشَ عَلَى الْمَاءِ فَاضْطَرَبَ فَكَتَبْتُ عَلَيْهِ لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ مُحَمَّدٌ رَسُوْلُ اللهِ فَسَكَنَ. رَوَاهُ الْحَاكِمُ.

وَقَالَ الْحَاكِمُ: هَذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الإِسْنَادِ وَوَافَقَهُ الذَّهَبِيُّ.

''حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ اللہ تبارک و تعالیٰ نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر وحی نازل فرمائی: اے عیسیٰ! حضرت محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) پر ایمان لے آؤ اور اپنی امت کو بھی حکم دو کہ جو بھی ان کا زمانہ پائے تو (ضرور) ان پر ایمان لائے (جان لو!) اگر محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نہ ہوتے تو میں حضرت آدم علیہ السلام کو بھی پیدا نہ کرتا۔ اور اگر محمد مصطفیٰ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نہ ہوتے تو میں نہ جنت پیدا کرتا اور نہ دوزخ، جب میں نے پانی پر عرش بنایا تو اس میں لرزش پیدا ہوگئی، لہٰذا میں نے اس پر ''لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ مُحَمَّدٌ رَسُوْلُ اللهِ'' لکھ دیا تو وہ ٹھہر گیا۔''

فَصْلٌ فِي مَنَاقِبِ أَهْلِ الْبَيْتِ وَقَرَابَةِ الرَّسُوْلِ سلام الله عليهم

﴿حضور ﷺ کے اہلِ بیت اور قرابت داروں کے مناقب کا بیان﴾

٦٦٣/ ١٥۔ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ ﷺ قَالَ: قَامَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ يَوْمًا فِيْنَا خَطِيْباً. بِمَاءٍ يُدْعَى خُمًّا. بَيْنَ مَكَّةَ وَالْمَدِيْنَةِ. فَحَمِدَ اللهَ وَأَثْنَى عَلَيْهِ، وَ وَعَظَ وَذَكَّرَ ثُمَّ قَالَ: أَمَّا بَعْدُ. أَلاَ أَيُّهَاالنَّاسُ، فَإِنَّمَا أَنَا بَشَرٌ يُوْشِكُ أَنْ يَأْتِيَ رَسُوْلُ رَبِّي فَأُجِيْبُ، وَأَنَا تَارِكٌ فِيْكُمْ ثَقَلَيْنِ: أَوَّلُهُمَا كِتَابُ اللهِ فِيْهِ الْهُدَى وَالنُّوْرُ فَخُذُوْا بِكِتَابِ اللهِ. وَاسْتَمْسِكُوْا بِهِ. فَحَثَّ عَلَى كِتَابِ اللهِ وَرَغَّبَ فِيْهِ. ثُمَّ قَالَ: وَأَهْلُ بَيْتِي. أُذَكِّرُكُمُ اللهَ فِي أَهْلِ بَيْتِي أُذَكِّرُكُمُ اللهَ فِي أَهْلِ بَيْتِي، أُذَكِّرُكُمُ اللهَ فِي أَهْلِ بَيْتِي. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

’’حضرت زید بن ارقم ﷺ سے مروی ہے کہ ایک دن حضور نبی اکرم ﷺ ہمیں خطبہ دینے کے لئے مکہ اور مدینہ منورہ کے درمیان اس تالاب پر کھڑے ہوئے جسے خُم کہتے ہیں۔ آپ ﷺ نے اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء اور وعظ و نصیحت کے بعد فرمایا: اے لوگو! میں تو بس ایک آدمی ہوں عنقریب میرے رب کا پیغام لانے والا فرشتہ (یعنی فرشتہ اجل) میرے پاس آئے گا اور میں اسے لبیک کہوں گا۔ میں تم میں دو عظیم چیزیں چھوڑے جا رہا ہوں، ان میں سے پہلی اللہ تعالیٰ کی کتاب ہے جس میں ہدایت اور نور ہے۔ اللہ تعالیٰ کی کتاب پر عمل کرو اور اسے مضبوطی سے تھام لو، پھر آپ ﷺ نے کتاب اللہ (کی تعلیمات پر عمل کرنے کی) ترغیب دی اور اس کی طرف راغب کیا پھر فرمایا: اور (دوسرے) میرے اہلِ بیت ہیں میں تمہیں اپنے اہل

الحديث رقم ١٥: أخرجه مسلم فى الصحيح، كتاب: فضائل الصحابة، باب: من فضائل علي بن أبي طالب ﷺ، ٣/ ١٨٧٣، الرقم: ٢٤٠٨، وأحمد بن حنبل فى المسند، ٤/ ٣٦٦، الرقم: ١٩٢٦٥، وابن حبان فى الصحيح، ١/ ١٤٥، الرقم: ١٢٣، وابن خزيمة فى الصحيح، ٤/ ٦٢، الرقم: ٢٣٥٧، واللالكائي فى اعتقاد أهل السنة، ١/ ٧٩، الرقم: ٨٨، والبيهقى فى السنن الكبرى، ٢/ ١٤٨، الرقم: ٢٦٧٩، وابن كثير فى تفسير القرآن العظيم، ٣/ ٤٨٧۔

بیت کے متعلق اللہ کی یاد دلاتا ہوں، میں تمہیں اپنے اہلِ بیت کے متعلق اللہ کی یاد دلاتا ہوں۔ میں تمہیں اپنے اہلِ بیت کے متعلق اللہ کی یاد دلاتا ہوں۔‘‘

٦٦٤ / ١٦۔ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ رضی الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: إِنِّي تَارِكٌ فِيْكُم مَا إِنْ تَمَسَّكْتُمْ بِهِ لَنْ تَضِلُّوْا بَعْدِي أَحَدُهُمَا أَعْظَمُ مِنَ الْآخَرِ: كِتَابُ اللهِ حَبْلٌ مَمْدُوْدٌ مِنَ السَّمَاءِ إِلَى الْأَرْضِ وَعِتْرَتِي: أَهْلُ بَيْتِي وَلَنْ يَتَفَرَّقَا حَتَّى يَرِدَا عَلَيَّ الْحَوْضَ فَانْظُرُوْا كَيْفَ تَخْلُفُوْنِي فِيْهِمَا. رَوَاهُ التِّرمِذِيُّ وَحَسَّنَهُ وَالنَّسَائِيُّ.

’’حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میں تم میں ایسی دو چیزیں چھوڑے جارہا ہوں کہ اگر تم نے انہیں مضبوطی سے تھامے رکھا تو میرے بعد ہر گز گمراہ نہ ہوگے۔ ان میں سے ایک دوسری سے بڑی ہے۔ اللہ تعالیٰ کی کتاب آسمان سے زمین تک لٹکی ہوئی رسی ہے اور میری عترت یعنی اہلِ بیت اور یہ دونوں ہرگز جدا نہ ہوں گی یہاں تک کہ دونوں میرے پاس (اکٹھے) حوض کوثر پر آئیں گی پس دیکھو کہ تم میرے بعد ان سے کیا سلوک کرتے ہو؟‘‘

٦٦٥ / ١٧۔ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ رضي الله عنهما قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ

الحديث رقم ١٦: أخرجه الترمذی فی السنن، کتاب: المناقب عن رسول الله ﷺ، باب: فی مناقب أهل بيت النبی ﷺ، ٥ / ٦٦٣، الرقم: ٣٧٨٨ / ٣٧٨٦، والنسائی فی السنن الکبری، ٥ / ٤٥، الرقم: ٨١٤٨، ٨٤٦٤، وأحمد بن حنبل فی المسند، ٣ / ١٤، ٢٦، ٥٩، الرقم: ١١١١٩، ١١٢٢٧، ١١٥٧٨، والحاکم فی المستدرک، ٣ / ١١٨، الرقم: ٤٥٧٦، وأبويعلی فی المسند، ٢ / ٣٠٣، الرقم: ١٠٢٦٧، ١١٤٠، والطبرانی عن أبي سعيد رضی الله عنه فی المعجم الأوسط، ٣ / ٣٧٤، الرقم: ٣٤٣٩، وفی المعجم الصغير، ١ / ٢٢٦، الرقم: ٣٢٣، وفی المعجم الکبير، ٣ / ٦٥، الرقم: ٢٦٧٨، وابن أبی شيبة فی المصنف، ٦ / ١٣٣، الرقم: ٣٠٠٨١، وابن أبی عاصم فی السنة، ٢ / ٦٤٤، الرقم: ١٥٥٣۔

الحديث رقم ١٧: أخرجه الترمذی فی السنن، کتاب: المناقب عن رسول الله ﷺ، باب: فی مناقب أهل بيت النبی ﷺ، ٥ / ٦٦٢، الرقم: ٣٧٨٦، والطبرانی فی ←

اللهِ ﷺ يَقُوْلُ: يَا أَيُّهَاالنَّاسُ إِنِّي قَدْ تَرَكْتُ فِيْكُمْ مَا إِنْ أَخَذْتُمْ بِهِ لَنْ تَضِلُّوْا: كِتَابَ اللهِ، وَعِتْرَتِي أَهْلَ بَيْتِي. رَوَاهُ التِرْمِذِيُّ وَحَسَّنَهُ.

’’حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ میں نے سنا حضور نبی اکرم ﷺ فرما رہے تھے: اے لوگو! میں تمہارے درمیان ایسی چیزیں چھوڑ رہا ہوں کہ اگر تم انہیں پکڑے رکھو گے تو ہرگز گمراہ نہ ہوگے۔ (ان میں سے ایک) اللہ تعالیٰ کی کتاب اور (دوسری) میرے اہلِ بیت (ہیں)۔‘‘

٦٦٦ / ١٨۔ عَنْ عَائِشَةَ رضي الله عنها قَالَتْ خَرَجَ النَّبِيُّ ﷺ غَدَاةً وَعَلَيْهِ مِرْطٌ مُرَحَّلٌ، مِنْ شَعَرٍ أَسْوَدَ. فَجَاءَ الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ رضي الله عنهما فَأَدْخَلَهُ، ثُمَّ جَاءَ الْحُسَيْنُ رضي الله عنه فَدَخَلَ مَعَهُ، ثُمَّ جَاءَتْ فَاطِمَةُ رضي الله عنها فَأَدْخَلَهَا، ثُمَّ جَاءَ عَلِيٌّ رضي الله عنه فَأَدْخَلَهُ، ثُمَّ قَالَ: ﴿إِنَّمَا يُرِيْدُ اللهُ لِيُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ أَهْلَ الْبَيْتِ وَيُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيْرًا﴾ [الأحزاب، ٣٣:٣٣]. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

’’حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ صبح کے وقت ایک اونی منقش چادر اوڑھے ہوئے باہر تشریف لائے تو آپ کے پاس حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہما آئے تو آپ ﷺ نے اُنہیں اُس چادر میں داخل کر لیا، پھر حضرت حسین رضی اللہ عنہ آئے اور وہ بھی ان کے ہمراہ چادر میں داخل ہو گئے، پھر سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا آئیں اور آپ ﷺ نے انھیں بھی اس چادر میں داخل کر لیا، پھر حضرت علی کرم اللہ وجہہ آئے تو آپ ﷺ نے اُنہیں بھی چادر میں لے لیا۔ پھر آپ ﷺ نے یہ آیت مبارکہ پڑھی: ’’اہلِ بیت! تم سے ہر قسم کے گناہ

------ المعجم الأوسط، ٥/ ٨٩، الرقم: ٤٧٥٧، وفى المعجم الكبير، ٣/ ٦٦، الرقم: ٢٦٨٠، وابن كثير فى تفسير القرآن العظيم، ٤/ ١١٤۔

الحديث رقم ١٨: أخرجه مسلم فى الصحيح، كتاب: فضائل الصحابة، باب: فضائل أهل بيت النّبى ﷺ، ٤/ ١٨٨٣، ٢٤٢٤، والحاكم فى المستدرك، ٣/ ١٥٩، الرقم: ٤٧٠٧۔ ٤٧٠٩، وَقَالَ الْحَاكِمُ: هَذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ، والبيهقى فى السنن الكبرى، ٢/ ١٤٩، الرقم: ٢٦٨٠، وابن أبى شيبة فى المصنف، ٦/ ٣٧٠، الرقم: ٣٢١٠٢۔

کا مَیل (اور شک و نقص کی گرد تک) دُور کر دے اور تمہیں (کامل) طہارت سے نواز کر بالکل پاک صاف کر دے۔‘‘

۶۶۷/ ۱۹۔ عَنْ عُمَرَ بْنِ أَبِي سَلَمَةَ رَبِيْبِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: لَمَّا نَزَلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ ﴿إِنَّمَا يُرِيْدُ اللهُ لِيُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ أَهْلَ الْبَيْتِ وَيُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيْرًا﴾ [الأحزاب، ۳۳:۳۳] فِي بَيْتِ أُمِّ سَلَمَةَ فَدَعَا فَاطِمَةَ، وَحَسَنًا، وَحُسَيْنًا، فَجَلَّلَهُمْ بِكِسَاءٍ، وَعَلِيٌّ خَلْفَ ظَهْرِهِ فَجَلَّلَهُ بِكِسَاءٍ، ثُمَّ قَالَ: اَللّٰهُمَّ، هَؤُلَاءِ أَهْلُ بَيْتِي، فَأَذْهِبْ عَنْهُمُ الرِّجْسَ وَطَهِّرْهُمْ تَطْهِيْرًا، قَالَتْ أُمُّ سَلَمَةَ: وَأَنَا مَعَهُمْ يَا نَبِيَّ اللهِ، قَالَ: أَنْتِ عَلَى مَكَانِكِ وَأَنْتِ عَلَى خَيْرٍ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

وَقَالَ أَبُوْعِيْسَى: هَذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ. وَفِي الْبَابِ: عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ وَأَنَسِ ابْنِ مَالِكٍ وَأَبِي الْحَمْرَاءِ وَمَعْقَلِ بْنِ يَسَارٍ وَعَائِشَةَ.

’’حضور نبی اکرم ﷺ کے پروردہ حضرت عمر بن ابی سلمہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب اُم المؤمنین اُم سلمہ رضی اللہ عنہا کے گھر حضور نبی اکرم ﷺ پر یہ آیت ’’اہل بیت! تم سے ہر قسم کے گناہ کا مَیل (اور شک و نقص کی گرد تک) دُور کر دے اور تمہیں (کامل) طہارت سے نواز کر بالکل پاک صاف کر دے۔‘‘ نازل ہوئی تو آپ ﷺ نے سیدہ فاطمہ اور حسنین کریمین سلام اللہ علیہم کو بلایا اور انہیں ایک کملی میں ڈھانپ لیا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ آپ ﷺ کے پیچھے تھے، آپ ﷺ نے انہیں بھی کملی میں ڈھانپ لیا، پھر فرمایا: اے اللہ! یہ میرے اہل بیت ہیں، پس ان سے ہر قسم کی آلودگی دور فرما اور انہیں خوب پاک و صاف کر دے۔ سیدہ اُم سلمہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا: اے اللہ کے نبی! میں (بھی) ان کے ساتھ ہوں، فرمایا: تم اپنی جگہ رہو اور تم تو بہتر مقام پر فائز ہو۔‘‘

الحديث رقم ۱۹: أخرجه الترمذی فی السنن، کتاب: تفسير القرآن عن رسول الله ﷺ، باب: ومن سورة الأحزاب، ۵/ ۳۵۱، الرقم: ۳۲۰۵، وفی کتاب: المناقب عن رسول الله ﷺ، باب: فضل فاطمة بنت محمد ﷺ، ۵/ ۶۹۹، الرقم: ۳۸۷۱، والطبرانی فی المعجم الأوسط، ۴/ ۱۳۴، الرقم: ۳۷۹۹۔

٦٦٨ / ٢٠۔ عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ رضي الله عنه قَالَ: لَمَّا نَزَلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ: ﴿فَقُلْ تَعَالَوْا نَدْعُ أَبْنَآءَنَا وَ أَبْنَآءَكُمْ﴾ [آل عمران، ٣:٦١] دَعَا رَسُوْلُ اللهِ ﷺ عَلِيًّا وَفَاطِمَةَ وَحَسَنًا وَحُسَيْنًا فَقَالَ: اللَّهُمَّ هَؤُلَاءِ أَهْلِي.

رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالتِّرْمِذِيُّ.

وَقَالَ أَبُوْعِيْسَى: هَذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ.

”حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب آیتِ مباہلہ نازل ہوئی: ”آپ فرما دیں کہ آجاؤ ہم (مل کر) اپنے بیٹوں کو اور تمہارے بیٹوں کو اور اپنی عورتوں کو اور تمہاری عورتوں کو اور اپنے آپ کو بھی اور تمہیں بھی (ایک جگہ پر) بلا لیتے ہیں۔“ تو حضور نبی اکرم ﷺ نے حضرت علی، حضرت فاطمہ، حضرت حسن اور حسین علیہم السلام کو بلایا، پھر فرمایا: یا اللہ! یہ میرے اہلِ بیت ہیں۔“

٦٦٩ / ٢١۔ عَنِ الْعَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ رضي الله عنه قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، إِنَّ قُرَيْشًا إِذَا لَقِيَ بَعْضُهُمْ بَعضًا لَقُوْهُمْ بِبَشْرٍ حَسَنٍ، وَإِذَا لَقُوْنَا لَقُوْنَا بِوُجُوْهٍ لَا نَعْرِفُهَا. قَالَ: فَغَضِبَ النَّبِيُّ ﷺ غَضَبًا شَدِيْدًا، وَقَالَ:

الحديث رقم ٢٠: أخرجه مسلم فى الصحيح، كتاب: فضائل الصحابة، باب: من فضائل علي بن أبى طالب رضي الله عنه، ٤ / ١٨٧١، الرقم: ٢٤٠٤، والترمذى فى السنن، كتاب: تفسير القرآن عن رسول الله ﷺ، باب: ومن سورة آل عمران، ٥ / ٢٢٥، الرقم: ٢٩٩٩، وفى كتاب: المناقب عن رسول الله ﷺ، باب: (٢١)، ٥ / ٦٣٨، الرقم: ٣٧٢٤، وأحمد بن حنبل فى المسند، ١ / ١٨٥، الرقم: ١٦٠٨، والنسائى فى السنن الكبرى، ٥ / ١٠٧، الرقم: ٨٣٩٩، والبيهقى فى السنن الكبرى، ٧ / ٦٣، الرقم: ١٣١٦٩۔١٣١٧٠، والحاكم فى المستدرك، ٣ / ١٦٣، الرقم: ٤٧١٩۔

الحديث رقم ٢١: أخرجه أحمد بن حنبل فى المسند، ١ / ٢٠٧، الرقم: ١٧٧٢، ١٧٧٧، ١٧٦٥٦، ١٧٦٥٧، ١٧٦٥٨، والحاكم فى المستدرك، ٣ / ٣٧٦، الرقم: ٥٤٣٣، ٢٩٦٠، والنسائى فى السنن الكبرى، ٥ / ٥١ الرقم: ٨١٧٦، والبزار فى المسند، ٦ / ١٣١، الرقم: ٢١٧٥، والبيهقى فى شعب الإيمان، ٢ / ١٨٨، الرقم: ١٥٠١، والديلمى فى مسند الفردوس، ٤ / ٣٦١، الرقم: ٧٠٣٧۔

وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَا يَدْخُلُ قَلْبَ رَجُلٍ الإِيْمَانُ حَتَّى يُحِبَّكُمْ لِلّٰهِ وَلِرَسُوْلِهِ وَلِقَرَابَتِي. رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالنَّسَائِيُّ وَالْحَاكِمُ وَالْبَزَّارُ.

وفي رواية: قَالَ: وَاللهِ لَا يَدْخُلُ قَلْبَ امْرِیءٍ إِيْمَانٌ حَتَّى يُحِبَّكُمْ لِلّٰهِ، وَلِقَرَابَتِي.

''حضرت عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ میں نے بارگاہِ رسالت ﷺ میں عرض کیا: یا رسول اللہ! قریش جب آپس میں ملتے ہیں تو حسین مسکراتے چہروں سے ملتے ہیں اور جب ہم سے ملتے ہیں تو (جذبات سے عاری) ایسے چہروں کے ساتھ ملتے ہیں جنہیں ہم نہیں جانتے۔ حضرت عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: حضور نبی اکرم ﷺ یہ سن کر شدید جلال میں آ گئے اور فرمایا: اس ذات کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے! کسی بھی شخص کے دل میں اس وقت تک ایمان داخل نہیں ہوسکتا جب تک اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ اور میری قرابت کی خاطر تم سے محبت نہ کرے۔''

ایک روایت میں ہے کہ فرمایا: ''خدا کی قسم! کسی شخص کے دل میں اس وقت تک ایمان داخل نہ ہوگا جب تک اللہ تعالیٰ، اس کے رسول اکرم ﷺ اور میری قرابت کی وجہ سے تم سے محبت نہ کرے۔''

٦٧٠ / ٢٢۔ عَنِ الْعَبَاسِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ رضي الله عنهما قَالَ: كُنَّا نَلْقَى النَّفَرَ مِنْ قُرَيْشٍ، وَهُمْ يَتَحَدَّثُوْنَ فَيَقْطَعُوْنَ حَدِيْثَهُمْ فَذَكَرْنَا ذٰلِکَ لِرَسُوْلِ اللهِ ﷺ، فَقَالَ: مَا بَالُ أَقْوَامٍ يَتَحَدَّثُوْنَ فَإِذَا رَأَوْا الرَّجُلَ مِنْ أَهْلِ بَيْتِي قَطَعُوْا حَدِيْثَهُمْ وَاللهِ، لَا يَدْخُلُ قَلْبَ رَجُلٍ الإِيْمَانُ حَتَّى يُحِبَّهُمْ لِلّٰهِ وَلِقَرَابَتِهِمْ مِنِّي. رَوَاهُ ابْنُ مَاجه وَالْحَاكِمُ.

الحديث رقم ٢٢: أخرجه ابن ماجه في السنن، المقدمة، باب: فضل العباس بن عبد المطلب رضي الله عنه، ١ / ٥٠، الرقم: ١٤٠، والحاكم في المستدرك، ٤ / ٨٥، الرقم: ٦٩٦٠، والمقدسي في الأحاديث المختارة، ٨ / ٣٨٢، الرقم: ٤٧٢، والديلمي في مسند الفردوس، ٤ / ١١٣، الرقم: ٦٣٥٠۔

''حضرت عباس بن عبد المطلب رضی اللہ عنہما بیان فرماتے ہیں کہ ہم جب قریش کی جماعت سے ملتے اور وہ باہم گفتگو کررہے ہوتے تو گفتگو روک دیتے ہم نے حضورنبی اکرم ﷺ کی بارگاہ میں اس امر کی شکایت کی تو آپ ﷺ نے فرمایا: لوگوں کو کیا ہو گیا ہے جب میرے اہل بیت سے کسی کو دیکھتے ہیں تو گفتگو روک دیتے ہیں؟ اللہ رب العزت کی قسم! کسی شخص کے دل میں اس وقت تک ایمان داخل نہیں ہوگا جب تک ان (یعنی میرے اہلِ بیت) سے اللہ تعالیٰ کے لیے اور میری قرابت کی وجہ سے محبت نہ کرے۔''

٦٧١ / ٢٣۔ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: مَثَلُ أَهْلِ بَيْتِي مَثَلُ سَفِينَةِ نُوحٍ، مَنْ رَكِبَ فِيهَا نَجَا، وَمَنْ تَخَلَّفَ عَنهَا غَرِقَ.

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ وَالْبَزَّارُ وَالْحَاكِمُ.

وفي رواية: عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ الزُّبَيْرِ رضي الله عنهما قَالَ: مَنْ رَكِبَهَا سَلِمَ، وَمَنْ تَرَكَهَا غَرِقَ.

''حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میرے اہلِ بیت کی مثال حضرت نوح علیہ السلام کی کشتی کی طرح ہے جو اس میں سوار ہوگیا وہ نجات پا گیا اور جو اس سے پیچھے رہ گیا وہ غرق ہوگیا۔''

اور ایک روایت میں حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ فرمایا: جو اس میں سوار ہوا وہ سلامتی پا گیا اور جس نے اسے چھوڑ دیا وہ غرق ہوگیا۔

٦٧٢ / ٢٤۔ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رضي الله عنه قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ

الحديث رقم ٢٣: أخرجه الطبرانی فی المعجم الکبیر، ١٢ / ٣٤، الرقم: ٢٣٨٨، ٢٦٣٨، ٢٦٣٨، ٢٦٣٦، وفی المعجم الأوسط، ٤ / ١٠، الرقم: ٣٤٧٨: ٥ / ٣٥٥، الرقم: ٥٥٣٦: ٦ / ٨٥، الرقم: ٥٨٧٠، وفی المعجم الصغیر، ١ / ٢٤٠، الرقم: ٣٩١: ٢ / ٨٤، الرقم: ٨٢٥، والحاکم فی االمستدرك، ٣ / ١٦٣، الرقم: ٤٧٢٠، والبزار فی المسند، ٩ / ٣٤٣، الرقم: ٣٩٠٠،والدیلمی فی مسند الفردوس، ١ / ٢٣٨، الرقم: ٩١٦۔

الحديث رقم ٢٤: أخرجه الحاکم فی المستدرك، ٣ / ١٥٣، الرقم: ٤٦٨٤،—

يَقُوْلُ: كُلُّ سَبَبٍ وَنَسَبٍ يَنْقَطِعُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ إِلَّا مَا كَانَ مِنْ سَبَبِي وَنَسَبِي. رَوَاهُ الْحَاكِمُ وَالطَّبَرَانِيُّ إِسْنَادُهُ حَسَنٌ.

’’حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے: قیامت کے دن میرے حسب و نسب کے سواء ہر سلسلہ نسب منقطع ہو جائے گا۔‘‘

٦٧٣ / ٢٥۔ عَنْ جَابِرٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: لِكُلِّ بَنِي أُمٍّ عُصْبَةٌ يَنْتَمُوْنَ إِلَيْهِمْ إِلَّا ابْنَي فَاطِمَةَ فَأَنَا وَلِيُّهُمَا وَعُصْبَتُهُمَا.

رَوَاهُ الْحَاكِمُ وَأَبُوْيَعْلَى.

وَقَالَ الْحَاكِمُ: هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الإِسْنَادِ.

’’حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ہر ماں کے بیٹوں کا آبائی خاندان ہوتا ہے جس کی طرف وہ منسوب ہوتے ہیں سوائے فاطمہ کے بیٹوں کے، پس میں ہی ان کا ولی ہوں اور میں ہی ان کا نسب ہوں۔‘‘

٦٧٤ / ٢٦۔ عَنْ عُمَرَ رضی اللہ عنہ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم يَقُوْلُ: كُلُّ بَنِي أُنْثَى فَإِنَّ عُصْبَتَهُمْ لِأَبِيْهِمْ مَا خَلَا بَنِي فَاطِمَةَ، فَإِنِّي أَنَا عُصْبَتُهُمْ وَأَنَا

------ والطبرانی فی المعجم الكبير، ٣ / ٤٤، الرقم: ٢٦٣٣، ٢٦٣٤۔٢٦٣٥، وفی المعجم الأوسط، ٥ / ٣٧٦، الرقم: ٥٦٠٦، وعبد الرزاق فی المصنف، ٦ / ١٦٣، الرقم: ١٠٣٥٤، والبيهقی فی السنن الكبری، ٧ / ٦٣، الرقم: ١٣١٧١، والمقدسی فی الأحاديث المختارة، ١ / ١٩٧، الرقم: ١٠١، وَقَالَ: إِسْنَادَهُ حَسَنٌ، والديلمی فی مسند الفردوس، ٣ / ٢٥٥، الرقم: ٤٧٥٥، والهيثمی فی مجمع الزوائد، ٩ / ١٧٣، وقال: إسنادُهُ حَسَنٌ۔

الحديث رقم ٢٥: أخرجه الحاكم فی المستدرك، ٣ / ١٧٩، الرقم: ٤٧٧٠، وأبو يعلى فی المسند ٢ / ١٠٩، الرقم: ٦٧٤١، والطبرانی فی المعجم الكبير، ٣ / ٤٤، الرقم: ٢٦٣١۔٢٦٣٢۔

الحديث رقم ٢٦: أخرجه الديلمی فی مسند الفردوس، ٣ / ٢٣٤، الرقم: ٤٧٨٧، والهيثمی فی مجمع الزوائد، ٤ / ٢٢٤۔

أَبُوْهُمْ. رَوَاهُ الدَّيْلَمِيُّ.

''حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے حضور نبی اکرم ﷺ سے یہ سنا آپ ﷺ فرماتے: ہر عورت کی اولاد کا نسب اپنے باپ کی طرف ہوتا ہے سوائے اولاد فاطمہ کے کیونکہ میں ہی ان کا نسب اور میں ہی ان کا باپ ہوں۔''

٦٧٥ / ٢٧۔ عَنْ جَابِرٍ رضی اللہ عنہ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ : إِنَّ اللهَ عزوجل جَعَلَ ذُرِّيَّةَ كُلِّ نَبِيٍّ فِي صُلْبِهِ، وَإِنَّ اللهَ جَعَلَ ذُرِّيَّتِي فِي صُلْبِ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رضی اللہ عنہ. رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ.

''حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: یقیناً اللہ تعالیٰ نے ہر نبی کی اولاد اس کی صلب میں رکھی اور بیشک اللہ تعالیٰ نے میری اولاد علی بن ابی طالب کی صلب میں رکھی ہے۔''

٦٧٦ / ٢٨۔ عَنْ أَبِي مَسْعُوْدٍ الْأَنْصَارِيِّ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: مَنْ صَلَّى صَلَاةً لَمْ يُصَلِّ فِيْهَا عَلَيَّ وَعَلَى أَهْلِ بَيْتِي، لَمْ تُقْبَلْ مِنْهُ. وَقَالَ أَبُوْ مَسْعُوْدٍ رضی اللہ عنہ: لَوْ صَلَّيْتُ صَلَاةً لَا أُصَلِّي فِيْهَا عَلَى مُحَمَّدٍ، مَا رَأَيْتُ أَنَّ صَلَاتِي تَتِمُّ. رَوَاهُ الدَّارُقُطْنِيُّ وَالْبَيْهَقِيُّ.

''حضرت ابو مسعود انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جس نے نماز پڑھی اور مجھ پر اور میرے اہل بیت پر درود نہ پڑھا اس کی نماز قبول نہ ہو گی۔ حضرت ابو مسعود انصاری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں اگر میں نماز پڑھوں اور اس میں حضور نبی اکرم ﷺ

الحديث رقم ٢٧: أخرجه الطبراني فى المعجم الكبير، ٣/ ٤٣، الرقم: ٢٦٣٠، والديلمي فى مسند الفردوس، ١/ ١٧٢، الرقم: ٦٤٣، والهيثمي فى مجمع الزوائد، ٩/ ١٧٢، والمناوي فى فض القدير، ٢/ ٢٢٣.

الحديث رقم ٢٨: أخرجه الدار قطني فى السنن، ١/ ٣٥٥، الرقم: ٦-٧، والبيهقي فى السنن الكبرى، ٢/ ٥٣٠، الرقم: ٣٩٦٩، وابن الجوزي فى التحقيق في أحاديث الخلاف، ١/ ٤٠٢، الرقم: ٥٤٤، والشوكاني فى نيل الأوطار، ٢/ ٣٢٢.

پر درود پاک نہ پڑھوں تو میں نہیں سمجھتا کہ میری نماز کامل ہوگی۔‘‘

۶۷۷ / ۲۹۔ عَنْ حُذَيْفَةَ ﷺ قَالَ: قَالَ: رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: إِنَّ هَذَا مَلَكٌ لَمْ يَنْزِلِ الْأَرْضَ قَطُّ قَبْلَ هَذِهِ اللَّيْلَةِ اسْتَأْذَنَ رَبَّهُ أَنْ يُسَلِّمَ عَلَيَّ وَ يُبَشِّرَنِي بِأَنَّ فَاطِمَةَ سَيِّدَةُ نِسَاءِ أَهْلِ الْجَنَّةِ وَأَنَّ الْحَسَنَ وَالْحُسَيْنَ سَيِّدَا شَبَابِ أَهْلِ الْجَنَّةِ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَأَحْمَدُ.

وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هَذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ.

’’حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ایک فرشتہ جو اس رات سے پہلے کبھی زمین پر نہ اترا تھا اس نے اپنے پروردگار سے اجازت مانگی کہ مجھے سلام کرے اور مجھے یہ خوشخبری دے کہ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا اہلِ جنت کی تمام عورتوں کی سردار ہیں اور حسن و حسین رضی اللہ عنہما جنت کے تمام جوانوں کے سردار ہیں۔‘‘

۶۷۸ / ۳۰۔ عَنْ عَلِيٍّ رضی اللہ عنہ أَنَّهُ دَخَلَ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ، وَقَدْ بَسَطَ شَمْلَةً، فَجَلَسَ عَلَيْهَا هُوَ وَفَاطِمَةُ وَعَلِيٌّ وَالْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ، ثُمَّ أَخَذَ النَّبِيُّ ﷺ بِمَجَامِعِهِ فَعَقَدَ عَلَيْهِمْ ثُمَّ قَالَ: اَللّٰهُمَّ ارْضَ عَنْهُمْ كَمَا أَنَا عَنْهُمْ رَاضٍ. رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ.

الحديث رقم ۲۹: أخرجه الترمذی فی السنن، کتاب: المناقب عن رسول الله ﷺ، باب: مناقب الحسن والحسين عليهما السلام، ۵ / ۶۶۰، الرقم: ۳۷۸۱، والنسائی فی السنن الکبری، ۸۰، ۹۵، الرقم: ۸۲۹۸، ۸۳۶۵، وفي فضائل الصحابة، ۱ / ۵۸، ۷۶، الرقم: ۱۹۳، ۲۶۰، وأحمد بن حنبل فی المسند، ۵ / ۳۹۱، الرقم: ۲۳۳۶۹، وفی فضائل الصحابة، ۲ / ۷۸۸، الرقم: ۱۴۰۶، وابن أبی شيبة فی المصنف، ۶ / ۳۸۸، الرقم: ۳۲۲۷۱، والحاکم فی المستدرک ، ۳ / ۱۶۴، الرقم: ۴۷۲۱۔ ۴۷۲۲، والطبرانی فی المعجم الکبير، ۲۲ / ۴۰۲، الرقم: ۱۰۰۵، وأبونعيم فی حلية اولياء، ۴ / ۱۹۰، والبهيقی فی الاعتقاد : ۳۲۸۔

الحديث رقم ۳۰: أخرجه الطبرانی فی المعجم الأوسط، ۵ / ۳۴۸، الرقم: ۵۵۱۴، والهيثی فی مجمع الزوائد، ۹ / ۱۶۹۔

''حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ وہ حضور نبی اکرم ﷺ کی بارگاہِ اقدس میں حاضر ہوئے۔ درآں حالیکہ آپ ﷺ نے چادر بچھائی ہوئی تھی۔ پس اس پر حضور نبی اکرم ﷺ (بنفسِ نفیس) حضرت علی، حضرت فاطمہ، حضرت حسن اور حضرت حسین علیہم السلام بیٹھ گئے پھر آپ ﷺ نے اس چادر کے کنارے پکڑے اور ان پر ڈال کر اس میں گرہ لگا دی۔ پھر فرمایا: اے اللہ! تو بھی ان سے راضی ہوجا، جس طرح میں ان سے راضی ہوں۔''

٦٧٩ / ٣١۔ عَنْ عُمَرَ رضی الله عنه أَنَّهُ دَخَلَ عَلَى فَاطِمَةَ بِنْتِ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ فَقَالَ: يَا فَاطِمَةُ، وَاللهِ! مَارَأَيْتُ أَحَدًا أَحَبَّ إِلَى رَسُوْلِ اللهِ ﷺ مِنْکِ، وَاللهِ! مَا كَانَ أَحَدٌ مِنَ النَّاسِ بَعْدَ أَبِيْکِ ﷺ أَحَبَّ إِلَيَّ مِنْکِ.

رَوَاهُ الْحَاكِمُ وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ.

''حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ وہ رسول اللہ ﷺ کی صاحبزادی سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کے ہاں گئے اور کہا: اے فاطمہ! خدا کی قسم! میں نے آپ کے سوا کسی شخص کو حضور نبی اکرم ﷺ کے نزدیک محبوب تر نہیں دیکھا اور خدا کی قسم! لوگوں میں سے مجھے بھی آپ کے والد محترم کے بعد کوئی آپ سے زیادہ محبوب نہیں۔''

٦٨٠ / ٣٢۔ عَنْ عَلِيٍّ رضی الله عنه قَالَ: الْحَسَنُ أَشْبَهُ بِرَسُوْلِ اللهِ ﷺ مَا بَيْنَ الصَّدْرِ إِلَى الرَّأْسِ، وَالْحُسَيْنُ أَشْبَهُ بِالنَّبِيِّ ﷺ مَا كَانَ أَسْفَلَ مِنْ ذَلِکَ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَحْمَدُ وَابْنُ حِبَّانَ.

الحديث رقم ٣١: أخرجه الحاكم فی المستدرك، ٣/ ١٦٨، الرقم: ٤٧٣٦، وابن أبی شيبة فی المصنف، ٧/ ٤٣٢، الرقم: ٣٧٠٤٥، وأحمد بن حنبل فی فضائل الصحابة، ١/ ٣٦٤، والشيبانی فی الآحاد والمثانی، ٥/ ٣٦٠، الرقم: ٢٩٥٢، والخطيب البغدادی فی تاريخ بغداد، ٤/ ٤٠١۔

الحديث رقم ٣٢: أخرجه الترمذی فی السنن، كتاب: المناقب عن رسول الله ﷺ، باب: مناقب الحسن والحسين، ٥/ ٦٦٠، الرقم: ٣٧٧٩، وأحمد بن حنبل فی المسند، ١/ ٩٩، الرقم: ٧٧٤، ٨٥٤، وابن حبان فی الصحيح، ١٥/ ٤٣٠، الرقم: ٦٩٧٤، والطيالسي فی المسند، ١/ ٩١، الرقم: ١٣٠، والمقدسی فی الأحاديث المختارة، ٢/ ٣٩٤، الرقم: ٧٨٠۔

وَقَالَ أَبُوْعِيْسَى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

’’حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت حسن علیہ السلام سینہ سے سر تک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی کامل شبیہ ہیں اور حضرت حسین علیہ السلام سینہ سے نیچے تک حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی کامل شبیہ ہیں۔‘‘

٦٨١ / ٣٣۔ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ، قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا الطُّفَيْلِ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِي سَرِيْحَةَ...... أَوْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ، (شَكَّ شُعْبَةُ)...... عَنِ

الحديث رقم ٣٣: أخرجه الترمذی فی السنن، کتاب: المناقب عن رسول الله صلی الله علیه وآله وسلم، باب: فی مناقب علي بن أبی طالب رضی الله عنه، ٥ / ٦٣٣، الرقم: ٣٧١٣، والطبرانی فی المعجم الکبیر، ٥ / ١٩٥، ٢٠٤، الرقم: ٥٠٧١، ٥٠٩٦۔

رُوِيَ هٰذَا الْحَدِيْثُ عَنْ حُبْشَی بْنِ جَنَادَةَ فِي الْكُتُبِ الْآتِيَةِ:

الحاکم فی المستدرك، ٣ / ١٣٤، الرقم: ٤٦٥٢، والطبرانی فی المعجم الکبیر، ١٢ / ٧٨، الرقم: ١٢٥٩٣، والخطیب البغدادی فی تاریخ بغداد، ١٢ / ٣٤٣، وابن عساکر فی تاریخ دمشق الکبیر، ٤٥ / ٧٧، ١٤٤، وابن کثیر فی البدایة والنهایة، ٥ / ٤٥١، والهیثمی فی مجمع الزوائد، ٩ / ١٠٨۔

رُوِيَ هٰذَا الْحَدِيْثُ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا فِي الْكُتُبِ الآتِيَةِ:

ابن أبی عاصم فی السنة: ٦٠٢، الرقم: ١٣٥٥، وابن ابی شیبه فی المصنف، ٦ / ٣٦٦، الرقم: ٣٢٠٧٢۔

وَ قَدْ رُوِيَ هٰذَ الْحَدِيْثُ عَنْ أَيُّوْبٍ الْأَنْصَارِيِّ فِي الْكُتُبِ الآتِيَةِ:

إبن أبی عاصم فی السنة: ٦٠٢، الرقم: ١٣٥٤، والطبرانی فی المعجم الکبیر، ٤ / ١٧٣، الرقم: ٤٠٥٢، والطبرانی فی المعجم الأوسط، ١ / ٢٢٩، الرقم: ٣٤٨۔

وَرُوِيَ هٰذَا لْحَدِيْثُ عَنْ بُرَيْدَةَ فِي الْكُتُبِ الْآتِيَةِ:

عبد الرزاق فی المصنف، ١١ / ٢٢٥، الرقم: ٢٠٣٨٨، والطبرانی فی المعجم الصغیر، ١: ٧١، وابن عساکرفی تاریخ دمشق الکبیر، ٤٥ / ١٤٣۔

وَرُوِيَ هٰذَالْحَدِيْثُ عَنْ بُرَيْدَةَ فِي الْكُتُبِ الْآتِيَةِ:

إبن أبی عاصم فی السنة: ٦٠١، الرقم: ١٣٥٣، وابن عساکر فی تاریخ دمشق الکبیر، ٤٥ / ١٤٦، وابن کثیرفی البدایة والنهایة، ٥ / ٤٥٧، وحسام الدین هندی فی کنز العمال، ١١ / ٦٠٢، رقم: ٣٢٩٠٤۔

وَرُوِيَ هٰذَالْحَدِيْثُ عَنْ مَالِكِ بْنِ حُوَيْرِثٍ فِي الْكُتُبِ الْآتِيَةِ:

الطبرانی فی المعجم الکبیر، ١٩ / ٢٥٢، الرقم: ٦٤٦، وابن عساکر، تاریخ دمشق الکبیر، ٤٥: ١٧٧، والهیثمی فی مجمع الزوائد، ٩ / ١٠٦۔

النَّبِيِّ ﷺ، قَالَ: مَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ فَعَلِيٌّ مَوْلَاهُ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

وَقَالَ: هَذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

وقد روى شعبة هذا الحديث عن ميمون أبي عبد الله عن زيد بن أرقم عن النبي ﷺ.

''شعبہ، سلمہ بن کہیل سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے ابوطفیل سے سنا کہ ابوسریحہ ...... یا زید بن ارقم رضی اللہ عنھما...... (شعبہ کو راوی کے متعلق شک ہے) سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جس کا میں مولا ہوں، اُس کا علی مولا ہے۔''

شعبہ نے اس حدیث کو میمون ابوعبد اللہ سے، اُنہوں نے زید بن ارقم سے اور اُنہوں نے حضور نبی اکرم ﷺ سے روایت کیا ہے۔

٦٨٢ / ٣٤۔ عَنْ جُمَيْعِ بْنِ عُمَيْرٍ التَّمِيْمِيِّ رضی اللہ عنہ قَالَ: دَخَلْتُ مَعَ عَمَّتِي عَلَى عَائِشَةَ رضي الله عنها فَسُئِلَتْ أَيُّ النَّاسِ كَانَ أَحَبَّ إِلَى رَسُوْلِ اللهِ ﷺ؟ قَالَتْ: فَاطِمَةُ، فَقِيْلَ: مِنَ الرِّجَالِ؟ قَالَتْ: زَوْجُهَا، إِنْ كَانَ مَا عَلِمْتُ صَوَّامًا قَوَّامًا. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

وَقَالَ أَبُوْعِيْسَى: هَذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ.

''جمیع بن عمیر تیمی بیان کرتے ہیں کہ میں اپنی پھوپھی کے ہمراہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوا سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا گیا کہ لوگوں میں سے حضور نبی اکرم ﷺ کے ہاں کون زیادہ محبوب تھا؟ اُمّ المومنین رضی اللہ عنہا نے فرمایا: فاطمہ (سلام اللہ علیہا)۔ عرض کیا گیا: مردوں میں سے (کون زیادہ محبوب تھا؟) فرمایا: ان کے شوہر اور جہاں تک میں جانتی ہوں وہ بہت زیادہ روزے رکھنے والے اور راتوں کو عبادت کے لئے بہت قیام کرنے والے تھے۔''

الحديث رقم ٣٤: أخرجه الترمذی فی السنن، کتاب: المناقب عن رسول الله ﷺ، باب: فضل فاطمة بنتِ محمد ﷺ، ٥ / ٧٠١، الرقم: ٣٨٧٤، والطبرانی فی المعجم الکبیر، ٢٢ / ٤٠٣۔ ٤٠٤، الرقم: ١٠٠٨۔ ١٠٠٩، والحاکم فی المستدرک، ٣ / ١٧١، الرقم: ٤٧٤٤، وأبویعلی فی المعجم، ١ / ١٢٨، الرقم: ٢٣٥۔

٦٨٣ / ٣٥۔ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ ﷺ أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ: لِعَلِيٍّ وَفَاطِمَةَ وَالْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ ﷺ: أَنَا حَرْبٌ لِمَنْ حَارَبْتُمْ، وَسِلْمٌ لِمَنْ سَالَمْتُمْ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَه.

''حضرت زید بن ارقم ﷺ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے حضرت علی، حضرت فاطمہ، حضرت حسن اور حضرت حسین ﷺ سے فرمایا: تم جس سے لڑو گے میں اُس کے ساتھ حالت جنگ میں ہوں اور جس سے تم صلح کرنے والے ہو میں بھی اُس سے صلح کرنے والا ہوں۔''

٦٨٤ / ٣٦۔ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى عَنْ أَبِيْهِ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: لَا يُؤْمِنُ عَبْدٌ حَتَّى أَكُوْنَ أَحَبَّ إِلَيْهِ مِنْ نَفْسِهِ وَأَهْلِي أَحَبَّ إِلَيْهِ مِنْ أَهْلِهِ وَعِتْرَتِي أَحَبَّ إِلَيْهِ مِنْ عِتْرَتِهِ. وَذَاتِي أَحَبَّ إِلَيْهِ مِنْ ذَاتِهِ.

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ وَالْبَيْهَقِيُّ.

''حضرت عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ ﷺ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: کوئی بندہ اس وقت تک مومن نہیں ہوسکتا جب تک کہ میں اس کے نزدیک اس کی جان سے بھی محبوب تر نہ ہو جاؤں اور میرے اہلِ بیت اسے اس کے اہل خانہ سے محبوب تر نہ ہو جائیں اور میری اولاد اسے اپنی اولاد سے بڑھ کر محبوب نہ ہو جائے اور میری ذات اسے اپنی ذات سے محبوب تر نہ ہو جائے۔''

الحديث رقم ٣٥: أخرجه الترمذى فى السنن، كتاب: المناقب عن رسول الله ﷺ، باب: فضل فاطمة بنت محمد ﷺ، ٥ / ٦٩٩، الرقم: ٣٨٧٠، وابن ماجه فى السنن، المقدمة، باب: فضل الحسن والحسين ابنَيْ عَلِيِّ بْنِ أبي طالِبٍ ﷺ، ١ / ٥٢، الرقم: ١٤٥، والحاكم فى المستدرك، ٣ / ١٦١، الرقم: ٤٧١٤، والطبرانى فى المعجم الأوسط، ٥ / ١٨٢، الرقم: ٥٠١٥، وفى المعجم الكبير، ٣ / ٤٠، الرقم: ٢٦٢٠، والصيداوى فى معجم الشيوخ، ١ / ١٣٣، الرقم: ٨٥۔

الحديث رقم ٣٦: أخرجه الطبرانى فى المعجم الكبير، ٧ / ٧٥، الرقم: ٦٤١٦، وفى المعجم الأوسط، ٦ / ٥٩، الرقم: ٥٧٩٠، والبيهقى فى شعب الإيمان، ٢ / ١٨٩، الرقم: ١٥٠٥، والديلمى فى مسند الفردوس، ٥ / ١٥٤، الرقم: ٧٧٩٥، والهيثمى فى مجمع الزوائد، ١ / ٨٨۔

فَصْلٌ فِي مَنَاقِبِ الْخُلَفَاءِ وَصَحَابَةِ الرَّسُوْلِ ﷺ

﴿خلفائے راشدین اور صحابہ کرام ﷺ کے مناقب کا بیان﴾

٦٨٥ / ٣٧۔ عَنْ أَبِي سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ ﷺ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: لَا تَسُبُّوْا أَصْحَابِي، فَلَوْ أَنَّ أَحَدَكُمْ أَنْفَقَ مِثْلَ أُحُدٍ ذَهَبًا، مَا بَلَغَ مُدَّ أَحَدِهِمْ وَلَا نَصِيْفَهُ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

ورواه مسلم عن أبي هريرة ﷺ وزاد فيه: (لَا تَسُبُّوْا أَصْحَابِي لَا تَسُبُّوْا أَصْحَابِي فَوَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ) ثُمَّ سَاقَ الْحَدِيْثَ بِنَحْوِهِ.

''حضرت ابو سعید خدری ﷺ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میرے صحابہ کو برا مت کہو۔ اگر تم میں سے کوئی احد پہاڑ کے برابر بھی سونا خرچ کر دے تو پھر بھی وہ ان کے سیر بھر یا اس سے آدھے کے برابر بھی نہیں پہنچ سکتا۔''

اسے بخاری نے روایت کیا ہے اور امام مسلم نے حضرت ابو ہریرہ ﷺ سے ان الفاظ کے اضافہ کے ساتھ روایت کیا ہے: ''میرے صحابہ کو برا مت کہو، میرے صحابہ کو برا مت کہو

الحديث رقم ٣٧: أخرجه البخاری فی الصحيح، کتاب: فضائل الصحابة، باب: قول النبی ﷺ: لو کنت متخذاً خليلا، ٣ / ١٣٤٣، الرقم: ٣٤٧٠، ومسلم فی الصحيح، کتاب: فضائل الصحابة، باب: تحريم سب الصحابة، ٤ / ١٩٦٧، الرقم: ٢٥٤٠، والترمذی في السنن، کتاب: المناقب عن رسول الله ﷺ، باب: (٥٩)، ٥ / ٦٩٥، الرقم: ٣٨٦١ وقال: هَذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ، وأبوداود فی السنن، کتاب: السنة، باب: في النهی عن سب أصحاب رسول الله ﷺ، ٤ / ٢١٤، الرقم: ٤٦٥٨، وابن ماجه فی السنن، باب: فضائل أصحاب رسول الله ﷺ، فضل أهل بدر، ١ / ٥٧، الرقم: ١٦١، والنسائی فی السنن الکبری، ٥ / ٨٤، الرقم: ٨٣٠٨، وأحمد بن حنبل فی المسند، ٣ / ١١، الرقم: ١١٠٩٤، ١١٥٣٤، ١١٥٣٥، ١١٦٢٦، وابن حبان فی الصحيح، ١٦ / ٢٣٨، الرقم: ٧٢٥٣، وأبو يعلی فی المسند، ٢ / ٣٤٢، الرقم: ١٠٨٧، وابن أبي شيبة فی المصنف، ٦ / ٤٠٤، الرقم: ٣٢٤٠٤، والطبرانی فی المعجم الأوسط، ١ / ٢١٢، الرقم: ٦٨٧۔

(دو مرتبہ فرمایا)۔ قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے۔‘‘ پھر اسی طرح پوری حدیث بیان کی۔‘‘

٦٨٦ / ٣٨۔ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مُغَفَّلٍ رضی الله عنه، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلی الله عليه وآله وسلم: اللهَ اللهَ فِي أَصْحَابِي، لَا تَتَّخِذُوْهُمْ غَرَضًا بَعْدِي، فَمَنْ أَحَبَّهُمْ فَبِحُبِّي أَحَبَّهُمْ، وَمَنْ أَبْغَضَهُمْ فَبِبُغْضِي أَبْغَضَهُمْ، وَمَنْ آذَاهُمْ فَقَدْ آذَانِي، وَمَنْ آذَانِي فَقَدْ آذَى اللهَ، وَمَنْ آذَى اللهَ فَيُوْشِكُ أَنْ يَأْخُذَهُ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

وَقَالَ أَبُوْعِيْسَى: هَذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ.

’’حضرت عبد اللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: میرے صحابہ رضی اللہ عنہم کے بارے میں اللہ تعالیٰ سے ڈرو! اللہ سے ڈرو! اور میرے بعد انہیں تنقید کا نشانہ مت بنانا کیونکہ جس نے ان سے محبت کی اس نے میری وجہ سے ان سے محبت کی اور جس نے ان سے بغض رکھا اس نے میرے بغض کی وجہ سے ان سے بغض رکھا اور جس نے انہیں تکلیف پہنچائی اس نے مجھے تکلیف پہنچائی اور جس نے مجھے تکلیف پہنچائی اس نے اللہ تعالیٰ کو تکلیف پہنچائی اور جس نے اللہ تعالیٰ کو تکلیف پہنچائی عنقریب اللہ تعالیٰ اُسے پکڑے گا۔‘‘

٦٨٧ / ٣٩۔ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی الله عنهما، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلی الله عليه وآله وسلم: إِذَا رَأَيْتُمُ الَّذِيْنَ يَسُبُّوْنَ أَصْحَابِي فَقُوْلُوْا: لَعْنَةُ اللهِ عَلَى شَرِّكُمْ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

الحديث رقم ٣٨: أخرجه الترمذی في السنن، كتاب: المناقب عن رسول الله صلی الله عليه وآله وسلم، باب: فيمن سبّ أصحاب النبی صلی الله عليه وآله وسلم، ٥ / ٦٩٦، الرقم: ٣٨٦٢، وأحمد بن حنبل في المسند، ٥ / ٥٤، ٥٧، الرقم: ٢٠٥٤٩۔٢٠٥٧٨، والبيهقی فی شعب الإيمان، ٢ / ١٩١، الرقم: ١٥١١، وابن أبي عاصم فی السنة، ٢ / ٤٧٩، الرقم: ٩٩٢، والرويانی في المسند ٢ / ٩٢، الرقم: ٨٨٢، والديلمی في مسند الفردوس، ١ / ١٤٦، الرقم: ٥٢٥، والهيثمی فی موارد الظمآن، ١ / ٥٦٨، الرقم: ٢٢٨٤۔

الحديث رقم ٣٩: أخرجه الترمذی فيالسنن، كتاب: المناقب عن رسول الله صلی الله عليه وآله وسلم، باب: ما جاء فی فضل من رَأى النَّبِيَّ صلی الله عليه وآله وسلم وَ صَحِبَهُ، ٥ / ٦٩٧، الرقم: ٣٨٦٦، والطبرانی فی المعجم الأوسط، ٨ / ١٩١، الرقم: ٨٣٦٦، والديلمی في مسند الفردوس، ١ / ٢٦٣، الرقم: ١٠٢٢۔

’’حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تم ان لوگوں کو دیکھو جو میرے صحابہ کو برا بھلا کہتے ہیں تو تم (انہیں) کہو: تمہارے شر پر اللہ تعالیٰ کی لعنت ہو۔‘‘

٦٨٨ / ٤٠۔ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: مَنْ سَبَّ أَصْحَابِي فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللهِ وَالْمَـلَائِكَةِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِيْنَ.

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ.

’’حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جس نے میرے صحابہ کو گالی دی تو اس پر اللہ تعالیٰ کی، تمام فرشتوں اور تمام انسانوں کی لعنت ہے۔‘‘

٦٨٩ / ٤١۔ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ رضي الله عنهما يَقُوْلُ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: خَيْرُ أُمَّتِي قَرْنِي، ثُمَّ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُمْ. ثُمَّ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُمْ، قَالَ عِمْرَانُ: فَـلَا أَدْرِي: أَذَكَرَ بَعْدَ قَرْنِهِ قَرْنَيْنِ أَوْ ثَـلَاثاً. ثُمَّ إِنَّ بَعْدَكُمْ قَوْمًا

الحديث رقم ٤٠: أخرجه الطبراني فی المعجم الكبير، ١٢ / ١٤٢، الرقم: ١٢٧٠٩، وعن أبي سعيد ﷺ فی المعجم الأوسط، ٥ / ٩٤، الرقم: ٤٧٧١، وابن أبي شيبة عن عطا بن أبي رباح فی المصنف، ٦ / ٤٠٥، الرقم: ٣٢٤١٩، والخلال فی السنة، ٣ / ٥١٥، الرقم: ٨٣٣، وابن أبی عاصم فی السنة، ٢ / ٤٨٣، الرقم: ١٠٠١، وابن جعد فی المسند، ١ / ٢٩٦، الرقم: ٢٠١٠، والديلمی فی مسند الفردوس، ٥ / ١٤، الرقم: ٧٣٠٢، والهيثمی فی مجمع الزوائد، ١٠ / ٢١، والمناوی فی فيض القدير، ٥ / ٢٧٤۔

الحديث رقم ٤١: أخرجه البخاری فی الصحيح،كتاب: فضائل الصحابة، باب: فضائل أصحاب النبی ﷺ، ٣ / ١٣٣٥، الرقم: ٣٤٥٠، وفی كتاب: الرقاق، باب: مايحذر من زهرة الدنيا والتنافس فيها، ٥ / ٢٣٦٢، الرقم: ٦٠٦٤، وفی كتاب: الأيمان والنذور، باب: إِثم مَن لا يَفِي بِالنَّذرِ، ٦ / ٢٤٦٣، الرقم: ٦٣١٧، ومسلم فی الصحيح، كتاب: فضائل الصحابة، باب: فضل الصحابة ثم الذين يلونهم ثم الذين يلونهم، ٤ / ١٩٦٤، الرقم: ٢٥٣٥، والترمذی فی السنن، كتاب: الفتن عن رسول الله ﷺ، باب: ماجاء فی القرن الثالث، ٤ / ٥٠٠، الرقم: ٢٣٠٢۔ ٢٣٠٣، ←

يَشْهَدُوْنَ وَلَا يُسْتَشْهَدُوْنَ، وَيَخُوْنُوْنَ وَلَا يُؤْتَمَنُوْنَ، وَيَنْذُرُوْنَ وَلَا يَفُوْنَ، وَيَظْهَرُ فِيْهِمُ السِّمَنُ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

’’حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میری بہترین امت میرے زمانہ کی ہے پھر ان کے زمانہ کے بعد کے لوگ اور پھر ان کے زمانہ کے بعد کے لوگ (حضرت عمران رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ مجھے یاد نہیں کہ آپ ﷺ نے اپنے زمانہ کے بعد دو زمانوں کا ذکر فرمایا یا تین زمانوں کا)۔ پھر تمہارے بعد ایسی قوم آئے گی کہ وہ گواہی دیں گے حالانکہ ان سے گواہی طلب نہیں کی جائے گی۔ وہ خیانت کریں گے اور ان پر یقین نہیں کیا جائے گا۔ وہ نذریں مانیں گے مگر ان کو پورا نہیں کریں گے اور ان میں موٹاپا ظاہر ہو گا۔‘‘

٦٩٠ / ٤٢۔ عَنْ عَبْدِ اللهِ رضی الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: خَيْرُ أُمَّتِي الْقَرْنُ الَّذِيْنَ يَلُوْنِي ثُمَّ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُمْ ثُمَّ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُمْ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

’’حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:

......وفی كتاب: المناقب عن رسول الله ﷺ، باب: ماجاء فی فضل من رأى النبي وفضل ﷺ وصَحِبَه، ٥/٦٩٥، الرقم: ٣٨٥٩، والنسائی فی السنن، كتاب: الأيمان والنذور، باب: الوفاء بالنذر، ٧/١٧، الرقم: ٣٨٠٩، وابن ماجة فی السنن، كتاب: الأحكام، باب: كراهية الشهادة لمن لم يستشهد، ٢/٧٩١، الرقم: ٢٣٦٢، والبيهقی فی السنن الكبری، كتاب: النذور، باب: الوفاء بالنذر، ١٠/٧٤، والبزار فی المسند، ٩/١٨، الرقم: ٣٥٢١، وأحمد بن حنبل فی المسند، ٤/٤٢٧، الرقم: ١٩٨٣٥، والطبرانی فی المعجم الكبير، ١٨/٢٣٣، الرقم: ٥٨١، والطيالسی فی المسند، ١/١١٣، الرقم: ٨٤١، والطحاوی فی شرح معانی الآثار، ٤/١٥١، والمنذری فی الترغيب والترهيب، ٤/٥، الرقم: ٤٥٤٦۔

الحديث رقم ٤٢: أخرجه البخاری فی الصحيح، كتاب: الشهادت، باب: لا يشهد على شهادة جورٍ إذا شهد، ٢/٩٣٨، الرقم: ٢٥٠٩، وفی كتاب: فضائل الصحابة، باب: فضائل أصحاب النبي ﷺ، ٣/١٣٣٥، الرقم: ٣٤٥١، وفی كتاب: الرقاق، باب: ما يحذر من زهرة الدنيا والتنافس فيها، ٥/٢٣٦٢، الرقم: ٦٠٦٥، وفی كتاب: الأيمان والنذور، باب: إذا قال أشهد بالله أو شهدت بالله، ٦/٢٤٥٢، ←

میری امت کے بہترین لوگ وہ ہیں جو میرے قریب ہیں، پھر وہ لوگ ہیں جو ان کے قریب ہیں، پھر وہ لوگ ہیں جو ان کے قریب ہیں۔‘‘

٦٩١ / ٤٣۔ عَنْ عَائِشَةَ رضي الله عنها قَالَتْ: سَأَلَ رَجُلٌ النَّبِيَّ ﷺ: أَيُّ النَّاسِ خَيْرٌ؟ قَالَ الْقَرْنُ الَّذِي أَنَا فِيْهِ ثُمَّ الثَّانِي ثُمَّ الثَّالِثُ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

’’حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ ایک شخص نے حضور نبی اکرم ﷺ سے سوال کیا کہ (یا رسول اللہ!) کون سے لوگ بہتر ہیں؟ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: سب سے بہتر لوگ اس زمانے کے ہیں جس زمانہ میں، میں موجود ہوں اس کے بعد دوسرے زمانہ کے لوگ اور اس کے بعد تیسرے زمانہ کے لوگ۔‘‘

٦٩٢ / ٤٤۔ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ رضي الله عنهما قَالَ: قَالَ لَنَا رَسُوْلُ اللهِ ﷺ يَوْمَ الْحُدَيْبِيَةِ: أَنْتُمْ خَيْرُ أَهْلِ الْأَرْضِ، وَكُنَّا أَلْفاً وَأَرْبَعَ مِائَةٍ، وَلَوْ كُنْتُ أُبْصِرُ الْيَوْمَ لَأَرَيْتُكُمْ مَكَانَ الشَّجَرَةِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

...... الرقم: ٢٦٨٢، ومسلم فی الصحيح، كتاب: فضائل الصحابة، باب: فضل الصحابة ثم الذين يلونهم ثم الذين يلونهم، ٤/ ١٩٦٢، الرقم: ٢٥٣٣، وابن أبی شيبة فی المصنف، ٦/ ٤٠٤، الرقم: ٣٢٤٠، وأبو يعلی فی المسند، ٩/ ٤٠، الرقم: ٥١٠٣.

الحديث رقم ٤٣: أخرجه مسلم فی الصحيح، كتاب: فضائل الصحابة، باب: فضل الصحابة ثم الذين يلونهم ثم الذين يلونهم، ٤/ ١٩٦٥، الرقم: ٢٥٣٦، وأحمد بن حنبل فی المسند، ٦/ ١٥٦، الرقم: ٢٥٢٧٢، وابن أبی شيبة فی المصنف، ٦/ ٤٠٤، الرقم: ٣٢٤٠٩، وابن أبی عاصم فی السنة، ٢/ ٦٢٩، الرقم: ١٤٧٥.

الحديث رقم ٤٤: أخرجه البخاری فی الصحيح، كتاب: المغازی، باب: غزوة الحديبية، ٤/ ١٥٢٦، الرقم: ٣٩٢٣، ومسلم فی الصحيح، كتاب: الامارة، باب: استحباب مبايعة الإمام الجيش، عند إرادة القتال، وبيان بيعة الرضوان تحت الشجرة، ٣/ ١٤٨٤، الرقم: ١٨٥٦، وأحمد بن حنبل فی المسند، ٣/ ٣٠٨، الرقم: ١٤٣٥٢، والشافعی فی المسند، ١/ ٢١٧، وأبوعوانة فی المسند، ٤/ ٣٠١، الرقم: ٦٨١٨، والبيهقی فی السنن الكبری، ٥/ ٢٣٥، الرقم: ٩٩٨١، والخراسانی فی كتاب السنن، ٢/ ٣٦٧، الرقم: ٢٨٨٥، وابن أبی شيبة فی المصنف، ٧/ ٣٨٥، الرقم: ٣٦٨٤٩.

’’حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے حدیبیہ کے دن ہمیں فرمایا: تم زمین پر بسنے والوں میں سب سے بہتر ہو اور ہم چودہ سو افراد تھے اور اگر آج میں دیکھ سکتا ہوں تو تمہیں اس درخت کی جگہ دکھا دیتا (اس وقت حضرت جابر رضی اللہ عنہ نابینا ہو چکے تھے)۔‘‘

٦٩٣/ ٤٥۔ عَنْ عَلِيٍّ رضی اللہ عنہ قَالَ: فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ لِأَهْلِ بَدْرٍ: فَلَعَلَّ اللهَ اطَّلَعَ إِلَى أَهْلِ بَدْرٍ فَقَالَ: اعْمَلُوْا مَا شِئْتُمْ فَقَدْ وَجَبَتْ لَكُمُ الْجَنَّةُ، أَوْ فَقَدْ غَفَرْتُ لَكُمْ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

’’حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے اصحاب بدر کے لئے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے اہلِ بدر کی طرف توجہ فرمائی اور فرمایا: تم جو عمل کرنا چاہتے ہو کرو بیشک تمہارے لئے جنت لازم ہوگئی ہے یا فرمایا: میں نے تمہیں معاف کر دیا ہے۔‘‘

٦٩٤/ ٤٦۔ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: خَطَبَنَا عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ بِالْجَابِيَةِ فَقَالَ: إِنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَامَ فِيْنَا مِثْلَ مُقَامِي فِيْكُمْ فَقَالَ:

الحديث رقم ٤٥: أخرجه البخاری فی الصحيح، کتاب: المغازی، باب: فضل مَن شَهِدَ بدراً، ٤/ ١٤٦٣، الرقم: ٣٧٦٢، وفی کتاب: الجهاد، باب: الجاسوس، ٣/ ١٠٩٥، الرقم: ٢٨٤٥، وفی کتاب: المغازی، باب: وَمَا بَعَثَ بِهِ حَاطِبُ بْنُ أَبِی بلتعة إلی أهل مکة يُخْبِرُهُمْ بِغَزْوِ النَّبِيِّ ﷺ، ٤/ ١٥٥٧، الرقم: ٤٠٢٥، ومسلم فی الصحيح، کتاب: فضائل الصحابة، باب: من فضائل أهل بدر رضی اللہ عنہم، وقصة حاطب بن أبي بلتعة رضی اللہ عنہ، ٤/ ١٩٤١، الرقم: ٢٤٩٤، والترمذی فی السنن، کتاب: تفسير القرآن عن رسول الله ﷺ، باب: ومن سورة الممتحنة، ٥/ ٤٠٩، الرقم: ٣٣٠٥، والدارمی فی السنن، ٢/ ٤٠٤، الرقم: ٢٧٦١۔

الحديث رقم ٤٦: أخرجه ابن ماجه فی السنن، کتاب: الأحکام، باب: کراهية الشهادة لمن لم يستشهد، ٢/ ٧٩١، الرقم: ٢٣٦٣، وأحمد بن حنبل فی المسند، ١/ ١٨، الرقم: ١١٤، والحاکم فی المستدرک، ١/ ١٩٨۔ ١٩٩، الرقم: ٣٨٨، ٣٩٠، والطبرانی فی المعجم الأوسط، ٦/ ٣٠٦، الرقم: ٦٤٨٣، والبيهقی فی السنن الکبری، ٧/ ٩١، الرقم: ١٣٢٩٩، واللالکائي فی اعتقاد أهل السنة، ١/ ١٠٦، الرقم: ١٥٥، والحسينی فی البيان والتعريف، ٢/ ٢١٩، الرقم: ١٥٤٦۔

احْفَظُونِي فِي أَصْحَابِي. ثُمَّ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُمْ ثُمَّ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُمْ .

رَوَاهُ ابْنُ مَاجه وَالْحَاكِمُ.

وفي رواية: عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی الله عنهما: فَقَالَ: اسْتَوْصَوْا بِأَصْحَابِي خَيْرًا.

’’حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے بیان کیا کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے جابیہ کے مقام پر ہمیں خطبہ دیا پھر فرمایا: ہمارے درمیان حضور نبی اکرم ﷺ یوں قیام فرما تھے جیسے میں تمہارے درمیان کھڑا ہوں اور آپ ﷺ نے فرمایا: میرے صحابہ کے بارے میں میری حفاظت کرو (یعنی ان کی عزت و احترام کرو!) (اور ان لوگوں کی عزت و احترام کرو) جو ان کے بعد آنے والے ہیں پھر (ان لوگوں کی) جو ان کے بعد آنے والے ہیں۔

اور حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ایک روایت میں فرمایا: میرے صحابہ سے اچھا سلوک کرنا۔‘‘

٦٩٥ / ٤٧۔ عَنْ جَابِرٍ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: لَا تَمُسُّ النَّارُ مُسْلِمًا رَآنِي أَوْ رَآى مَنْ رَآنِي. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالطَّبَرَانِيُّ.

وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هَذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ.

’’حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اس مسلمان کو جہنم کی آگ ہرگز نہیں چھوئے گی جس نے مجھے دیکھا یا مجھے دیکھنے والے (یعنی میرے صحابی) کو دیکھا۔‘‘

٦٩٦ / ٤٨۔ عَنْ أَبِي سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ:

الحديث رقم ٤٧: أخرجه الترمذى فى السنن، كتاب: المناقب عن رسول الله ﷺ، باب: ماجاء فى فضل من رأى النبى ﷺ وصحبه، ٥/٦٩٤، الرقم: ٣٨٥٨، والطبرانى فى المعجم الكبير، ١٧/٣٥٧، الرقم: ٩٨٣، وفى المعجم الأوسط، ١/٣٠٨، الرقم: ١٠٣٦، والديلمى فى مسند الفردوس، ٥/١١٦، الرقم: ٧٦٥٩، وابن أبى عاصم فى السنة، ٢/٦٣٠، الرقم: ١٤٨٤، والهيثمى فى المجمع الزوائد، ١٠/٢١۔

الحديث رقم ٤٨: أخرجه الترمذى فى السنن، كتاب: المناقب عن رسول الله ﷺ، ←

مَا مِنْ نَبِيٍّ إِلَّا لَهُ وَزِيْرَانِ مِنْ أَهْلِ السَّمَاءِ وَ وَزِيْرَانِ مِنْ أَهْلِ الْأَرْضِ، فَأَمَّا وَزِيْرَايَ مِنْ أَهْلِ السَّمَاءِ فَجِبْرِيْلُ وَمِيكَائِيْلُ، وَأَمَّا وَزِيْرَايَ مِنْ أَهْلِ الْأَرْضِ فَأَبُوبَكْرٍ وَعُمَرُ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هَذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ.

وَقَالَ الْحَاكِمُ: هَذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الإِسْنَادِ.

''حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ہر نبی کے لئے دو وزیر آسمان والوں میں سے اور دو وزیر زمین والوں میں سے ہوتے ہیں۔ سو آسمان والوں میں سے میرے دو وزیر، جبرائیل و میکائیل علیہما السلام ہیں اور زمین والوں میں سے میرے دو وزیر ابوبکر اور عمر رضی اللہ عنہما ہیں۔''

٦٩٧ / ٤٩۔ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ حَنْطَبٍ رضی الله عنه أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صلی الله عليه وآله وسلم رَآى أَبَابَكْرٍ وَ عُمَرَ فَقَالَ: هَذَانِ السَّمْعُ وَالْبَصَرُ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

''حضرت عبداللہ بن حنطب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت ابوبکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما کو دیکھا تو فرمایا: یہ دونوں (میرے لئے) کان اور آنکھ کی حیثیت رکھتے ہیں۔''

٦٩٨ / ٥٠۔ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی الله عنه قَالَ: أَنَّ النَّبِيَّ صلی الله عليه وآله وسلم صَعِدَ أُحُدًا، وَأَبُوبَكْرٍ وَعُمَرُ وَعُثْمَانُ، فَرَجَفَ بِهِمْ، فَقَالَ: اثْبُتْ أُحُدُ! فَإِنَّمَا عَلَيْكَ

...... باب: فی مناقب أبی بکر وعمر رضی الله عنهما کليهما، ٥ / ٦١٦، الرقم: ٣٦٨٠، والحاکم فی المستدرک، ٢ / ٢٩٠، الرقم: ٣٠٤٧، وابن جعد فی المسند، ١ / ٢٩٨، الرقم: ٢٠٢٦، والديلمی فی مسند الفردوس، ٤ / ٣٨٢، الرقم: ٧١١١، والمبارکفوری فی تحفة الأحوذی، ١٠ / ١١٤۔

الحديث رقم ٤٩: أخرجه الترمذی فی السنن، کتاب: المناقب عن رسول الله صلی الله عليه وآله وسلم، باب: فی مناقب أبی بکر وعمر رضی الله عنهما کليهما، ٥ / ٦١٣، الرقم: ٣٦٧١۔

الحديث رقم ٥٠: أخرجه البخاری فی الصحيح، کتاب: فضائل الصحابة، باب: قول ـــــ

نَبِيٌّ وَصِدِّيْقٌ، وَشَهِيْدَانِ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَالتِّرْمِذِيُّ.

''حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے حضور نبی اکرم ﷺ اُحد پہاڑ پر تشریف لے گئے اور آپ ﷺ کے ہمراہ حضرت ابوبکر، حضرت عمر اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہم بھی تھے، اچانک پہاڑ اُن کے (آنے کی خوشی کے) باعث (جوشِ مسرت سے) جھومنے لگا تو آپ ﷺ نے فرمایا: اے اُحد! ٹھہر جا تجھ پر ایک نبی، ایک صدیق اور دو شہید ہیں۔''

٦٩٩ / ٥١۔ عَنْ أَنَسٍ رضی الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: لِأَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ رضي الله عنهما: هَذَانِ سَيِّدَا كُهُوْلِ أَهْلِ الْجَنَّةِ مِنَ الْأَوَّلِيْنَ وَالْآخِرِيْنَ إِلَّا النَّبِيِّيْنَ وَالْمُرْسَلِيْنَ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَحَسَّنَهُ.

''حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے بارے میں فرمایا: یہ دونوں انبیاء و مرسلین علیہم السلام کے علاوہ

------ النبی ﷺ: لو کنت متخذا خليلا، ٣/ ١٣٤٤، الرقم:٣٤٧٢، وفی باب: مناقب عثمان بن عفان أبي عمرو القرشی رضی الله عنه، ٣/ ١٣٤٤، الرقم: ٣٤٩٦، وفی مناقب عمر بن الخطاب أبي حفص القرشی العدوی رضی الله عنه، ٣/ ١٣٤٦، الرقم: ٣٤٨٣، والترمذی فی السنن، كتاب: المناقب عن رسول الله ﷺ، باب: فی مناقب عثمان بن عفان رضی الله عنه، ٥/ ٦٢٤، الرقم: ٣٦٩٧، وأبوداود فی السنن،كتاب: السنة، باب: فی الخلفاء، ٤/ ٢١٢، الرقم: ٤٦٥١، والنسائي في السنن الكبرى، ٥/ ٤٣، الرقم: ٨١٣٥، وأحمد بن حنبل فی المسند، ٣/ ١١٢، الرقم: ١٢١٢٧،٢٢٨٦٢، والطبرانی فی المعجم الأوسط، ٦/ ٣٣٨، الرقم: ٦٥٦٦، وابن حبان فی الصحيح، ١٤/ ٤١٥، الرقم: ٦٤٩٢، وأبويعلی فی المسند، ٥/ ٢٨٩، الرقم: ٢٩١٠۔

الحديث رقم ٥١: أخرجه الترمذی فی السنن، كتاب: المناقب عن رسول الله ﷺ، باب: فی مناقب أبی بكر وعمر رضی الله عنهما كليهما، ٥/ ٦١٠، الرقم: ٣٦٦٤۔٣٦٦٥، وابن ملجه فی السنن، المقدمة، باب: فی فضائل أصحاب رسول الله ﷺ، ١/ ٣٦، الرقم: ٩٥۔١٠٠، وابن حبان فی الصحيح، ١٥/ ٣٣٠، الرقم: ٦٩٠٤، والبزار فی المسند، ٢/ ١٣٢، الرقم: ٤٩٠، وأحمد بن حنبل فی المسند، ١/ ٨٠، الرقم: ٦٠٢، وأبويعلی فی المسند، ١/ ٤٠٥، الرقم: ٥٣٣، وابن أبی عاصم فی السنة، ٢/ ٦١٧، الرقم: ١٤١٩، والطبرانی فی المعجم الأوسط، ٢/ ٩١، الرقم: ١٣٤٨، ٧/ ٦٨، الرقم: ٦٨٧٣، وفی المعجم الصغير، ٢/ ١٧٣، الرقم: ٩٧٦۔

اوّلین و آخرین میں سے تمام عمر رسیدہ جنتیوں کے سردار ہیں۔‘‘

۷۰۰ / ۵۲۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی الله عنه أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صلی الله عليه وآله وسلم كَانَ عَلَى حِرَاءٍ هُوَ وَأَبُوْبَكْرٍ وَعُمَرُ وَعُثْمَانُ وَعَلِيٌّ وَطَلْحَةُ وَالزُّبَيْرُ فَتَحَرَّكَتِ الصَّخْرَةُ. فَقَالَ النَّبِيُّ صلی الله عليه وآله وسلم: اهْدَأْ، فَمَا عَلَيْکَ إِلَّا نَبِيٌّ أَوْ صِدِّيْقٌ أَوْ شَهِيْدٌ.

رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالتِّرْمِذِيُّ.

وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هَذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ.

’’حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حرا پہاڑ پر تشریف فرما تھے اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ حضرت ابوبکر، حضرت عمر، حضرت عثمان، حضرت علی، حضرت طلحہ اور حضرت زبیر رضی اللہ عنہم تھے اتنے میں پہاڑ نے حرکت کی تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ٹھہر جا، کیونکہ تیرے اوپر نبی، صدیق اور شہید کے سوا کوئی نہیں ہے۔‘‘

۷۰۱ / ۵۳۔ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رضی الله عنه قَالَ: إِنَّ اللهَ نَظَرَ فِي قُلُوْبِ الْعِبَادِ، فَوَجَدَ قَلْبَ مُحَمَّدٍ صلی الله عليه وآله وسلم، خَيْرَ قُلُوْبِ الْعِبَادِ، فَاصْطَفَاهُ لِنَفْسِهِ، فَابْتَعَثَهُ اللهُ بِرِسَالَتِهِ، ثُمَّ نَظَرَ فِي قُلُوْبِ الْعِبَادِ بَعْدَ قَلْبِ مُحَمَّدٍ، فَوَجَدَ قُلُوْبَ أَصْحَابِهِ خَيْرَ قُلُوْبِ الْعِبَادِ، فَجَعَلَهُمْ وُزَرَاءَ نَبِيِّهِ، يُقَاتِلُوْنَ عَلَى

الحديث رقم ۵۲: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب: فضائل الصحابة، باب: من فضائل طلحة والزبير رضی الله عنهما، ۴ / ۱۸۸۰، الرقم: ۲۴۱۷، والترمذي في السنن، كتاب: المناقب عن رسول الله صلی الله عليه وآله وسلم، باب: في مناقب عثمان بن عفان رضی الله عنه، ۵ / ۶۲۴، الرقم: ۳۶۹۶، وابن حبان في الصحيح، ۱۵ / ۴۴۱، الرقم: ۶۹۸۳، والنسائي في السنن الكبرى، ۵ / ۵۹، الرقم: ۸۲۰۷، وأحمد بن حنبل في المسند، ۲ / ۴۱۹، الرقم: ۹۴۲۰، وابن أبي عاصم في السنة، ۲ / ۶۲۱، الرقم: ۱۴۴۱۔

الحديث رقم ۵۳: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ۱ / ۳۷۹، الرقم: ۳۶۰۰، والبزار في المسند، ۵ / ۲۱۲، الرقم: ۱۸۱۶، ۱۷۰۲، والطبراني في المعجم الأوسط، ۴ / ۵۸، الرقم: ۳۶۰۲، وفي المعجم الكبير، ۹ / ۱۱۲، ۱۱۵، الرقم: ۸۵۸۲، ۸۵۹۳، والبيهقي في الاعتقاد، ۱ / ۳۲۲، والهيثمي في مجمع الزوائد، ۱ / ۱۷۷، ۸ / ۲۱۲۔

دِيْنِهِ (وَفِي رِوَايَةٍ: فَجَعَلَهُمْ أَنْصَارَ دِيْنِهِ) فَمَا رَأَى الْمُسْلِمُوْنَ حَسَنًا، فَهُوَ عِنْدَ اللهِ حَسَنٌ، وَمَا رَأَوْا سَيِّئًا، فَهُوَ عِنْدَ اللهِ سَيِّءٌ.

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالْبَزَّارُ.

وَقَالَ الْهَيْثَمِيُّ: وَرِجَالُهُ مُوَثَّقُوْنَ.

’’حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے تمام بندوں کے دلوں کی طرف نظر کی تو قلب محمد ﷺ تمام لوگوں کے دلوں سے بہتر قلب پایا تو اسے اپنے لئے چن لیا (اور خاص کر لیا) اور انہیں اپنی رسالت کے ساتھ مبعوث فرمایا۔ پھر حضور نبی اکرم ﷺ کے دل کو (صرف اپنے لئے) منتخب کرنے کے بعد دوبارہ قلوبِ انسانی کو دیکھا تو آپ ﷺ کے صحابہ کرام کے دلوں کو سب بندوں کے دلوں سے بہتر پایا انہیں اپنے نبی مکرم ﷺ کا وزیر بنا دیا وہ ان کے دین کے لئے جہاد کرتے ہیں (اور ایک روایت میں ہے کہ انہیں آپ ﷺ کے دین کا مددگار بنا دیا) پس جس شے کو مسلمان اچھا جانیں تو وہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک (بھی) اچھی اور جسے بُرا سمجھیں وہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک بُری ہے۔‘‘

٧٠٢ / ٥٤۔ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: مَهْمَا أُوْتِيْتُمْ مِنْ كِتَابِ اللهِ فَالْعَمَلُ بِهِ لَا عُذْرَ لِأَحَدٍ فِي تَرْكِهِ فَإِنْ لَمْ يَكُنْ فِي كِتَابِ اللهِ فَسُنَّةٌ مِنِّي مَاضِيَةٌ فَإِنْ لَمْ يَكُنْ سُنَّتِي فَمَا قَالَ أَصْحَابِي إِنَّ

الحديث رقم ٥٤: أخرجه البيهقي في المدخل إلى السنن الكبرى، ١ / ١٦٢، الرقم: ١٥٢، وعبد بن حميد نحوه في المسند، ١ / ٢٥٠، الرقم: ٧٨٣، والقضاعي في مسند الشهاب، باب: مثل أصحابي مثل النجوم، ٢ / ٢٧٥، الرقم: ١٣٤٦، والديلمي في مسند الفردوس، ٤ / ١٦٠، الرقم: ٦٤٩٧، والذهبي في ميزان الاعتدال، ٢ / ١٤٢: ٨ / ٧٣، وفي لسان الميزان، ٢ / ١١٨، ١٣٧، الرقم: ٥٩٤، والخطيب البغدادي في الكفاية في علم الرواية، ١ / ٤٨، والسيوطي في مفتاح الجنة، ١ / ٤٥، وابن كثير في تحفة الطالب، ١ / ٤٥١، الرقم: ٣٤١، وابن الملقن في خلاصة البدر المنير، ٢ / ٤٣١، الرقم: ٢٨٦٨ وفي شرح الزرقاني، ٢ / ٣٠٢، وابن عبد البر في التمهيد، ٤ / ٢٦٣، والعسقلاني في فتح الباري، ٤ / ٥٧، وابن قدامة في المغني، ٣ / ٢١٠٩، وآمدي في الإحكام، ١ / ٢٩٠، وابن حزم في الإحكام، ٥ / ٦١۔

أَصْحَابِي بِمَنْزِلَةِ النُّجُومِ فِي السَّمَاءِ فَأَيُّمَا أَخَذْتُمْ بِهِ اهْتَدَيْتُمْ وَاخْتِلَافُ أَصْحَابِي لَكُمْ رَحْمَةٌ. رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ.

’’حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جب بھی تمہیں کتاب اللہ کا حکم دیا جائے تو اس پر عمل لازم ہے، اس پر عمل نہ کرنے پر کسی کا عذر قابل قبول نہیں، اگر وہ (مسئلہ) کتاب اللہ میں نہ ہو تو میری سنت میں اسے تلاش کرو جو تم میں موجود ہو اور اگر میری سنت سے بھی نہ ہو تو (اس مسئلہ کا حل) میرے صحابہ کے اقوال کے مطابق (تلاش) کرو۔ آپ ﷺ نے فرمایا: میرے صحابہ کی مثال یوں ہے جیسے آسمان پر ستارے (جو کہ یکساں روشنی دیتے ہیں)، ان میں سے جس کا دامن پکڑ لو گے ہدایت پا جاؤ گے اور میرے صحابہ کا اختلاف (بھی) تمہارے لئے رحمت ہے۔‘‘

٧٠٣ / ٥٥۔ عَنْ نُسَيْرِ بْنِ ذُعْلُوقٍ رضي الله عنه قَالَ: كَانَ ابْنُ عُمَرَ رضي الله عنهما يَقُوْلُ: لَا تَسُبُّوا أَصْحَابَ مُحَمَّدٍ ﷺ فَلَمُقَامُ أَحَدِهِمْ سَاعَةً، خَيْرٌ مِنْ عَمَلِ أَحَدِكُمْ عُمْرَهُ. رَوَاهُ ابْنُ مَاجَه وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ.

’’حضرت نسیر بن ذعلوق رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرمایا کرتے تھے کہ حضور نبی اکرم ﷺ کے صحابہ کرام کو برا مت کہو، کیونکہ حضور نبی اکرم ﷺ کی صحبت میں گزرا ہوا ان کا ایک ایک لمحہ تمہاری زندگی بھر کے (اعمال) سے بہتر ہے۔‘‘

٧٠٤ / ٥٦۔ عَنِ الْعِرْبَاضِ بْنِ سَارِيَةَ رضي الله عنه قَالَ: وَعَظَنَا رَسُوْلُ اللهِ ﷺ

الحديث رقم ٥٥: أخرجه ابن ماجه فی السنن، المقدمة، باب: فضل أهل بدر، ١/ ٥٧، الرقم: ١٦٢، وابن أبي شيبة فی المصنف، ٦/ ٤٠٥، الرقم: ٣٢٤١٥، وابن أبی عاصم فی کتاب السنة، ٢/ ٤٨٤، الرقم: ١٠٠٦۔

الحديث رقم ٥٦: أخرجه الترمذی فی السنن، کتاب: العلم عن رسول الله ﷺ، باب: ما جاء فی الأخذ بالسنة واجتناب البدع، ٥/ ٤٤، الرقم: ٢٦٧٦، وأبوداود فی السنن، کتاب: السنة، باب: فی لزوم السنة ٤/ ٢٠٠، الرقم: ٤٦٠٧، وابن ماجه فی السنن، المقدمة، باب: اتباع سنة الخلفاء الراشدين المهديين، ١/ ١٥، الرقم: ٤٢، وأحمد بن حنبل فی المسند، ٤/ ١٢٦، وابن حبان فی الصحيح، ١/ ١٧٨، الرقم: ٥، والحاکم فی المستدرک، ١/ ١٧٤، الرقم: ٣٢٩، وقال: هذا حديث ←

يَوْمًا بَعْدَ صَلَاةِ الْغَدَاةِ مَوْعِظَةً بَلِيْغَةً ذَرَفَتْ مِنْهَا الْعُيُوْنُ وَ وَجِلَتْ مِنْهَا الْقُلُوْبُ، فَقَالَ رَجُلٌ: إِنَّ هَذِهِ مَوْعِظَةُ مُوَدِّعٍ فَمَاذَا تَعْهَدُ إِلَيْنَا يَارَسُوْلَ اللهِ؟ قَالَ: أُوْصِيْكُمْ بِتَقْوَى اللهِ وَالسَّمْعِ وَالطَّاعَةِ وَإِنْ عَبْدٌ حَبَشِيٌّ، فَإِنَّهُ مَنْ يَعِشْ مِنْكُمْ يَرَى اخْتِلَافًا كَثِيْرًا، وَإِيَّاكُمْ وَمُحْدَثَاتِ الْأُمُوْرِ، فَإِنَّهَا ضَلَالَةٌ، فَمَنْ أَدْرَکَ ذٰلِکَ مِنْكُمْ، فَعَلَيْهِ بِسُنَّتِي وَسُنَّةِ الْخُلَفَاءِ الرَّاشِدِيْنَ الْمَهْدِيِّيْنَ، عَضُّوْا عَلَيْهَا بِالنَّوَاجِذِ.

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَه.

وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

’’حضرت عرباض بن ساریہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک دن حضور نبی اکرم ﷺ نے فجر کی نماز کے بعد ہمیں نہایت فصیح و بلیغ وعظ فرمایا، جس سے آنکھوں میں آنسو جاری ہو گئے اور دل (خشیتِ الٰہی سے) کانپنے لگے۔ ایک شخص نے کہا: یہ تو الوداع کہنے والے شخص کے وعظ جیسا (خطاب) ہے۔ یا رسول اللہ! آپ ہمیں کیا وصیت فرماتے ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: میں تمہیں پرہیزگاری اور سننے اور ماننے کی وصیت کرتا ہوں، خواہ تمہارا حاکم حبشی غلام ہی کیوں نہ ہو۔ اس لیے کہ تم میں سے جو زندہ رہے گا وہ بہت سے اختلاف دیکھے گا۔ خبردار (شریعت کے خلاف) نئی باتوں سے بچنا کیونکہ یہ گمراہی کا راستہ ہے۔ لہٰذا تم میں سے جو شخص یہ زمانہ پائے اسے چاہیے کہ میری اور میرے ہدایت یافتہ خلفاء کی سنت اختیار کرے تم لوگ اسے (سنت کو) دانتوں سے مضبوطی سے پکڑ لینا۔‘‘

٧٠٥ / ٥٧۔ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضي الله عنهما أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ: إِنَّ اللهَ

...... صحيح ليس له علة، والطبراني في المعجم الكبير، ١٨ / ٢٤٦، الرقم: ٦١٨.

الحديث رقم ٥٧: أخرجه الترمذى السنن، كتاب: المناقب عن رسول الله ﷺ، باب: فى مناقب عمر بن الخطاب ﷺ، ٥ / ٦١٧، الرقم: ٣٦٨٢، وأبو داود فى السنن، كتاب: الخراج والإمارة والفيء، باب: فى تدوين العطاء، ٣ / ١٣٨، الرقم: ٢٩٦١، ٢٩٦٢، وابن ماجه فى السنن، المقدمة، باب: فى فضائل أصحاب رسول الله ﷺ، ١ / ٤٠، الرقم: ١٠٨، وأحمد بن حنبل فى المسند، ٢ / ٥٣، الرقم: ـــــ

جَعَلَ الْحَقَّ (وفي رواية: وَضَعَ الْحَقَّ) عَلَى لِسَانِ عُمَرَ وَقَلْبِهِ. وَقَالَ ابْنُ عُمَرَ رضي الله عنهما: مَا نَزَلَ بِالنَّاسِ أَمْرٌ قَطُّ فَقَالُوْا فِيْهِ وَقَالَ فِيْهِ عُمَرُ أَوْ قَالَ ابْنُ الْخَطَّابِ فِيْهِ، (شَكَّ خَارِجَةُ) إِلَّا نَزَلَ فِيْهِ الْقُرْآنُ عَلَى نَحْوِ مَا قَالَ عُمَرُ. رَوَاهُ التِّرمِذِيُّ وَأَبُوْدَاوُدَ.

وَقَالَ أَبُوْعِيْسَى: هَذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ.

وَقَالَ الْحَاكِمُ: هَذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ.

’’حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے حق کو عمر کی زبان اور دل پر جاری کردیا ہے۔ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: جب کبھی لوگوں کو کوئی مسئلہ درپیش ہوا اور لوگوں نے اس میں بات کی اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے بھی اس مسئلہ پر کچھ کہا تو قرآن حکیم حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے قول کے موافق نازل ہوا۔‘‘

...... ٥١٤٥، وابن حبان فی الصحیح، ١٥/ ٣١٢، الرقم: ٦٨٨٩، والحاکم فی المستدرک، ٣ / ٩٣، الرقم: ٤٥٠١، والبیهقی فی السنن الکبری، ٦/ ٢٩٥، الرقم: ١٢٥٠٣۔

فَصْلٌ فِي مَنَاقِبِ الإِمَامِ الْمَهْدِيِّ الْمُنْتَظَرِ عليه السلام

﴿مناقبِ اِمام مہدی منتظر علیہ السلام کا بیان﴾

٧٠٦ / ٥٨۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: كَيْفَ أَنْتُمْ إِذَا نَزَلَ ابْنُ مَرْيَمَ فِيْكُمْ وَ إِمَامُكُمْ مِنْكُمْ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

''حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم لوگوں کا اس وقت (خوشی سے) کیا حال ہوگا جب تم میں عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام (آسمان سے) اُتریں گے اور تمہارا امام تمہیں میں سے ہوگا۔''

٧٠٧ / ٥٩۔ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ الْأَنْصَارِيِّ رضي الله عنهما قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ: لَا تَزَالُ طَائِفَةٌ مِنْ أُمَّتِي يُقَاتِلُوْنَ عَلَى الْحَقِّ ظَاهِرِيْنَ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ، قَالَ: فَيَنْزِلُ عِيْسَى ابْنُ مَرْيَمَ عليهما السلام فَيَقُوْلُ أَمِيْرُهُمْ: تَعَالَ صَلِّ لَنَا. فَيَقُوْلُ: لَا، إِنَّ بَعْضَكُمْ عَلَى بَعْضٍ أُمَرَاءُ تَكْرِمَةَ اللهِ هَذِهِ الْأُمَّةَ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَأَحْمَدُ وَابْنُ حِبَّانَ.

الحديث رقم ٥٨: أخرجه البخارى فى الصحيح، كتاب: الأنبياء، باب: نُزُول عيسى بن مريم عليهما السلام، ٣ / ١٢٧٢، الرقم: ٣٢٦٥، ومسلم فى الصحيح، كتاب: الإيمان، باب: نزول عيسى بن مريم حاكما بشريعة نبيّنا محمد ﷺ، ١ / ١٣٦، الرقم: ١٥٥، وابن حبان فى الصحيح، ١٥ / ٢١٣، الرقم: ٦٨٠٢، والعسقلانى فى فتح البارى، ٦ / ٤٩٣۔

الحديث رقم ٥٩: أخرجه مسلم فى الصحيح، كتاب: الإيمان، باب: نزول عيسى بن مريم حاكماً بشريعة نبينا محمد ﷺ، ١ / ١٣٧، الرقم: ١٥٦، وابن حبان فى الصحيح، ١٥ / ٢٣١، الرقم: ٦٨١٩، وأحمد بن حنبل فى المسند، ٣ / ٣٤٥، الرقم: ١٤٧٦٢۔ ١٥١٦٧، وابن الجارود فى المنتقى، ١ / ٢٥٧، الرقم: ١٠٣١، والبيهقى فى السنن الكبرى، ٩ / ١٨٠، وأبوعوانة فى المسند، ١ / ٩٩، الرقم: ٣١٧، وابن منده فى الإيمان، ١ / ٥١٧، الرقم: ٥١٨۔

’’حضرت جابر بن عبد اللہ انصاری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا: میری امت میں سے ایک جماعت قیامِ حق کے لیے کامیاب جنگ قیامت تک کرتی رہے گی حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ان مبارک کلمات کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: آخر میں حضرت عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام آسمان سے اتریں گے تو مسلمانوں کا امیر ان سے عرض کرے گا: تشریف لائیں ہمیں نماز پڑھائیں اس کے جواب میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام فرمائیں گے: (اس وقت) میں امامت نہیں کراؤں گا۔ تم ایک دوسرے پر امیر ہو (یعنی حضرت عیسیٰ علیہ السلام اس وقت امامت سے انکار فرما دیں گے) اس فضیلت و بزرگی کی بناء پر جو اللہ تعالیٰ نے اس امت کو عطا کی ہے۔‘‘

٧٠٨ / ٦٠۔ عَنْ عَبْدِ اللهِ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قَالَ: يَلِي رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ بَيْتِي يُوَاطِيءُ اسْمُهُ إِسْمِي قَالَ عَاصِمٌ وَحَدَّثَنَا أَبُوْ صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: لَوْ لَمْ يَبْقَ مِنَ الدُّنْيَا إِلَّا يَوْمٌ لَطَوَّلَ اللهُ ذَلِکَ الْيَوْمَ حَتَّى يَلِيَ.

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُوْدَاوُدَ وَأَحْمَدُ.

وَقَالَ أَبُوْعِيْسَى: هَذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

’’حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: میرے اہلِ بیت سے ایک شخص خلیفہ ہو گا جس کا نام میرے نام کے موافق ہو گا۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ایک روایت میں ہے کہ اگر دنیا کا ایک ہی دن باقی رہ جائے تو اللہ تعالیٰ اسی ایک دن کو اتنا دراز فرما دے گا کہ وہ شخص (یعنی مہدی علیہ السلام) خلیفہ ہو جائے۔‘‘

٧٠٩ / ٦١۔ عَنْ عَبْدِ اللهِ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: لَا تَذْهَبُ

الحديث رقم ٦٠: أخرجه الترمذی فی السنن، کتاب: الفتن عن رسول الله صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، باب: ماجاء في المهدي، ٤ / ٥٠٥، الرقم: ٢٢٣١، وأبو داود فی السنن، کتاب: المهدی، ٤ / ٢٣٦، الرقم: ٤٢٨٢، وأحمد بن حنبل فی المسند، ١ / ٣٧٦، الرقم: ٣٥٧١، والطبرانی فی المعجم الکبير، ١٠ / ١٣٣، الرقم: ١٠٢١٥، والمقرئ فی السنن الواردة فی الفتن، ٥ / ١٠٤، الرقم: ٥٦٢، و الهيثمی فی موارد الظمآن، ١ / ٤٦٤، الرقم: ١٨٧٧۔

الحديث رقم ٦١: أخرجه الترمذی فی السنن، کتاب: الفتن عن رسول الله صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، باب: ما جاء في المهدي، ٤ / ٥٠٥، الرقم: ٢٢٣٠، وأبوداود فی السنن، کتاب: ......

الدُّنْيَا حَتَّى يَمْلِکَ الْعَرَبَ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ بَيْتِي يُوَاطِئُ اسْمُهُ إِسْمِي.

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُوْدَاوُدَ وَأَحْمَدُ.

وَقَالَ أَبُوْعِيْسَى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

’’حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: دنیا اس وقت تک ختم نہ ہوگی جب تک کہ میرے اہل بیت میں سے ایک شخص عرب کا بادشاہ نہ ہو جائے جس کا نام میرے نام کے مطابق (یعنی محمد) ہوگا۔‘‘

٧١٠ / ٦٢۔ عَنْ أَبِي سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: الْمَهْدِيُّ مِنِّي، أَجْلَى الْجَبْهَةِ، أَقْنَى الْأَنْفِ: يَمْلَأُ الْأَرْضَ قِسْطًا وَعَدْلًا كَمَا مُلِئَتْ ظُلْمًا وَجَوْرًا، وَيَمْلِکُ سَبْعَ سِنِيْنَ. رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ.

’’حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: مہدی مجھ سے (یعنی میری نسل سے) ہوں گے ان کا چہرہ خوب نورانی، چمک دار اور ناک ستواں و بلند ہوگی۔ زمین کو عدل و انصاف سے بھر دیں گے، جس طرح پہلے وہ ظلم و جور سے بھری ہو گی۔ (مطلب یہ ہے کہ امام مہدی کی خلافت سے پہلے دنیا میں ظلم و زیادتی کی حکمرانی ہوگی اور عدل و انصاف کا نام و نشان تک نہ ہوگا اور وہ سات سال تک بادشاہت (خلافت) کریں گے۔‘‘

٧١١ / ٦٣۔ عَنْ عَلِيٍّ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: الْمَهْدِيُّ مِنَّا

------ المهدي، ٤/ ١٠٦، الرقم: ٤٢٨٢، وأحمد بن حنبل فى المسند، ١/ ٤٤٨، الرقم: ٤٢٧٩، والحاكم فى المستدرك، ٤/ ٤٨٨، الرقم: ٨٣٦٤، والبزار فى المسند، ٥/ ٢٠٤، الرقم: ١٨٠٤، والطبرانى فى المعجم الكبير، ١٠/ ٤٣٥، الرقم: ١٠٢٢٣، والشاشى فى المسند، ٢/ ١١٠، الرقم: ٢٣٥۔

الحديث رقم ٦٢: أخرجه أبوداود فى السنن، كتاب: المهدي، ٤/ ١٠٧، الرقم: ٤٢٨، والحاكم فى المستدرك، ٤/ ٥١٢، الرقم: ٨٤٣٨، والطبرانى المعجم الأوسط، ٩/ ١٧٦، الرقم: ٩٤٦٠۔

الحديث رقم ٦٣: أخرجه ابن ماجه فى السنن، كتاب: الفتن، باب: خروج المهدي، ٢/ ١٣٦٧، الرقم: ٤٠٨٥، وأحمد بن حنبل فى المسند، ١/ ٨٤، الرقم: ٦٤٥، ←

أَهْلَ الْبَيْتِ يُصْلِحُهُ اللهُ تَعَالَى فِي لَيْلَةٍ. رَوَاهُ ابْنُ مَاجه وَأَحْمَدُ.

''حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: (امام) مہدی میرے اہلِ بیت سے ہوں گے۔ اللہ تعالیٰ انہیں ایک ہی رات میں صالح بنا دے گا (یعنی اپنی توفیق و ہدایت سے ایک ہی شب میں ولایت کے اس بلند مقام پر پہنچا دے گا جو ان کے لئے مطلوب ہوگا)۔''

٧١٢ / ٦٤۔ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ رضي الله عنها قَالَتْ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ صلی الله علیه وآله وسلم يَقُوْلُ: الْمَهْدِيُّ مِنْ عِتْرَتِي مِنْ وَلَدِ فَاطِمَةَ. رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ.

''ام المؤمنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: مہدی میری نسل اور فاطمہ (رضی اللہ عنہا) کی اولاد میں سے ہوگا۔''

٧١٣ / ٦٥۔ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ قَالَ: قَالَ عَلِيٌّ رضی الله عنه: وَنَظَرَ إِلَى ابْنِهِ الْحَسَنِ فَقَالَ: إِنَّ ابْنِي هَذَا سَيِّدٌ كَمَا سَمَّاهُ النَّبِيُّ صلی الله علیه وآله وسلم، وَسَيَخْرُجُ مِنْ صُلْبِهِ رَجُلٌ يُسَمَّى بِإِسْمِ نَبِيِّكُمْ صلی الله علیه وآله وسلم يُشْبِهُهُ فِي الْخُلُقِ وَلَا يُشْبِهُهُ فِي الْخَلْقِ ثُمَّ ذَكَرَ قِصَّةَ يَمْلَأُ الْأَرْضَ عَدْلًا. رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ.

''ابو اسحاق روایت کرتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اپنے بیٹے امام حسن علیہ السلام کو دیکھ کر فرمایا: بے شک میرا یہ بیٹا سردار ہوگا جیسا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس کا نام رکھا ہے اور عنقریب اس کی نسل سے ایک ایسا شخص پیدا ہوگا اور اس کا نام تمہارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نام پر

...... وأبويعلى فى المسند، ١ / ٣٥٩، الرقم: ٤٦٥، وابن أبى شيبه فى المصنف، ٧ / ٥١٣، الرقم: ٣٧٦٤٤۔

الحديث رقم ٦٤: أخرجه أبوداود فى السنن، كتاب: المهدى، ٤ / ١٠٧، الرقم: ٤٢٨٤، والمقرىء فى السنن الواردة فى الفتن، ٥ / ١٠٥٧، الرقم: ٥٧٥، والعظيم آبادى فى عون المعبود، ١١ / ٢٥١، والمناوى فى فيض القدير، ٦ / ٢٧٧۔

الحديث رقم ٦٥: أخرجه أبوداود فى السنن، كتاب: المهدى، ٤ / ١٠٨، الرقم: ٤٢٩٠، والعظيم آبادى فى عون المعبود، ١١ / ٢٥٧، والمباركفورى فى تحفة الأحوزى، ٦ / ٤٠٣، والسيوطى فى شرحه سنن ابن ماجه، ١ / ٣٠٠، الرقم: ٤٠٨٥۔

ہوگا وہ صورت میں مشابہ نہ ہوگا پھر حضرت علی علیہ السلام نے قصہ بیان فرمایا کہ وہ زمین کو عدل و انصاف سے بھر دے گا۔‘‘

٧١٤ / ٦٦۔ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ رضی الله عنه قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ يَقُوْلُ: لَا يَزَالُ الإِسْلَامُ عَزِيْزًا إِلَى اثْنَي عَشَرَ خَلِيْفَةً ثُمَّ قَالَ: كَلِمَةً لَمْ أَفْهَمْهَا. فَقُلْتُ لِأَبِي: مَا قَالَ؟ فَقَالَ: كُلُّهُمْ مِنْ قُرَيْشٍ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَأَحْمَدُ.

’’حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے حضور نبی اکرم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: بارہ خلیفہ ہونے تک اسلام غالب رہے گا پھر آپ ﷺ نے ایک بات فرمائی جسے میں نہیں سمجھ سکا۔ میں نے اپنے والد سے پوچھا: حضور نبی اکرم ﷺ نے کیا فرمایا؟ انہوں نے کہا کہ آپ ﷺ نے فرمایا: وہ (تمام خلفاء) قریش سے ہوں گے۔‘‘

٧١٥ / ٦٧۔ عَنْ أَبِي سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ رضی الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتَّى تُمْلَأَ الْأَرْضُ ظُلْمًا وَجَوْرًا وَعُدْوَانًا ثُمَّ يَخْرُجُ مِنْ أَهْلِ بَيْتِي مَنْ يَمْلَأُهَا قِسْطًا وَ عَدْلًا. رَوَاهُ الْحَاكِمُ.

وَقَالَ: صَحِيْحٌ عَلَى شَرْطِهِمَا وَوَافَقَهُ الذَّهَبِيُّ.

’’حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: قیامت قائم نہیں ہو گی جب تک کہ زمین ظلم و جور اور سرکشی سے بھر نہ جائے، بعد ازاں میرے اہلِ بیت سے ایک شخص (مہدی) پیدا ہوگا جو زمین کو عدل و انصاف سے بھر دے گا۔ (یعنی خلیفہ مہدی کے ظہور سے پہلے قیامت نہیں آئے گی)۔‘‘

الحديث رقم ٦٦: أخرجه مسلم فی الصحيح، كتاب: الإمارة، باب: الناس تبع لقريش والخلافة من قريش، ٣ / ١٤٥٣، الرقم: ١٨٢١، وأحمد بن حنبل فی المسند، ٥ / ١٠٦، الرقم: ٢١٠٥٨، وابن حبان فی الصحيح، ١٥ / ٤٤، الرقم: ٦٦٦٢، وأبوعوانة فی المسند، ٤ / ٣٧٠، الرقم: ٦٩٨٢، والطبرانی فی المعجم الكبير، ٢ / ١٩٥، الرقم: ١٧٩٢، والشيبانی فی الأحاد والمثانی، ٣ / ١٢٦، الرقم: ١٤٤٨، والعسقلانی فی فتح الباری، ١٣ / ٢١١۔

الحديث رقم ٦٧: أخرجه الحاكم فی المستدرك، ٤ / ٦٠٠، الرقم: ٨٦٦٩، والهيثمی فی موارد الظمآن، ١ / ٤٦٤، الرقم: ١٨٨٠۔

٧١٦ / ٦٨۔ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی الله عنه قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ صلی الله عليه وآله وسلم يَقُوْلُ: نَحْنُ وَلَدُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ، سَادَةُ أَهْلِ الْجَنَّةِ: أَنَا وَحَمْزَةُ وَعَلِيٌّ وَجَعْفَرٌ وَالْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ وَالْمَهْدِيُّ. رَوَاهُ ابْنُ مَاجَه.

’’حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خود فرماتے ہوئے سنا ہے: ہم عبدالمطلب کی اولاد اہلِ جنت کے سردار ہوں گے؛ یعنی میں، حمزہ، علی، جعفر، حسن، حسین اور مہدی۔‘‘

٧١٧ / ٦٩۔ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ رضي الله عنها قَالَتْ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلی الله عليه وآله وسلم: يُبَايَعُ رَجُلٌ مِنْ أُمَّتِي بَيْنَ الرُّكْنِ وَالْمَقَامِ كَعِدَّةِ أَهْلِ بَدْرٍ، فَيَأْتِيهِ عَصَبُ الْعِرَاقِ وَأَبْدَالُ الشَّامِ. رَوَاهُ الْحَاكِمُ وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ.

’’حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: میری امت کے ایک شخص (مہدی) کی رکنِ حجرِ اسود اور مقامِ ابراہیم کے درمیان اہلِ بدر کی تعداد (٣١٣ افراد) کی مثل بیعت کی جائے گی۔ بعدازاں اس امام کے پاس عراق کے اولیاء اور شام کے ابدال (بیعت کے لئے) آئیں گے۔‘‘

الحديث رقم ٦٨ : أخرجه ابن ماجه فى السنن، كتاب: الفتن، باب: خروج المهدي، ٢ / ١٣٦٨، الرقم: ٤٠٨٧۔

الحديث رقم ٦٩: أخرجه الحاكم فى المستدرك، ٤ / ٤٧٨، الرقم: ٨٣٢٨، وابن أبي شيبة فى المصنف، ٧ / ٤٦٠، الرقم: ٣٧٢٢٣۔

فَصْلٌ فِي مَنَاقِبِ الْأَئِمَّةِ الْفُقَهَاءِ الْمُجْتَهِدِيْنَ رضی اللہ عنہم

﴿ائمہ فقہاءِ مجتہدین رضی اللہ عنہم کے مناقب کا بیان﴾

٧١٨ / ٧٠۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: كُنَّا جُلُوْسًا عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ فَأُنْزِلَتْ عَلَيْهِ سُوْرَةُ الْجُمُعَةِ: ﴿وَآخَرِيْنَ مِنْهُمْ لَمَّا يَلْحَقُوْا بِهِمْ﴾. [الجمعة، ٦٢:٣] قَالَ: قُلْتُ: مَنْ هُمْ يَارَسُوْلَ اللهِ؟ فَلَمْ يُرَاجِعْهُ حَتَّى سَأَلَ ثَلَاثًا، وَفِيْنَا سَلْمَانُ الْفَارِسِيُّ، وَضَعَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ يَدَهُ عَلَى سَلْمَانَ، ثُمَّ قَالَ: لَوْ كَانَ الْإِيْمَانُ عِنْدَ الثُّرَيَّا، لَنَالَهُ رِجَالٌ، أَوْ رَجُلٌ، مِنْ هَؤُلَاءِ.

مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَهَذَا لَفْظُ الْبُخَارِيِّ.

’’حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ہم حضور نبی اکرم ﷺ کی خدمت اقدس میں بیٹھے ہوئے تھے کہ آپ ﷺ پر سورہ جمعہ (کی یہ آیت) نازل ہوئی ’’اور ان میں سے دوسرے لوگوں میں بھی (اِس رسول ﷺ کو تزکیہ و تعلیم کے لئے بھیجا ہے) جو ابھی اِن لوگوں سے نہیں ملے۔‘‘ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! وہ

الحديث رقم ٧٠: أخرجه البخارى فى الصحيح، ١٦ / ٢٩٨، كتاب: التفسير / الجمعة، باب: قوله: وآخَرِيْنَ مِنْهُمْ لَمَّا يَلْحَقُوْا بِهِمْ: ٤،٣ / ١٨٥٨، الرقم: ٤٦١٥، ومسلم فى الصحيح، كتاب: فضائل الصحابة، باب: فضل فارس، ٤ / ١٩٧٢، الرقم: ٢٥٤٦، والترمذى فى السنن، كتاب: المناقب عن رسول الله ﷺ، باب: فِي فضل العجم، ٥ / ٧٢٥، الرقم: ٣٩٤٢، وفى كتاب: تفسير القرآن عن رسول الله ﷺ، باب: وَمِنْ سُورَةِ محمد ﷺ، ٥ / ٣٨٤، الرقم: ٣٢٦٠۔ ٣٢٦١، وفى باب: ومِنْ سَوْرَةِ الجُمَعَةِ، ٥ / ٤١٣، الرقم: ٣٣١٠، وابن حبان فى الصحيح، ١٦ / ٢٩٨، الرقم: ٧٣٠٨، والديلمى فى مسند الفردوس، ٤ / ٣٦٧، الرقم: ٧٠٦٠، وأبونعيم فى حلية الأولياء، ٦ / ٦٤، والعسقلانى فى فتح البارى، ٨ / ٦٤٢، الرقم: ٤٦١٥، والحسينى فى البيان والتعريف، ٢ / ١٧٠، الرقم: ١٣٩٩، وابن كثير فى تفسير القرآن العظيم، ٤ / ٣٦٤، الرقم: ٤٧٩٧، والطبرانى فى جامع البيان، ٢٨ / ٩٦، والقرطبى فى الجامع لأحكام القرآن، ١٨ / ٩٣۔

کون حضرات ہیں؟ آپ ﷺ نے جواب ارشاد نہ فرمایا تو میں نے تین مرتبہ دریافت کیا اور حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ بھی ہمارے درمیان موجود تھے رسول اللہ ﷺ نے اپنا دستِ اقدس حضرت سلمان رضی اللہ عنہ (کے کندھوں) پر رکھ کر فرمایا: اگر ایمان ثریا (یعنی آسمان دنیا کے سب سے اونچے مقام) کے قریب بھی ہوا تو ان (فارسیوں) میں سے کچھ لوگ یا ایک آدمی (راوی کو شک ہے) اسے وہاں سے بھی حاصل کر لے گا۔‘‘

٧١٩ / ٧١۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: لَوْ كَانَ الدِّيْنُ عِنْدَ الثُّرَيَّا لَذَهَبَ بِهِ رَجُلٌ مِنْ فَارِسَ أَوْ قَالَ: مِنْ أَبْنَاءِ فَارِسَ، حَتَّى يَتَنَاوَلَهُ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

’’حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اگر دین ثریا پر بھی ہوتا تب بھی فارس کا ایک شخص اسے حاصل کر لیتا۔ یا فرمایا: فارس (والوں) کی اولاد میں سے ایک شخص اسے حاصل کر لیتا۔‘‘

٧٢٠ / ٧٢۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: لَوْ كَانَ الدِّيْنُ عِنْدَ الثُّرَيَّا لَذَهَبَ رَجُلٌ مِنْ فَارِسَ أَوْ أَبْنَاءِ فَارِسَ حَتَّى يَتَنَاوَلَهُ. رَوَاهُ أَحْمَدُ.

’’حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اگر دین ثریا پر بھی ہوتا تب بھی فارس کا ایک شخص اسے حاصل کر لیتا یا فارس (والوں) کی اولاد میں سے ایک شخص اسے حاصل کر لیتا۔‘‘

الحديث رقم ٧١: أخرجه مسلم فی الصحيح، كتاب: فضائل الصحابة، باب: فضل فارس، ٤ / ١٩٧٢، الرقم: ٢٥٤٦، والهيثمی فی مجمع الزوائد، باب: ما جاء فی ناس من أبناء فارس، ١٠ / ٦٤، والمقرئ في السنن الواردة فی الفتن، ٣ / ٧٤٤، الرقم: ٣٦٦، وابن عساكر فی تاريخ دمشق الكبير، ٢٣ / ٢١٨، والحسينی فی البيان والتعريف، ٢ / ١٧٠، الرقم: ١٣٩٩، والمناوی فی فيض القدير، ٥ / ٣٢٢، والقرطبی فی الجامع لأحكام القرآن، ١٨ / ٩٣۔

الحديث رقم ٧٢: أخرجه أحمد بن حنبل فی المسند، ٢ / ٣٠٨، الرقم: ٨٠٦٧۔

٧٢١ / ٧٣۔ عَنْ عَبْدِ اللهِ رضی الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: لَوْ كَانَ الدِّيْنُ مُعَلَّقاً بِالثُّرَيَّا لَتَنَاوَلَهُ نَاسٌ مِنْ أَبْنَاءِ فَارِسَ.

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ.

''حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اگر دین ثریا کے ساتھ بھی معلق ہوا تو اہلِ فارس میں سے ایک شخص اسے ضرور پا لے گا۔''

٧٢٢ / ٧٤۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ، لَوْ كَانَ الْعِلْمُ بِالثُّرَيَّا لَتَنَاوَلَهُ نَاسٌ مِنْ أَهْلِ (أَبْنَاءِ) فَارِسَ. رَوَاهُ أَحْمَدُ وَابْنُ حِبَّانَ.

وَقَالَ الْهَيْثَمِيُّ: رَوَاهُ أَبُوْيَعْلَى وَالْبَزَّارُ وَالطَّبَرَانِيُّ وَرِجَالُهُمْ رِجَالُ الصَّحِيْحِ.

''حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ اگر علم ثریا کے ساتھ بھی معلق ہوا تو اہلِ فارس میں سے کچھ لوگ اسے ضرور پالیں گے۔''

الحديث رقم ٧٣: أخرجه الطبرانی فی المعجم الكبير، ١٠ / ٢٠٤، الرقم: ١٠٤٧٠، وابن أبی شيبة فی المصنف، باب: ماجاء فی العجم، ٦ / ٤١٥، الرقم: ٣٢٥١٥۔ ٣٢٥١٦، والديلمی فی مسند الفردوس، ٣ / ٣٦٠، الرقم: ٥٠٨٤، وابن عساكر فی تاريخ دمشق الكبير، ٢٣ / ٢١٨، والواسطی فی تاريخ واسط، ١ / ٢٢٠، والخطيب البغدادی فی تاريخ بغداد، ١٠ / ٣١٢، الرقم: ٥٤٦٠، وفی تالي تلخيص المتشابه، ١ / ٢٠٩، الرقم: ١٠٨، وابن قانع فی معجم الصحابة، ٣ / ١٢٩، الرقم: ١١٠٢، والعسقلانی فی الإصابة، ٦ / ٢١٣، الرقم: ٨٢١٧، والهيثمی فی مجمع الزوائد، باب: ماجاء فی ناس من أبناء فارس، ١٠ / ٦٥۔

الحديث رقم ٧٤: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ٢ / ٤٢٠، الرقم: ٩٤٣٠، ٧٩٣٧، ٩٤٥٤، ١٠٠٥٩، والبزار فی المسند، ٩ / ١٩٥، الرقم: ٣٧٤١، وابن حبان فی الصحيح، باب: ذكر ﷺ لأهل الفارس بقول الإيمان والحق، ١٦ / ٢٩٩، الرقم: ٧٣٠٩، والهيثمی فی موارد الظمآن، باب: فی ناس من أبناء فارس، ١ / ٥٧٤، الرقم: ٢٣٠٩، وفی مجمع الزوائد، باب: ماجاء فی ناس من أبناء فارس، ١٠ / ٦٤، والحارث فی مسند زوائد الهيثمی، ٢ / ٩٤٣، والقيسرانی فی تذكرة الحفاظ، ٣ / ٩٧٢، الرقم: ٩١٢، والذهبی فی سير أعلام النبلاء، ١٠ / ٢١٠، وابن عساكر فی تاريخ دمشق الكبير، ٥١ / ١٤٠۔

٧٢٣ / ٧٥۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ﷺ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: وَيْلٌ لِلْعَرَبِ مِنْ شَرٍّ قَدِ اقْتَرَبَ، أَفْلَحَ مَنْ كَفَّ يَدَهُ، تَقَرَّبُوْا يَا بَنِي فَرُّوْخَ إِلَى اللهِ، فَإِنَّ الْعَرَبَ قَدْ أَعْرَضَتْ، وَ وَاللهِ! إِنَّ مِنْكُمْ لَرِجَالاً لَوْكَانَ الْعِلْمُ بِالثُّرَيَّا لَنَالُوْهُ. رَوَاهُ الطَّحَاوِيُّ.

''حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: بربادی ہے عربوں کے لئے اس شر سے جو عنقریب آنے والا ہے۔ وہ فلاح پا گیا جس نے اس سے اپنا ہاتھ روک لیا۔ اے بنی فروخ! اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل کرو، یقیناً عربوں نے اس سے ترکِ تعلق کرلیا اور اللہ کی قسم! یقیناً تم میں سے ضرور ایسے لوگ بھی ہوں گے کہ اگر علم ثریا پر بھی ہوا تو وہ اسے ضرور پالیں گے۔''

٧٢٤ / ٧٦۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ﷺ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: اقْتَرِبُوْا يَا بَنِي فَرُّوخَ إِلَى الذِّكْرِ، وَاللهِ! إِنَّ مِنْكُمْ لَرِجَالًا لَوْ أَنَّ الْعِلْمَ كَانَ مُعَلَّقًا بِالثُّرَيَّا لَتَنَاوَلُوْهُ. رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ.

''حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اے بنی فروخ! (اللہ تعالیٰ کے) ذکر کے قریب ہو جاؤ۔ اللہ رب العزت کی قسم! یقیناً تم میں سے ایسے لوگ ہوں گے اگر علم ثریا کے ساتھ بھی معلق ہوا تو وہ ضرور اسے پالیں گے۔''

٧٢٥ / ٧٧۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ﷺ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: ادْنُوْا يَا مَعْشَرَ الْمَوَالِيِّ إِلَى الذِّكْرِ، فَإِنَّ الْعَرَبَ قَدْ أَعْرَضَتْ، وَإِنَّ الإِيْمَانَ لَوْ كَانَ مُعَلَّقًا بِالْعَرْشِ كَانَ مِنْكُمْ مَنْ يَطْلُبُهُ. رَوَاهُ أَبُوْنُعَيْمٍ فِي تَارِيْخِهِ.

''حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے گروہ موالی!

الحديث رقم ٧٥: أخرجه الطحاوی فی مشكل الآثار، ٣ / ٩٤۔

الحديث رقم ٧٦: أخرجه البيهقی فی شعب الإيمان، ٤ / ٣٤٢، الرقم: ٥٣٣٠۔

الحديث رقم ٧٧: أخرجه أبو نعيم فی تاريخ أصبهان، ١ / ٦۔

(یعنی عجم) ذکر کے قریب ہو جاؤ یقیناً عربوں نے اس سے منہ موڑ لیا۔ اور یقیناً اگر ایمان عرش کے ساتھ بھی معلق ہوا تب بھی تم میں سے ایک شخص اسے ضرور پا لے گا۔‘‘

٧٢٦ / ٧٨۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی الله عنه رواية: يُوْشِکُ أَنْ يَضْرِبَ النَّاسُ (الرَّجُلُ) أَکْبَادَ الإِبِلِ يَطْلُبُوْنَ الْعِلْمَ. وفي رواية: يَخْرُجُ النَّاسُ مِنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ، فَلَا يَجِدُوْنَ أَحَدًا أَعْلَمَ مِنْ عَالِمِ الْمَدِيْنَةِ.

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَالْحَاکِمُ.

وَقَالَ أَبُوْعِيْسَی، هَذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ. وَقَالَ الْحَاکِمُ: هَذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ.

’’حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: عنقریب لوگ طلبِ علم میں اونٹوں کی سینہ کوبی کریں گے (یعنی نہایت تیزی سے سفر کریں گے) اور ایک راویت میں ہے کہ مشرق و مغرب سے لوگ علم کی تلاش میں نکل کھڑے ہوں گے لیکن وہ عالم مدینہ سے زیادہ صاحبِ علم کسی کو نہیں پائیں گے۔‘‘

٧٢٧ / ٧٩۔ عَنْ عَبْدِ اللهِ رضی الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: لَا تَسُبُّوْا

الحديث رقم ٧٨: أخرجه الترمذی فی السنن، کتاب: العلم عن رسول الله ﷺ، باب: ماجاء فی عالم المدينة، ٥ / ٤٧، الرقم: ٢٦٨٠، والنسائی فی السنن الکبری، باب: عالم المدينة، ٢ / ٤٨٩، الرقم: ٤٢٩١، والحاکم فی المستدرک، ١ / ١٦٨، الرقم: ٢٣٠٨، والبيهقی فی السنن الکبری، ١ / ٣٨٥، الرقم: ١٦٨١، وأبو المحاسن فی معتصر المختصر، ٢ / ٣٣٩، والحميدی فی المسند، ٢ / ٤٨٥، الرقم: ١١٤٧، والخطيب البغدادی فی تاريخ بغداد، ٥ / ٣٠٦، الرقم، ١ / ١٩٥، الرقم: ٩٠، والهيثمی فی مجمع الزوائد، ١ / ١٣٤، وابن عبد البر فی التمهيد، ١ / ٨٤، والذهبی فی سير أعلام النبلاء، ٨ / ٥٥، والعسقلانی فی تهذيب التهذيب، ١٠ / ٧، والمزی فی تهذيب الکمال، ٢٧ / ١١٧۔

الحديث رقم ٧٩: أخرجه الطيالسی فی المسند، ١ / ٣٩، الرقم: ٣٠٩، وابن أبی عاصم فی السنة، ٢ / ٦٣٧، الرقم: ١٥٢٣، وأبونعيم فی حلية الأولياء، ٦ / ٢٩٥، ٩ / ٦٥، والخطيب البغدادی فی تاريخ بغداد، ٢ / ٦١، والديلمی فی مسند ←

قُرَيْشًا، فَإِنَّ عَالِمَهَا يَمْـلَأُ طِبَاقَ الْأَرْضِ عِلْمًا.

رَوَاهُ الطَّيَالِسِيُّ وَابْنُ أَبِي عَاصِمٍ وَالْخَطِيبُ.

”حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: قریش کو گالی مت دو بیشک اہلِ قریش کا عالم تمام دنیا کو علم (کی روشنی) سے بھر دے گا۔“
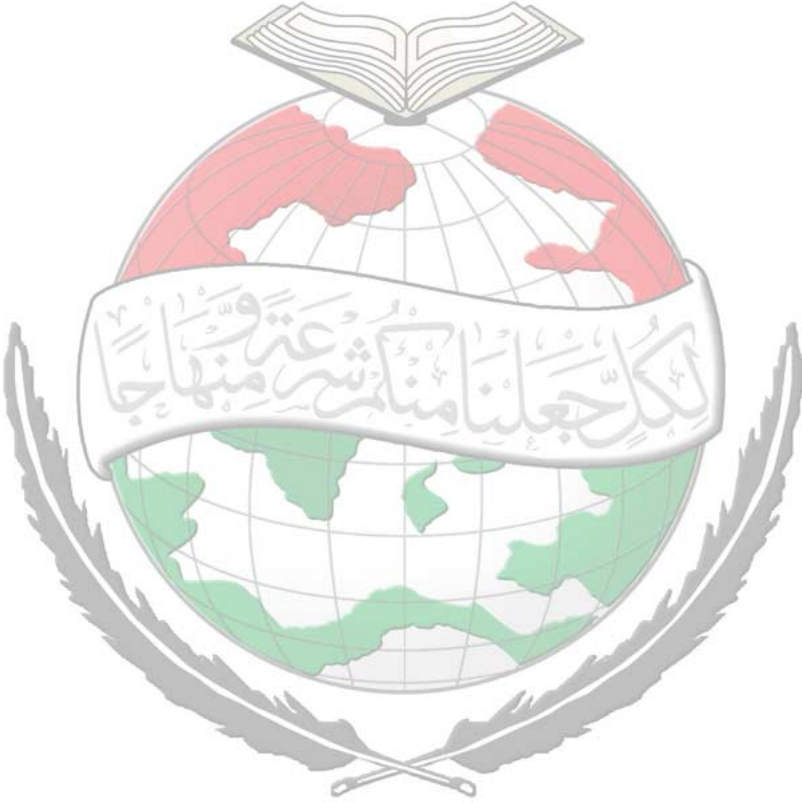
...... الفردوس، ٥/١٢، الرقم: ٧٢٩٥، والبيهقى فى بيان من أخطا على الشافعى، ١/٩٤، والعسقلانى فى تهذيب التهذيب، ٩/٢٤، والمزى فى تهذيب الكمال، ٢٤/٣٦٤، والنووى فى تهذيب الأسماء، ١/٧٣، والمناوى فى فيض القدير، ٢/١٠٥، والشاشى فى المسند، ٢/١٦٩، الرقم: ٧٢٨، والذهبى فى ميزان الاعتدال، ٧/٢٧، والعسقلاني فى لسان الميزان، ٦/١٥٩، الرقم: ٥٦٦.

فَصْلٌ فِي مَنَاقِبِ الْأَوْلِيَاءِ وَالصَّالِحِينَ رضی الله عنهم

﴿اولیاء اور صالحین رضی الله عنهم کے مناقب کا بیان﴾

٧٢٨ / ٨٠۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی الله عنه عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: إِذَا أَحَبَّ اللهُ الْعَبْدَ نَادَى جِبْرِيْلَ: إِنَّ اللهَ يُحِبُّ فُلَانًا، فَأَحْبِبْهُ، فَيُحِبُّهُ جِبْرِيْلُ، فَيُنَادِي جِبْرِيْلُ فِي أَهْلِ السَّمَاءِ: إِنَّ اللهَ يُحِبُّ فُلَانًا، فَأَحِبُّوْهُ، فَيُحِبُّهُ أَهْلُ السَّمَاءِ، ثُمَّ يُوْضَعُ لَهُ الْقَبُوْلُ فِي الْأَرْضِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

''حضرت ابو ہریرہ رضی الله عنه روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جب اللہ تعالیٰ کسی بندے سے محبت کرتا ہے تو حضرت جبرئیل علیہ السلام کو آواز دیتا ہے کہ اللہ تعالیٰ فلاں بندے سے محبت رکھتا ہے لہٰذا تم بھی اس سے محبت کرو۔ پس حضرت جبرئیل علیہ السلام اس سے محبت کرتے ہیں۔ پھر حضرت جبرئیل علیہ السلام آسمانی مخلوق میں ندا دیتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ فلاں بندے سے محبت کرتا ہے لہٰذا تم بھی اس سے محبت کرو۔ پس آسمان والے بھی اس سے محبت کرنے لگتے ہیں پھر زمین والوں (کے دلوں) میں اس کی مقبولیت رکھ دی جاتی ہے۔''

٧٢٩ / ٨١۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: إِنَّ اللهَ

الحديث رقم ٨٠: أخرجه البخاری فی الصحيح، كتاب: بدء الخلق، باب: ذكر الملائكة، ٣ / ١١٧٥، الرقم: ٣٠٣٧، وفی كتاب: الأدب، باب: المِقَةِ من الله تعالى، ٥ / ٢٢٤٦، الرقم: ٥٦٩٣، وفی كتاب: التوحيد، باب: كلام الرب مع جبريل ونداء الله الملائكة، ٦ / ٢٧٢١، الرقم: ٧٠٤٧، ومسلم فی الصحيح، كتاب: البر والصلة والآداب، باب: إذا أحب الله عبدا حببه إلى عباده، ٤ / ٢٠٣٠، الرقم: ٢٦٣٧، ومالك فی الموطأ، ٢ / ٩٥٣، الرقم: ١٧١٠۔

الحديث رقم ٨١: أخرجه البخاری فی الصحيح، كتاب: الرقاق، باب: التواضع، ٥ / ٢٣٨٤، الرقم: ٦١٣٧، وابن حبان فی الصحيح، ٢ / ٥٨، الرقم: ٣٤٧، والبيهقی فی السنن الكبرى، ١٠ / ٢١٩، باب (٦٠)، وفی كتاب الزهد الكبير، ٢ / ٢٦٩، الرقم: ٦٩٦۔

قَالَ: مَنْ عَادَى لِي وَلِيّاً، فَقَدْ آذَنْتُهُ بِالْحَرْبِ، وَمَا تَقرَّبَ إِلَيَّ عَبْدِي بِشَيءٍ أَحَبَّ إِلَيَّ مِمَّا افْتَرَضْتُ عَلَيْهِ، وَمَا يَزَالُ عَبْدِي، يَتقَرَّبُ إِلَيَّ بِالنَّوَافِلِ حَتَّى أُحِبَّهُ، فَإِذَا أَحْبَبْتُهُ: كُنْتُ سَمْعَهُ الَّذِي يَسْمَعُ بِهِ، وَبَصَرَهُ الَّذِي يُبْصِرُ بِهِ، وَيَدَهُ الَّتِي يَبْطِشُ بِهَا، وَرِجْلَهُ الَّتِي يَمْشِي بِهَا، وإِنْ سَأَلَنِي، لَأُعْطِيَنَّهُ، وَلَئِنِ اسْتَعَاذَنِي، لَأُعِيذَنَّهُ، وَمَا تَرَدَّدْتُ عَنْ شَيءٍ أَنَا فَاعِلُهُ تَرَدُّدِي عَنْ نَفْسِ الْمُؤْمِنِ، يَكْرَهُ الْمَوْتَ وَأَنَا أَكْرَهُ مَسَاءَتَهُ.

رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

’’حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: جو میرے کسی ولی سے دشمنی رکھے میں اُس سے اعلانِ جنگ کرتا ہوں اور میرا بندہ ایسی کسی چیز کے ذریعے میرا قرب نہیں پاتا جو مجھے فرائض سے زیادہ محبوب ہو اور میرا بندہ نفلی عبادات کے ذریعے برابر میرا قرب حاصل کرتا رہتا ہے یہاں تک کہ میں اس سے محبت کرنے لگتا ہوں اور جب میں اس سے محبت کرتا ہوں تو میں اس کا کان بن جاتا ہوں جس سے وہ سنتا ہے اور اس کی آنکھ بن جاتا ہوں جس سے وہ دیکھتا ہے اور اس کا ہاتھ بن جاتا ہوں جس سے وہ پکڑتا ہے اور اس کا پاؤں بن جاتا ہوں جس سے وہ چلتا ہے۔ اگر وہ مجھ سے سوال کرتا ہے تو میں اسے ضرور عطا کرتا ہوں اور اگر وہ میری پناہ مانگتا ہے تو میں ضرور اسے پناہ دیتا ہوں۔ میں نے جو کام کرنا ہوتا ہے اس میں کبھی اس طرح متردد نہیں ہوتا جیسے بندۂ مومن کی جان لینے میں ہوتا ہوں۔ اسے موت پسند نہیں اور مجھے اس کی تکلیف پسند نہیں۔‘‘

٧٣٠ / ٨٢۔ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: إِنَّ مِنْ عِبَادِ اللهِ لَأُنَاسًا مَا هُمْ بِأَنْبِيَاءَ وَلَا شُهَدَاءَ يَغْبِطُهُمُ الْأَنْبِيَاءُ وَالشُّهَدَاءُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ بِمَكَانِهِمْ مِنَ اللهِ. قَالُوْا: يَا رَسُوْلَ اللهِ! تُخْبِرُنَا مَنْ هُمْ؟ قَالَ: هُمْ

الحديث رقم ٨٢: أخرجه أبو داود فی السنن، کتاب: البيوع، باب: فی الرهن، ٣: ٢٨٨، الرقم: ٣٥٢٧، والنسائی فی السنن الکبری، سورة يونس، ٦/ ٣٦٢، الرقم: ١١٢٣٦، والبيهقی فی شعب الايمان، ٦/ ٤٨٦، الرقم: ٨٩٩٨.

قَوْمٌ تَحَابُّوْا بِرُوْحِ اللهِ عَلَى غَيْرِ أَرْحَامٍ بَيْنَهُمْ، وَلَا أَمْوَالٍ يَتَعَاطُوْنَهَا، فَوَاللهِ إِنَّ وُجُوْهَهُمْ لَنُوْرٌ وَإِنَّهُمْ لَعَلَى نُوْرٍ، لَا يَخَافُوْنَ إِذَا خَافَ النَّاسُ، وَلَا يَحْزَنُوْنَ إِذَا حَزِنَ النَّاسُ، وَقَرَأَ هَذِهِ الْآيَةَ: ﴿أَلَا إِنَّ أَوْلِيَآءَ اللهِ لَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ﴾. [يونس، ١٠:٦٢].

رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ.

’’حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: بے شک اللہ تعالیٰ کے کچھ ایسے برگزیدہ بندے ہیں جو نہ انبیاء کرام ہیں نہ شہداء، قیامت کے دن انبیاء کرام علیہم السلام اور شہداء انہیں اللہ تعالیٰ کی طرف سے عطا کردہ مقام دیکھ کر اُن پر رشک کریں گے۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: یا رسول اللہ! آپ ہمیں ان کے بارے میں بتائیں کہ وہ کون ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: وہ ایسے لوگ ہیں جن کی ایک دوسرے سے محبت صرف اللہ تعالیٰ کی خاطر ہوتی ہے نہ کہ رشتہ داری اور مالی لین دین کی وجہ سے۔ اللہ تعالیٰ کی قسم! ان کے چہرے نور ہوں گے اور وہ نور (کے منبروں) پر ہوں گے، انہیں کوئی خوف نہیں ہوگا جب لوگ خوفزدہ ہوں گے، انہیں کوئی غم نہیں ہوگا جب لوگ غم زدہ ہوں گے پھر آپ ﷺ نے یہ آیت تلاوت فرمائی: ’’خبردار! بیشک اولیاء اللہ پر نہ کوئی خوف ہے اور نہ وہ رنجیدہ و غمگین ہوں گے۔‘‘

٧٣١ / ٨٣۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: إِنَّ مِنْ عِبَادِ اللهِ عِبَادًا لَيْسُوْا بِأَنْبِيَاءَ، يَغْبِطُهُمُ الْأَنْبِيَاءُ وَالشُّهَدَاءُ. قِيْلَ: مَنْ هُمْ لَعَلَّنَا نُحِبُّهُمْ؟ قَالَ: هُمْ قَوْمٌ تَحَابُّوْا بِرُوْحِ اللهِ مِنْ غَيْرِ أَرْحَامٍ وَلَا إِنْتِسَابٍ، وُجُوْهُهُمْ نُوْرٌ عَلَى مَنَابِرَ مِنْ نُوْرٍ، لَا يَخَافُوْنَ إِذَا خَافَ النَّاسُ، وَلَا يَحْزَنُوْنَ إِذَا حَزِنَ النَّاسُ، ثُمَّ قَرَأَ: ﴿أَلَا إِنَّ أَوْلِيَاءَ اللهِ لَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ﴾ [يونس، ١٠:٦٢].

الحديث رقم ٨٣: أخرجه ابن حبان فى الصحيح، ٢/٣٣٢، الرقم: ٥٧٣، وأبويعلى فى المسند، ١٠/٤٩٥، الرقم: ٦١١٠، والبيقهى فى شعب الإيمان، ٦/٤٨٥، الرقم: ٨٩٩٧، ٨٩٩٩، والمنذرى فى الترغيب والترهيب، ٤/١٢، الرقم: ٤٥٨٠۔

رَوَاهُ ابْنُ حِبَّانَ وَأَبُوْيَعْلَى وَالْبَيْهَقِيُّ.

''حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کے کچھ بندے ایسے ہیں جو انبیاء نہیں لیکن انبیاء کرام اور شہداء بھی ان پر رشک کریں گے۔ عرض کیا گیا: (یا رسول اللہ!) وہ کون لوگ ہیں (ہمیں ان کی صفات بتائیں)؟ تاکہ ہم بھی ان سے محبت کریں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: وہ ایسے بندے ہیں جو آپس میں بغیر کسی قرابت داری اور واسطہ کے محض اللہ تعالیٰ کی خاطر محبت کرتے ہیں، ان کے چہرے پر نور ہوں گے اور وہ نور کے منبروں پر جلوہ افروز ہوں گے، انہیں کوئی خوف نہیں ہوگا جب لوگ خوفزدہ ہوں گے اور انہیں کوئی غم نہیں ہوگا جب لوگ غمزدہ ہوں گے پھر آپ ﷺ نے یہ آیت تلاوت فرمائی: ''خبردار! بے شک اولیاء اللہ پر نہ کوئی خوف ہے اور نہ وہ رنجیدہ و غمگین ہوں گے۔''

٧٣٢ / ٨٤۔ عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ يَزِيْدَ رضي الله عنها قَالَتْ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ: أَلاَ أُنَبِّئُكُمْ بِخِيَارِكُمْ؟ قَالُوْا: بَلَى، يَارَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ: خِيَارُكُمُ الَّذِيْنَ إِذَا رُؤُوْا، ذُكِرَ اللهُ عزوجل.

رَوَاهُ ابْنُ مَاجَه وَأَحْمَدُ وَالْبُخَارِيُّ فِي الْأَدَبِ.

''حضرت اسماء بنت یزید رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ میں نے حضور نبی اکرم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: کیا میں تمہیں تم میں سے سب سے بہتر لوگوں کے بارے میں خبر نہ دوں؟ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: یا رسول اللہ! کیوں نہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: تم میں سے بہتر لوگ وہ ہیں کہ جب انہیں دیکھا جائے تو اللہ تعالیٰ یاد آ جائے۔''

٧٣٣ / ٨٥۔ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما، قَالَ: سُئِلَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ عَنْ

الحديث رقم ٨٤: أخرجه ابن ماجه فی السنن، کتاب: الزهد، باب: من لا يؤبه له، ٢ / ١٣٧٩، الرقم: ٤١١٩، وأحمد بن حنبل فی المسند، ٦ / ٤٥٩، الرقم: ٢٧٦٤٠، والبخاری فی الأدب المفرد، ١ / ١١٩، الرقم: ٣٢٣، والطبرانی فی المعجم الکبير، ٢٤ / ١٦٧، الرقم: ٤٢٣.

الحديث رقم ٨٥: أخرجه النسائی فی السنن الکبری، سورة يونس، ٦ / ٣٦٢، الرقم: ١١٢٣٥، وابن المبارك فی کتاب الزهد، ١ / ٧٢، الرقم: ٢١٧، والمقدسی فی الأحاديث المختارة، ١٠ / ١٠٨، الرقم: ١٠٥، والحکيم الترمذی فی نوادر الأصول، ٢ / ٣٩، والهيثمی فی مجمع الزوائد، ١٠ / ٧٨.

أَوْلِيَاءِ اللهِ؟ فَقَالَ: الَّذِيْنَ إِذَا رُؤُوْا ذُكِرَ اللهُ ﷻ. رَوَاهُ النَّسَائِيُّ.
وَقَالَ الْهَيْثَمِيُّ: رَوَاهُ الْبَزَّارُ وَوَثَّقَهُ.

’’حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ سے اولیاء اللہ کے متعلق پوچھا گیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: وہ لوگ (اولیاء اللہ ہیں) جنہیں دیکھنے سے اللہ یاد آ جائے۔‘‘

٧٣٤ / ٨٦۔ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ ﷺ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: إِنَّ مِنَ النَّاسِ مَفَاتِيْحُ لِذِكْرِ اللهِ إِذَا رُؤُوْا ذُكِرَ اللهُ.

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ وَالْبَيْهَقِيُّ وَابْنُ أَبِي الدُّنْيَا.

’’حضرت عبداللہ بن مسعود ﷺ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: یقیناً بعض لوگ اللہ تعالیٰ کے ذکر کی کنجیاں ہوتے ہیں انہیں دیکھ کر اللہ تعالیٰ یاد آ جاتا ہے۔‘‘

٧٣٥ / ٨٧۔ عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَمِقِ ﷺ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: لَا يُحِقُّ الْعَبْدُ حَقِيقَةَ الإِيْمَانِ حَتَّى يَغْضَبَ لِلّٰهِ وَيَرْضَى لِلّٰهِ، فَإِذَا فَعَلَ ذٰلِكَ، اسْتَحَقَّ حَقِيْقَةَ الإِيْمَانِ، وَإِنَّ أَحِبَّائِي وَأَوْلِيَائِي الَّذِيْنَ يُذْكَرُوْنَ بِذِكْرِي وَأُذْكَرُ بِذِكْرِهِمْ. رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ وَأَحْمَدُ.

’’حضرت عمرو بن حمق ﷺ روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: بندہ

الحديث رقم ٨٦: أخرجه الطبرانى فى المعجم الكبير، ١٠/٢٠٥، الرقم: ١٠٤٧٦، والبيهقى فى شعب الإيمان، ١/٤٥٥، الرقم: ٤٩٩، وابن أبى الدنيا فى كتاب الأولياء، ١/١٧، الرقم: ٢٦، والهيثمى فى مجمع الزوائد، ١٠/٧٨، وَصَحَّحَهُ۔

الحديث رقم ٨٧: أخرجه الطبرانى فى المعجم الأوسط، ١/٢٠٣، الرقم: ٦٥١، وأحمد بن حنبل فى المسند، ٣/٤٣٠، الرقم: ١٥٦٣٤، وابن رجب فى جامع العلوم والحكم، ١/٣٦٥، وابن أبي الدنيا فى كتاب الأولياء، ١/١٥، الرقم: ١٩، والديلمى فى مسند الفردوس، ٥/١٥٢، الرقم: ٧٧٨٩، والمنذرى فى الترغيب والترهيب، ٤/١٤، الرقم: ٤٥٨٩، والهيثمى فى مجمع الزوائد، ١/٥٨۔

اس وقت تک ایمان کی حقیقت کونہیں پا سکتا جب تک کہ وہ اللہ تعالیٰ کے لئے ہی (کسی سے) ناراض اور اللہ تعالیٰ کے لئے ہی (کسی سے) راضی نہ ہو (یعنی اس کی رضا کا مرکز و محور فقط ذاتِ الٰہی ہو جائے) اور جب اس نے یہ کام کر لیا تو اس نے ایمان کی حقیقت کو پا لیا، اور بے شک میرے احباب اور اولیاء وہ لوگ ہیں کہ میرے ذکر سے ان کی یاد آ جاتی ہے اور ان کے ذکر سے میری یاد آ جاتی ہے (یعنی میرا ذکر ان کا ذکر ہے اور ان کا ذکر میرا ذکر ہے)۔‘‘

٧٣٦ / ٨٨۔ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رضی الله عنه عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رضی الله عنه قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ صلی الله عليه وآله وسلم يَقُوْلُ: إِنَّ يَسِيْرَ الرِّيَاءِ شِرْكٌ، وَ إِنَّ مَنْ عَادَى لِلّٰهِ وَلِيًّا، فَقَدْ بَارَزَ اللهَ بِالْمُحَارَبَةِ. إِنَّ اللهَ يُحِبُّ الْأَبْرَارَ الْأَتْقِيَاءَ الْأَخْفِيَاءَ، الَّذِيْنَ إِذَا غَابُوْا لَمْ يُفْتَقَدُوْا، وَإِنْ حَضَرُوْا لَمْ يُدْعَوْا وَلَمْ يُعْرَفُوْا. قُلُوْبُهُمْ مَصَابِيْحُ الْهُدَى يَخْرُجُوْنَ مِنْ كُلِّ غَبْرَاءَ مُظْلِمَةٍ.

رَوَاهُ ابْنُ مَاجَه وَالْحَاكِمُ.

وَقَالَ الْحَاكِمُ: هَذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ.

’’حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: بے شک معمولی دکھاوا بھی شرک ہے اور جس نے اولیاء اللہ سے دشمنی کی تو اس نے اللہ تعالیٰ سے اعلان جنگ کیا، بے شک اللہ تعالیٰ ان نیک متقی لوگوں کو محبوب رکھتا ہے جو چھپے رہتے ہیں، اگر وہ غائب ہو جائیں تو انہیں تلاش نہیں کیا جاتا اور اگر وہ موجود ہوں تو انہیں (کسی بھی مجلس میں یا کام کے لئے) بلایا نہیں جاتا اور نہ ہی انہیں پہچانا جاتا ہے، ان کے دل ہدایت کے چراغ ہیں ایسے لوگ ہر طرح کی آزمائش اور تاریک فتنے سے (بخیر و عافیت) نکل جاتے ہیں۔‘‘

الحديث رقم ٨٨: أخرجه ابن ماجه في السنن، كتاب: الفتن، باب: من ترجى له السلامة من الفتن، ٢ / ١٣٢٠، الرقم: ٣٩٨٩، والحاكم في المستدرك، ١ / ٤٤، الرقم: ٤، ٤ / ٣٦٤، الرقم: ٧٩٣٣، والطبراني في المعجم الصغير، ٢ / ١٢٢، الرقم: ٨٩٢، والديلمي في مسند الفردوس، ٥ / ٥٤٨، الرقم: ٩٠٤٩، والمنذري في الترغيب والترهيب، ١ / ٣٤، الرقم: ٤٩.

٧٣٧ / ٨٩۔ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما قَالَ: قِيْلَ يَا رَسُوْلَ اللهِ، أَيُّ جُلَسَائِنَا خَيْرٌ؟ قَالَ: مَنْ ذَكَّرَكُمُ اللهَ رُؤْيَتُهُ وَزَادَ فِي عِلْمِكُمْ مَنْطِقُهُ وَذَكَّرَكُمْ بِالْآخِرَةِ عَمَلُهُ. رَوَاهُ أَبُوْ يَعْلَى وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ وَنَحْوَهُ أَبُوْ نُعَيْمٍ.

’’حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ عرض کیا گیا: یا رسول اللہ! ہمارے بہترین ہم نشین کون لوگ ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ایسا ہم نشین جس کا دیکھنا تمہیں اللہ تعالیٰ کی یاد دلائے اور جس کی گفتگو تمہارے علم میں اضافہ کرے اور جس کا عمل تمہیں آخرت کی یاد دلائے۔‘‘

الحديث رقم ٨٩: أخرجه أبو يعلى فى المسند، ٤ / ٣٢٦، الرقم: ٢٤٣٧، وعبد بن حميد فى المسند، ١ / ٢١٣، الرقم: ٦٣١، وأبونعيم فى حلية الأولياء، ٧ / ٤٦، وابن المبارك فى الزهد، ١ / ١٢١، الرقم: ٣٥٥، وابن أبى الدنيا فى الأولياء، ١ / ١٧، الرقم: ٢٥، والمنذرى فى الترغيب والترهيب، ١ / ٦٣، الرقم: ١٦٣، والهندى فى كنز العمال، ٩ / ٢٨، ٣٧، الرقم: ٢٤٧٦٤، ٢٤٨٢٠، والحسينى فى البيان والتعريف، ٢ / ٣٩، الرقم: ٩٩٤، والزرقانى في شرحه، ٤ / ٥٥٣، والمناوى فى فيض القدير، ٣ / ٤٦٧۔

فَصْلٌ فِي مَا أَعَدَّهُ اللهُ مِنْ قُرَّةِ أَعْيُنٍ لِعِبَادِهِ الصَّالِحِيْنَ

﴿صالحین کے لئے اللہ تعالیٰ کی طرف سے تیار کردہ تسکینِ چشم و جاں کا بیان﴾

۷۳۸ / ۹۰۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: قَالَ اللهُ عزوجل: أَعْدَدْتُ لِعِبَادِي الصَّالِحِيْنَ: مَا لَا عَيْنٌ رَأَتْ، وَلَا أُذُنٌ سَمِعَتْ، وَلَا خَطَرَ عَلَى قَلْبِ بَشَرٍ فَاقْرَؤُوْا إِنْ شِئْتُمْ: ﴿فَلَا تَعْلَمُ نَفْسٌ مَا أُخْفِيَ لَهُمْ مِّنْ قُرَّةِ أَعْيُنٍ جَزَاءً بِمَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ﴾ [السجدة، ۳۲:۱۷].

مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

’’حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اللہ عزوجل کا

الحديث رقم ۹۰: أخرجه البخارى فى الصحيح، كتاب: بدء الخلق، باب: ماجاء فى صفة الجنة وأنها مخلوقة، ۳/۱۱۸۵، الرقم: ۳۰۷۲، وفى كتاب: التفسير/ السجدة، باب: قوله: فَلَا تَعْلَمُ نَفْسٌ مَا أُخْفِيَ لَهُمْ مِّنْ قُرَّةِ أَعْيُنٍ:[۱۷]، ٤/۱۷۹٤، الرقم: ٤٥٠۱۔ ٤٥٠۲، وفى كتاب: التوحيد، باب: قوله تعالى: يُرِيْدُوْنَ أَنْ يُبَدِّلُوْا كَلَامَ اللّٰهِ: [الفتح: ۱٥]، ٦/۲۷۲۳، الرقم: ۷۰٥۹، ومسلم فى الصحيح، كتاب: الجنة وصفة نعيمها، باب: (٥۱)، ٤/۱۲۷٤۔۲۱۷٥، الرقم: ۲۸۲٤، والترمذى فى السنن، كتاب: تفسير القرآن عن رسول الله صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، باب: ومن سورة السجدة، ٥/۳٤٦، الرقم: ۳۱۹۷، وفى باب: ومن سورة الواقعة، ٥/٤٠٠، الرقم: ۳۲۹۲، وقال أبو عيسى: هَذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ، وابن ماجه فى السنن، كتاب: الزهد، باب: صفة الجنة، ۲/۱٤٤۷، الرقم: ٤۳۲۸، والنسائى فى السنن الكبرى، ٦/۳۱۷، الرقم: ۱۱۰۸٥، وأحمد بن حنبل فى المسند، ۲/٤۳۸، الرقم: ۱۰٤۲۸، ۹٦٤۷، ۲۲۸۷۷، وابن حبان فى الصحيح، ۲/۹۱، الرقم: ۳٦۹، والحاكم فى المستدرك، ۲/٤٤۸، الرقم: ۳٥٤۹۔ ۳٥٥۰، وقال الحاكم: هَذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الإِسْنَادِ۔

فرمان ہے: میں نے اپنے نیک بندوں کے لیے ایسی نعمتیں تیار کی ہیں جنہیں نہ کسی آنکھ نے دیکھا ہے، نہ کسی کان نے سنا ہے اور نہ کسی فرد بشر کے دل میں ان کا خیال آیا ہے۔ چاہتے ہو تو پڑھو: ''سو کسی کو معلوم نہیں جو آنکھوں کی ٹھنڈک ان کے لئے پوشیدہ رکھی گئی ہے، یہ ان (اعمالِ صالحہ) کا بدلہ ہوگا جو وہ کرتے رہے تھے۔''

٧٣٩ / ٩١۔ عَنْ أَبِي سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ رضی الله عنه: قَالَ: رَسُوْلُ اللهِ ﷺ قَالَ: إِنَّ اللهَ عزوجل يَقُوْلُ لِأَهْلِ الْجَنَّةِ: يَا أَهْلَ الْجَنَّةِ؟ فَيَقُوْلُوْنَ: لَبَّيْکَ رَبَّنَا وَسَعْدَيْکَ، وَالْخَيْرُ فِي يَدَيْکَ، فَيَقُوْلُ: هَلْ رَضِيْتُمْ؟ فَيَقُوْلُوْنَ: وَمَا لَنَا لَا نَرْضَى يَا رَبِّ وَقَدْ أَعْطَيْتَنَا مَا لَمْ تُعْطِ أَحَدًا مِنْ خَلْقِکَ، فَيَقُوْلُ: أَلَا أُعْطِيْکُمْ أَفْضَلَ مِنْ ذَلِکَ، فَيَقُوْلُوْنَ: يَا رَبِّ، وَأَيُّ شَيْءٍ أَفْضَلُ مِنْ ذَلِکَ؟ فَيَقُوْلُ: أُحِلُّ عَلَيْکُمْ رِضْوَانِي؟ فَلَا أَسْخَطُ عَلَيْکُمْ بَعْدَهُ أَبَدًا.

مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

''حضرت ابوسعید خدری رضی الله عنه سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اللہ عزوجل جنتیوں سے فرمائیں گے: اے جنتیو! وہ کہیں گے: ''اے ہمارے پروردگار ہم تیرے حکم کے سامنے بار بار سر تسلیم خم کر کے دوہری سعادت چاہتے ہیں اور ہر قسم کی بھلائی تیرے اختیار میں ہے۔'' تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا کیا تم خوش ہو؟ وہ کہیں گے اے رب! ہم خوش کیوں نہ ہوں تو نے ہمیں وہ کچھ عطا کیا ہے جو مخلوق میں سے کسی کو نہیں دیا۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا: کیا

الحديث رقم ٩١: أخرجه البخاری فی الصحيح، کتاب: الرقاق، باب: صفة الجنة والنار، ٥/٢٣٩٨، الرقم: ٦١٨٣، وفی کتاب: التوحيد، باب: کلام الرب مع أهل الجنة، ٦/٢٧٣٢، الرقم: ٧٠٨٠، ومسلم فی الصحيح، کتاب: الجنة وصفة نعيمها، باب: إحلال الرضوان علی أهل الجنة، ٤/٢١٧٦، الرقم: ٢٨٢٩، والترمذي فی السنن، کتاب: صفة الجنة عن رسول الله ﷺ، باب: (١٨)، والنسائی فی السنن الکبری، ٤/٤١٦، الرقم: ٧٧٤٩، وأحمد بن حنبل فی المسند، ٣/٨٨، الرقم: ١١٨٥٣، وابن حبان فی الصحيح، ١٦/٤٧٠، الرقم: ٧٤٤٠، وابن المبارك فی الزهد، ١/١٢٩، الرقم: ٤٣٠، والمنذری فی الترغيب والترهيب، ٤/٣١٣، الرقم: ٥٧٥٠.

میں تمہیں اس سے بہتر نہ عطا کروں؟ وہ کہیں گے اس سے بہتر کیا ہوسکتا ہے؟ اللہ تعالیٰ فرمائے گا: میں نے اپنی رضا وخوشنودی تمہیں دے دی۔ اب کے بعد میں تم پر کبھی ناراض نہیں ہوگا۔‘‘

٧٤٠/ ٩٢۔ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی الله عنه أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صلی الله عليه وآله وسلم قَالَ: إِنَّ فِي الْجَنَّةِ لَسُوْقًا يَأْتُوْنَهَا كُلَّ جُمُعَةٍ فَتَهُبُّ رِيْحُ الشِّمَالِ فَتَحْثُوْ فِي وُجُوْهِهِمْ وَثِيَابِهِمْ. فَيَزْدَادُوْنَ حُسْنًا وَجَمَالًا، فَيَرْجِعُوْنَ إِلَى أَهْلِيْهِمْ وَقَدِ ازْدَادُوْا حُسْنًا وَجَمَالاً. فَيَقُوْلُ لَهُمْ أَهْلُوْهُمْ: وَاللهِ، لَقَدِ ازْدَدْتُمْ بَعْدَنَا حُسْنًا وَجَمَالًا. فَيَقُوْلُوْنَ: وَأَنْتُمْ، وَاللهِ لَقَدْ ازْدَدْتُمْ بَعْدَنَا حُسْنًا وَجَمَالًا.

رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالدَّارِمِيُّ.

’’حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جنت میں ایک ایسا بازار ہے جس میں لوگ ہر جمعہ کے روز آئیں گے، شمالی جانب سے ہوا چلے گی اور ان کے کپڑوں اور چہروں پر لگے گی جس سے ان کا حسن و جمال بڑھ جائے گا۔ جب وہ اپنے گھر والوں کے پاس واپس جائیں گے تو ان کا حسن و جمال بڑھا ہوا دیکھ کر وہ کہیں گے: اللہ کی قسم! ہم سے دور جا کر تمہارا حسن و جمال بڑھ گیا ہے اور یہ ان سے کہیں گے کہ اللہ کی قسم! ہمارے بعد تمہارا بھی حسن و جمال بڑھ گیا ہے۔‘‘

٧٤١/ ٩٣۔ عَنْ صُهَيْبٍ رضی الله عنه عَنِ النَّبِيِّ صلی الله عليه وآله وسلم قَالَ: إِذَا دَخَلَ أَهْلُ الْجَنَّةِ

الحديث رقم ٩٢: أخرجه مسلم فى الصحيح، كتاب: صفة الجنة ونعيمها، باب: فى سوق الجنة وما ينالون فيها من النعيم والجمال، ٤/ ٢١٧٨، الرقم: ٢٨٣٣، والدارمى فى السنن، ٢/ ٤٣٦، الرقم: ٢٨٤١، وابن المبارك فى الزهد، ١/ ٥٢٤، الرقم: ١٤٩١، والمنذرى فى الترغيب والترهيب، ٤/ ٣٠١، الرقم: ٥٧٢٧۔

الحديث رقم ٩٣: أخرجه مسلم فى الصحيح، كتاب: الإيمان، باب: إثبات رؤية المؤمنين فى الآخرة ربهم، ١/ ١٦٣، الرقم: ١٨١، والترمذي فى السنن، كتاب: تفسير القرآن عن رسول الله صلی الله عليه وآله وسلم، باب: ومن سورة يونس، ٥/ ٢٨٦، الرقم: ٣١٠٥، وأحمد بن حنبل فى المسند، ٤/ ٣٣٢، وعبد الله بن أحمد فى السنة، ١/ ٢٤٥، الرقم: ٤٤٩، والمنذرى فى الترغيب والترهيب، ٤/ ٣٠٩، الرقم: ٥٧٤٤۔

الْجَنَّةَ، قَالَ: يَقُوْلُ اللهُ ﷻ: تُرِيْدُوْنَ شَيْئًا أَزِيْدُكُمْ؟ فَيَقُوْلُوْنَ: أَلَمْ تُبَيِّضْ وُجُوْهَنَا؟ أَلَمْ تُدْخِلْنَا الْجَنَّةَ وَتُنَجِّنَا مِنَ النَّارِ؟ قَالَ: فَيُكْشِفُ الْحِجَابَ فَمَا أُعْطُوْا شَيْئًا أَحَبَّ إِلَيْهِمْ مِنَ النَّظَرِ إِلَى رَبِّهِمْ ﷻ ثُمَّ تَلاَ هَذِهِ الآيَةَ: ﴿لِلَّذِيْنَ أَحْسَنُوا الْحُسْنَى وَ زِيَادَةٌ﴾ [يونس، ١٠:٢٦].

رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالتِّرْمِذِيُّ.

’’حضرت صہیب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جب جنتی جنت میں داخل ہوجائیں گے، اللہ ﷻ فرمائے گا: تم کچھ اور چاہتے ہو تو میں تمہیں دوں؟ وہ عرض کریں گے: (اے ہمارے رب! کیا تو نے ہمارے چہرے منور نہیں کر دیئے کیا تو نے ہمیں جنت میں داخل نہیں کر دیا اور ہمیں دوزخ سے نجات نہیں دی۔ فرمایا: اس کے بعد اللہ تعالیٰ پردہ اٹھادے گا، انہیں اپنے پروردگار کے دیدار سے بہتر کوئی چیز نہیں ملی ہو گی پھر آپ ﷺ نے یہ آیت تلاوت فرمائی: ’’ایسے لوگوں کے لئے جو نیک کام کرتے ہیں نیک جزا ہے (بلکہ) اس پر اضافہ بھی ہے۔‘‘

٧٤٢ / ٩٤۔ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيِّبِ أَنَّهُ لَقِيَ أَبَا هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ فَقَالَ أَبُوْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ: أَسْأَلُ اللهَ أَنْ يَجْمَعَ بَيْنِي وَبَيْنَکَ فِي سُوْقِ الْجَنَّةِ، فَقَالَ سَعِيْدٌ: أَوَ فِيْهَا سُوْقٌ؟ قَالَ: نَعَمْ أَخْبَرَنِي رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: أَنَّ أَهْلَ الْجَنَّةِ إِذَا دَخَلُوْهَا نَزَلُوْا فِيْهَا بِفَضْلِ أَعْمَالِهِمْ، فَيُؤْذَنُ لَهُمْ فِي مِقْدَارِ يَوْمِ الْجُمُعَةِ مِنْ أَيَّامِ الدُّنْيَا فَيَزُوْرُوْنَ رَبَّهُمْ، وَ يُبْرِزُ لَهُمْ عَرْشَهُ.

قَالَ أَبُوهُرَيْرَةَ: قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، وَهَلْ نَرَى رَبَّنَا؟ قَالَ: نَعَمْ،

الحديث رقم ٩٤: أخرجه الترمذی، کتاب: صفة الجنة، عن رسول الله ﷺ، باب: ما جاء فی سوق الجنة، ٤ / ٦٨٥، الرقم: ٢٥٤٩، وابن ماجه فی السنن، کتاب: الزهد، باب: صفة الجنة، ٢ / ١٤٥٠، الرقم: ٤٣٣٦، وابن حبان فی الصحيح، ١٦ / ٤٦٤۔ ٤٦٧، الرقم: ٧٤٣٧، وابن أبی عاصم فی السنة، ١ / ٢٥٨، الرقم: ٥٨٥۔ ٥٨٦، والمنذری فی الترغيب والترهيب، ٤ / ٣٠١، الرقم: ٥٧٢٨۔

هَلْ تَتَمَارَوْنَ فِي رُؤْيَةِ الشَّمْسِ وَالْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ قُلْنَا: لَا، قَالَ: كَذٰلِكَ لَا تَتَمَارَوْنَ فِي رُؤْيَةِ رَبِّكُمْ ﷻ وَلَا يَبْقَى فِي ذٰلِكَ الْمَجْلِسِ رَجُلٌ إِلَّا حَاضَرَهُ اللهُ مُحَاضَرَةً......

ثُمَّ نَنْصَرِفُ إِلَى مَنَازِلِنَا، فَيَتَلَقَّانَا أَزْوَاجُنَا فَيَقُلْنَ: مَرْحَبًا وَأَهْلًا لَقَدْ جِئْتَ وَإِنَّ بِكَ مِنَ الْجَمَالِ وَالطِّيبِ أَفْضَلُ مِمَّا فَارَقْتَنَا عَلَيْهِ، فَيَقُولُ: إِنَّا جَالَسْنَا الْيَوْمَ رَبَّنَا الْجَبَّارَ (ﷻ)، وَيَحِقُّ لَنَا أَنْ نَنْقَلِبَ بِمِثْلِ مَا انْقَلَبْنَا.

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَه.

’’حضرت سعید بن مسیّب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ان کی ملاقات حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے ہوئی تو انہوں نے فرمایا: میں اللہ تعالیٰ سے دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ مجھے اور آپ کو جنت کے بازار میں اکٹھا کردے۔ سعید کہنے لگے: کیا جنت میں کوئی بازار بھی ہے؟ انہوں نے کہا: ہاں مجھے رسول اللہ ﷺ نے بتایا ہے کہ جب جنتی جنت میں داخل ہوجائیں گے تو وہ اپنے عملوں کی برتری کے لحاظ سے مراتب حاصل کریں گے۔ دنیا کے جمعہ کے روز کے برابر انہیں اجازت دی جائے گی کہ وہ اللہ تعالیٰ کا دیدار کریں گے۔ اور وہ ان کے لیے اپنا عرش ظاہر کرے گا......۔‘‘

’’حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! کیا ہم اپنے پروردگار کا دیدار کریں گے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ہاں، کیا تم سورج اور چودھویں کے چاند کو دیکھنے میں کوئی شک کرتے ہو؟ ہم نے عرض کیا: نہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اسی طرح تم اپنے پروردگار کے دیدار میں کوئی شک نہیں کروگے۔ اس محفل میں کوئی ایسا شخص نہیں ہوگا جس سے اللہ تعالیٰ براہِ راست گفتگو نہ فرمائے۔......‘‘

’’انہوں نے کہا کہ پھر ہم واپس اپنے گھروں میں آ جائیں گے۔ ہماری بیویاں ہمارا استقبال کریں گی اور کہیں گی خوش آمدید، خوش آمدید، تم واپس آئے ہو، تو تمہارا حسن و جمال ہم سے جدا ہوتے وقت سے بڑھ گیا ہے۔ وہ کہے گا: آج ہماری مجلس ہمارے رب جبار سے ہوئی ہے۔ ہم اسی (خوبصورت) شکل وصورت میں تبدیل ہونے کے حق دار تھے۔‘‘

٧٤٣/ ٩٥۔ عَنْ أَبِي سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ ﷺ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: إِنَّ اللهَ ﷻ أَحَاطَ حَائِطَ الْجَنَّةِ لَبِنَةً مِنْ ذَهَبٍ وَلَبِنَةً مِنْ فِضَّةٍ ثُمَّ شَقَّقَ فِيْهَا الْأَنْهَارَ وَغَرَسَ الْأَشْجَارَ فَلَمَّا نَظَرَتِ الْمَلَائِكَةُ إِلَى حُسْنِهَا قَالَتْ: طُوْبَى لَکِ مَنَازِلَ الْمُلُوْکِ. رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ وَالْبَزَّارُ وَأَحْمَدُ مُخْتَصَرًا.

''حضرت ابوسعید خدری ﷺ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اللہ ﷻ نے جنت کی بیرونی دیوار اس طرح بنائی ہے کہ اس کی ایک اینٹ سونے کی ہے اور ایک چاندی کی پھر اس میں نہریں چلائیں اور درخت لگائے۔ جب فرشتوں نے اس کی خوب صورتی کو دیکھا تو انہوں نے کہا: اے (روحانیت اور ولایت کے) بادشاہوں کی جائے قرار! تجھے مبارک ہو۔''

٧٤٤/ ٩٦۔ عَنْ حُذَيْفَةَ ﷺ في رواية طويلة قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: فَيَكُوْنُ أَوَّلُ مَا يَسْمَعُوْنَ مِنْهُ أَنْ يَقُوْلَ أَيْنَ عِبَادِيَ الَّذِيْنَ أَطَاعُوْنِي بِالْغَيْبِ وَلَمْ يَرَوْنِي وَصَدَّقُوْا رُسُلِي وَاتَّبَعُوْا امْرِي فَسَلُوْنِي فَهَذَا يَوْمُ الْمَزِيْدِ قَالَ: فَيَجْتَمِعُوْنَ عَلَى كَلِمَةٍ وَاحِدَةٍ رَبِّ! رَضِيْنَا عَنْکَ فَارْضَ

الحديث رقم ٩٥: أخرجه أحمد بن حنبل فى المسند، ٢/ ٣٦٢، والطبرانى فى المعجم الأوسط، ٣/ ٧٤، الرقم: ٢٥٣٢، والحميدى مختصرا فى المسند، ٢/ ٤٨٦، الرقم: ١١٥٠، والبزار فى المسند (كشف الأستار)، ٤/ ١٨٩، والهيثمى فى مجمع الزوائد ١٠/ ٣٩٧، وقال: رواه البزار مرفوعا وموقوفا، والطبراني في الأوسط ورجال الموقوف رجال الصحيح، والديلمى فى مسند الفردوس، ١/ ١٧٨، الرقم: ٦٦٤: ٢/ ١١٥، الرقم: ٢٦٠٥، وابن المبارك فى الزهد، ١/ ٥١٢، الرقم: ١٤٥٧، والمنذرى فى الترغيب والترهيب، ٤/ ٢٨٢، الرقم: ٥٦٥٠۔ وقال: أخرجه البيهقى۔

الحديث رقم ٩٦: أخرجه البزار فى المسند، ٧/ ٢٨٨، الرقم: ٢٨٨١، والمنذرى فى الترغيب والترهيب، ٤/ ٣١١، الرقم: ٥٧٤٨، والهيثمى فى مجمع الزوائد، ١٠/ ٤٢٢۔

عَنَّا قَالَ: فَيَرْجِعُ اللهُ تَعَالَى فِي قَوْلِهِمْ أَنْ يَا أَهْلَ الْجَنَّةِ إِنِّي لَوْ لَمْ أَرْضَ عَنْكُمْ لَمَا أَسْكَنْتُكُمْ جَنَّتِي فَسَلُونِي فَهَذَا يَوْمُ الْمَزِيْدِ قَالَ: فَيَجْتَمِعُوْنَ عَلَى كَلِمَةٍ وَاحِدَةٍ رَبِّ وَجْهَكَ أَرِنَا نَنْظُرُ إِلَيْهِ قَالَ: فَكَشَفَ اللهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى تِلْكَ الْحُجُبَ وَيَتَجَلَّى لَهُمْ شَيْءٌ لَوْ لَا أَنَّهُ قَضَى عَلَيْهِمْ أَنْ لَا يَحْتَرِقُوْا لَاحْتَرَقُوْا مِمَّا غَشِيَهُمْ مِنْ نُوْرِهِ فَيَغْشَاهُمْ مِنْ نُوْرِهِ.

قَالَ: فَيَرْجِعُونَ إِلَى مَنَازِلِهِمْ وَقَدْ خَفُوْا عَلَى أَزْوَاجِهِمْ وَخَفِيْنَ عَلَيْهِمْ مِمَّا غَشِيَهُمْ مِنْ نُوْرِهِ تبارك وتعالى فَإِذَا صَارُوْا إِلَى مَنَازِلِهِمْ تَرَادَّ النُّوْرُ وَأَمْكَنَ وَتَرَادَّ وَأَمْكَنَ حَتَّى يَرْجِعُوْا إِلَى صُوَرِهِمُ الَّتِي كَانُوْا عَلَيْهَا قَالَ: فَيَقُوْلُ لَهُمْ أَزْوَاجُهُمْ: لَقَدْ خَرَجْتُمْ مِنْ عِنْدِنَا عَلَى صُوْرَةٍ وَرَجَعْتُمْ عَلَى غَيْرِهَا قَالَ: فَيَقُوْلُوْنَ: ذَلِكَ بِأَنَّ اللهَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى تَجَلَّى لَنَا فَنَظَرْنَا مِنْهُ إِلَى مَا خَفِيْنَا بِهِ عَلَيْكُمْ قَالَ: فَلَهُمْ فِي كُلِّ سَبْعَةِ أَيَّامٍ الضِّعْفُ عَلَى مَا كَانُوْا قَالَ: وَذَلِكَ قَوْلُهُ ﷻ: ﴿فَلاَ تَعْلَمُ نَفْسٌ مَا أُخْفِيَ لَهُمْ مِنْ قُرَّةِ أَعْيُنٍ جَزَاءً بِمَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ﴾: [السجدة، ٣٢:١٧]. رَوَاهُ الْبَزَّارُ.

’’حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے ایک طویل روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کی طرف سے جو سب سے پہلی بات سنیں گے، وہ یہ ہوگی کہ اللہ تعالیٰ فرمائے گا میرے وہ بندے کہاں ہیں جنہوں نے مجھے دیکھے بغیر میری اطاعت کی اور میرے رسولوں کی تصدیق کی اور میرا حکم مانا؟ تم مجھ سے مانگو یہ یوم المزید (یعنی میرے لطف و کرم کی بے بہا بارشوں کا دن) ہے وہ تمام لوگ ایک بات پر اتفاق کریں گے کہ اے رب! ہم تجھ سے خوش ہیں، تو ہم سے خوش ہو جا۔ اللہ تعالیٰ ان سے دوبارہ فرمائے گا: اے جنتیو! اگر میں تم سے راضی نہ ہوتا تو میں تمہیں جنت میں نہ ٹھہراتا۔ تم مجھ سے مانگو یہ یوم المزید ہے۔ وہ بیک آواز کہیں گے اے رب! ہمیں اپنا چہرہ انور دکھا، ہم تیرا دیدار کرلیں۔ اللہ تعالیٰ وہ پردے اٹھا دے گا اور ان کے سامنے ایک چیز جلوہ افروز ہوگی اگر اللہ تعالیٰ نے ان کے متعلق یہ فیصلہ نہ کیا ہوتا کہ وہ

جلیں گے نہیں تو وہ اس کے نور کی وجہ سے جل بھی جائیں، اس کے بعد اس کا نور ان پر سایہ فگن ہو جائے گا......۔

وہ اپنے ٹھکانوں کی طرف آ جائیں گے۔ اللہ تبارک و تعالیٰ کی طرف سے حاصل ہونے والے نور سے ان کی بیویاں ان کے متعلق لاعلم ہوں گی اور وہ ان کے متعلق لاعلم ہوں گے، جب وہ گھر پہنچیں گے تو نور بڑھتا جائے گا اور پختہ ہوتا جائے گا۔ یہاں تک کہ وہ اپنی ان شکلوں کی طرف لوٹ آئیں گے جن میں وہ پہلے تھے۔ ان کی بیویاں ان سے کہیں گی تم جس شکل و صورت میں ہمارے ہاں سے گئے تھے اس کے علاوہ شکل و صورت میں واپس ہوئے۔ وہ کہیں گے اس کی وجہ یہ ہے کہ اللہ تبارک و تعالیٰ ہمارے سامنے جلوہ افروز ہوا اور ہم نے اس کا دیدار کیا تو ہماری شکلیں تم سے مخفی رہ گئیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ہر سات روز میں انہیں اس سے دوگنا (دیدار) نصیب ہو گا اور یہی بات اللہ ﷻ کے اس فرمان میں ہے: ’’سو کسی کو معلوم نہیں جو آنکھوں کی ٹھنڈک ان کے لئے پوشیدہ رکھی گئی ہے، یہ ان (اعمالِ صالحہ) کا بدلہ ہوگا جو وہ کرتے رہے تھے۔‘‘